اردو میں دو ہزار ایک سو سے زیادہ اشعار پر مشتمل

منظوم

شرحِ اسماء الحسنیٰ

خورشید ناظر

اردو مجلس بہاول پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منظوم شرح اسماء الحسنیٰ

دو ہزار ایک سو (۲۱۰۰) سے زیادہ اشعار پر مشتمل
اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کی منفرد

منظوم شرح اسماء الحسنیٰ

خورشید ناظر
(منظوم سیرت ﷺ نگار "بلغ العلےٰ بکمالہ")

اردو مجلس ...... بہاول پور
موبائل نمبر ۰۳۰۱-۷۷۹۷۷

نام کتاب	منظوم شرح اسماء الحسنٰی
شاعر	خورشید ناظر
سرورق	احمد سلیم
کمپیوزنگ	احمد سلیم
سالِ اشاعت	۲۰۱۳ء
ناشر	اردو مجلس۔ بہاول پور
طباعت	....

انتساب

رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کے نام
جن کی ذاتِ مبارک نے خدائے واحد و برتر
کی عظمتوں سے ہمیں روشناس کروا کر ہمارے
دلوں کو منور فرمایا۔

خورشید ناظر
۲ جنوری ۲۰۱۳ء

کوائف

نام	خورشید احمد
قلمی نام	خورشید ناظر
والد کا نام	غلام نبی
تاریخ پیدائش	۲ جنوری ۱۹۴۴ء
مقامِ پیدائش	بہاول پور
تعلیم	بی کام
تصانیف	ا۔ کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی رویے (تنقید) (صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ) ۲۔ پانچ درسی کتب ۳۔ ہر قدم روشنی (سفرنامۂ حج) ۴۔ خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ ۵۔ بلغ العلےٰ بکمالہٖ (منظوم سیرتِ پاک)
زیرِ ترتیب کتب	دو شعری مجموعے
شائع شدہ نگارشات	ا۔ ملک کے مختلف ادبی جرائد اور اخبارات میں تنقیدی مضامین، تخلیقاتِ نظم و نثر

	۲۔ اخباری کالم
	۳۔ بحیثیت مرتب اعلیٰ "حروف" بہاول پور (چار شمارے)
سماجی خدمات	۱۔ ممبر میونسپل کارپوریشن بہاول پور (۱۹۸۸ـ۱۹۹۲)
	۲۔ ممبر تعلیمی مشاورتی بورڈ ضلع بہاول پور
	۳۔ ممبر پرائس کنٹرول کمیٹی ضلع بہاول پور
	۴۔ ممبر کنزیومر کونسل ضلع بہاول پور
ایوارڈ	اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی طرف سے صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ
پتا	۳۴۴ـسی، سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاول پور
موبائل	۰۳۴۴ـ۷۰۷۳۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنے رحم و کرم کے دروازے وا کرتا ہے تو اُس کے دل میں اپنی اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبت کی شمع روشن کر دیتا ہے۔ میں تنہائی میں اکثر اوقات دیر تک اس بات پر غور کرتا رہتا ہوں کہ جب مجھ جیسے گناہ گار شخص کے لیے ربِ رحمٰن و رحیم کی رحمتوں کا ایک دریا ہے جو ہر وقت جوش میں رہتا ہے تو اُن لوگوں کے لیے اُس کی رحمتوں کا کیا عالم ہوگا جو ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں۔ کیا یہ اُس کی رحمت نہیں کہ اُس نے مجھے کئی سال سے ایک ایسے رستے کا مسافر بنا رکھا ہے جو خود اُس اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کے اظہار کے لیے وقف ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ سے ہمیشہ غلطیاں سرزد ہوتی رہیں، شاید یہی اعتراف ہے جس نے میرے اللہ کو مائل بہ کرم کیا اور اُس نے مجھ جیسے کم علم انسان سے چند ایسے کام لیے جنہیں میں اپنے لیے توشہ

آخرت سمجھتا ہوں۔ اللہ کریم کے ساتھ ساتھ مجھے بالیقین میرے رسول عظیم ﷺ کی رحمتیں اور شفقتیں میسر ہیں۔ میں نے ۱۹۹۸ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ ہر مسلمان کی طرح میں بھی اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ بیت اللہ اور پھر روضۂ رسول کریم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ سے انتہائی عاجزی اور خلوص کے ساتھ جو کچھ مانگا جائے، وہ اپنے بندے کو جلد یا بدیر ضرور عطا کرتا ہے۔ میں نے اسی یقین کے ساتھ خطۂ زمین کے ان دونوں محترم ترین مقامات پر کچھ دعائیں مانگیں جنہیں اس طرح قبول فرمایا گیا کہ مجھے دعاؤں سے کئی چند عطا کر دیا گیا۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا تو یہ تھی، اے اللہ کریم! مجھ سے کوئی ایسا کام لیجیے جو آپ کو پسند ہو اور دوسری دُعا جو میں نے ۲۰۰۳ء میں روضۂ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر چشمِ تر مانگی، یہ تھی۔ اے اللہ کریم! مجھ سے کوئی ایسا کام لیجیے جو نہ صرف آپ کو پسند ہو بلکہ اس کام کے سبب میرے پیارے رسول ﷺ مجھے اپنے خاص غلاموں کی صف میں شامل فرمالیں۔ یہ دونوں دعائیں اس طرح قبول ہوئیں کہ حج سے واپسی پر مَیں نے "ہر قدم روشنی" کے نام سے ایک حج کا سفرنامہ تحریر کیا جسے نہ صرف پسند کیا گیا بلکہ اُس پر بہت سے نامور لوگوں نے مضامین لکھ کر اُسے حج کے سفرناموں میں عمدہ قرار دیا۔ اسلامیہ

یونیورسٹی بہاول پور میں ایم فل کے سلسلے میں لکھے گئے تحقیقی مقالات میں یہ سفرنامہ بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسولِ عظیم ﷺ کا کرم جاری رہا اور میں نے منظوم سیرتِ پاک ﷺ لکھی جو "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" کے نام شائع ہو چکی ہے۔ منظوم سیرتِ پاک ﷺ ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے جس کے چھپن ابواب اور چار سو چھپن ذیلی عنوانات ہیں۔ ابواب اور ذیلی عنوانات کی خوبی یہ ہے کہ سبھی مصرعوں کی شکل میں ہیں اور ہر مصرع تا ہے، تی ہے، تے ہیں، تی ہیں وغیرہ پر ختم ہوتا ہے۔ اس کتاب کی ابتدا میں پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب کی محققانہ تقریظ شامل ہے جس میں انہوں نے کئی زبانوں میں تحریر کردہ سیر ﷺ کا نہایت عالمانہ انداز میں مفصل جائزہ پیش فرمایا ہے۔ اس منظوم سیرتِ پاک ﷺ کے آخر میں پروفیسر محمد لطیف صاحب، پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر زوار حسین شاہ صاحب کی تحریریں بھی شامل ہیں جن کی خواند قاری کو منظوم سیرتِ پاک ﷺ کی تفہیم میں مدد مہیا کرتی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں ایم فل کے سلسلے میں لکھے گئے تحقیقی مقالات میں "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" بھی شامل ہے۔ منظوم سیرتِ پاک ﷺ کی تکمیل کے بعد میں نے شدت سے محسوس کیا کہ اپنے خالق و مالک سے بھی ایک خاص انداز میں اپنی بے حد محبت کا

اظہار کروں۔ اسی احساس کے باعث میں دو ہزار ایک سو سے زیادہ اشعار کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی محبت کا یہ نذرانہ پیش کرنے کے قابل ہو سکا ہوں۔ مجھے اعتراف کرنا چاہیے کہ میں اسمائے حسنیٰ پر کام کرنے سے پہلے دل میں ہمیشہ ڈر اور خوف محسوس کرتا تھا لیکن اس کام کو شروع کرنے کے بعد جیسے جیسے میں آگے بڑھتا گیا، میرے ڈر اور خوف کا انداز بدلتا گیا۔ میں نے محسوس کیا، اللہ رحم اور کرم والا ہے جس نے اپنی رحمتوں کے دروازے ہر اُس شخص پر کھول رکھے ہیں جو اُسے واحد اور ہر اک سے برتر و بالا سمجھتا ہے۔ اُس کی جود و سخا اور لطف و عطا ہر لمحے جاری ہے اور عنایات کا سورج ہر وقت پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے، جو بھی خلوصِ دل سے اس سے روشنی حاصل کرنا چاہتا ہے، اُسے حسبِ طلب عطا کر دی جاتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے ہر اسمِ پاک کی تشریح کے لیے دفتر مطلوب ہیں۔ وہ ایسی ذاتِ کریم و عظیم ترین ہے جس پر بات کرتے ہوئے الفاظ کے سارے ذخائر کم تر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بات کرتے ہوئے بڑے سے بڑا عالم عجزِ بیان کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جب بڑے بڑے علما کی یہ حالت ہے تو مجھ جیسا کم تر شاعر اپنے اس کام پر کس طرح فخر کر سکتا ہے۔ مجھے یہاں یہ وضاحت بھی کرنی ہے کہ مَیں نے اس کام کو کرتے

ہوئے لفظوں اور خیالات کے اظہار میں حتی المقدور احتیاط برتی ہے۔ اس کے باوجود اگر کہیں لاشعوری طور پر مجھ سے کوئی کوتاہی سرزد ہوگئی ہو تو اللہ کریم سے معافی کا خواستگار ہوتے ہوئے آپ سے بھی التماس کرتا ہوں کہ اس کوتاہی سے مجھے ضرور آگاہ کریں تاکہ مکمل غور و فکر کے بعد حسب ضرورت تبدیلی پیدا کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کے لیے شعر کہنے سے پہلے میں نے اس سلسلے میں قرآنِ پاک، احادیث، مختلف کتب، مضامین اور اسماء اللہ الحسنٰی سے متعلق جو مواد دستیاب ہوسکا، اُس کا مطالعہ کیا۔ کتب میں مکتبہ اسلامیہ لاہور کی شائع کردہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب معارف الاسمیٰ شرح اسماء اللہ الحسنٰی، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کی شائع کردہ اصغر علی روحی کی کتاب شرح اسماء اللہ الحسنٰی جس میں خواص و اسرارِ اسماء اللہ الحسنٰی مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے تحریر کیے ہیں اور دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کی شائع کردہ محمد الغزالی کی کتاب الاسماء الحسنٰی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مختلف احادیث کے حوالے سے یہ بات ہم سب کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جن کی تصدیق احادیث کی مختلف کتابوں سے ہوتی ہے۔ ان کتابوں میں صحیح مسلم، صحیح بخاری، جامع

ترمذی اور ابنِ ماجہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان کتب میں شامل متعلقہ احادیث سے واضح ہے کہ جس نے ان پاک ناموں کو یاد کیا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کا مستحق سمجھتا ہے۔ ان ننانوے ناموں کی ترتیب میں فرق کی صورتِ حال بھی سامنے آئی اور بعض روایات کے مطابق کچھ اور نام بھی منظرِ عام پر آئے۔ میں نے زیرِ نظر کام کی ترتیب کے سلسلے میں قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب کی پیروی کی ہے جنہوں نے اسماء اللہ الحسنیٰ کی تشریح کے لیے اپنی کتاب کے پہلے باب میں اللہ کے ننانوے ناموں پر بات کی ہے جب کہ دوسرے باب میں وہ نام شامل کیے ہیں جنہیں اکثر ائمہ نے مستخرج از قرآنِ مجید تحریر فرمایا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک تو قاضی سلمان منصور پوری کی ترتیب کے ذیل میں قدرے اختلاف کی صورت میرے لیے ناگزیر ہوگئی اور دوسری یہ کہ میں نے شعر کہتے ہوئے بہت سے اسمائے پاک کی تشریح میں ایسے خیالات کو شعر کے قالب میں ڈھالا ہے جو اس سے پہلے شاید کسی کتاب میں منظرِ عام پر نہیں آسکے۔ مثلاً قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے اپنی کتاب کے دوسرے باب میں بہت سے اسماء کی یا تو تشریح نہیں کی یا پھر ایک آدھ جملے میں اسے تمام کر دیا جس کے باعث تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے

فضل و کرم سے تمام اسمائے پاک کی صفات کے سلسلے میں حسب ضرورت اشعار کہے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ ہم زندگی بھر اللہ پاک کے کسی ایک نام کی تشریح رقم کرتے رہیں تو بھی ہم اس کے نقطۂ آغاز سے آگے نہ بڑھ سکیں گے، اس لیے میں یہ دعویٰ تو نہیں کرسکتا کہ میری اس کوشش کے باعث اب اس کتاب کے قاری کو تشنگی کا کہیں احساس نہیں ہوگا لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میرے کہے ہوئے اشعار سے یک گونہ تشفی کی صورت ضرور پیدا ہوگی۔

میں نے اسماء اللہ الحسنٰی کے سلسلے میں شعر کہتے ہوئے ہر اسم پاک کی ابتدا ایک ہی شعر سے کی ہے۔ اس شعر کے بعد اُس اسم پاک کے معنی کی وضاحت کے لیے شعر کہا اور پھر حسب ضرورت اُس اسم پاک کی نسبت سے صفات کو اشعار کے قالب میں ڈھالا ہے۔ ہر اسم پاک کے لیے شعر کہتے ہوئے یہ کوشش بھی کی ہے کہ آخری دو یا تین اشعار اس اسم پاک کے خواص و اسرار سے قاری کے ذہن کو منور کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کا قاری اس نذرانۂ عقیدت و محبت کو ضرور پسند کرے گا۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اشعار کی زبان سادہ رہے۔ کہیں اشعار میں ایسے الفاظ بھی شامل ہیں جو اس کتاب کے عمومی اسلوب سے ہٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کا استعمال موضوع کے تقاضے کے

عین مطابق کیا گیا ہے۔ مجھے اعتماد ہے کہ موضوع کا شعور رکھنے والے ہر قاری کو میری طرح ان الفاظ کا استعمال ناگزیر نظر آئے گا۔

یہ کتاب دو ہزار ایک سو سے زیادہ اشعار سے مکمل ہوئی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مجھے یہ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے محدود علم کے مطابق اسماء اللہ الحسنٰی کے ذیل میں اس طرح کا کام پہلے نہیں کیا جا سکا۔ اس کام کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اگر ان اسمائے پاک کے عنوانات مراتب کیے بغیر یہ سبھی اشعار ایک تسلسل کے ساتھ لکھ دیئے جائیں تو یہ ایک طویل حمد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور اگر انہیں عنوانات کے ساتھ جدا جدا کر کے لکھا جائے تو یہ ہر اسمِ پاک کی صفات کا بیان معلوم ہوتے ہیں۔ اندریں صورتِ حال یہ کتاب محامد کا مجموعہ دکھائی دیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام مجھ پر قرض تھا جسے ایک حد تک ادا کرنے کی صلاحیت اور ہمت اُس ذاتِ عظیم ترین نے عطا فرمائی جو قادر ہے اس بات پر کہ جس سے وہ کام لینا چاہتا ہے، اُسے اس کی صلاحیت عطا فرما دیتا ہے۔ آج میں اُسی ذاتِ اقدس و برتر کے سامنے دامن پھیلا کر یہ استدعا کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور مجھے اپنی اور اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی محبت میں ہمیشہ گرفتار رکھے۔ وہ میرے والدین کی بھی مغفرت فرمائے جن کی تربیت اور

دعاؤں نے مجھے یہ رستہ دکھایا۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کی منظوم شرح کا یہ زیرِ نظر کام میں نے کافی عرصہ پہلے مکمل کر لیا تھا لیکن اس کی اشاعت میں میری اہلیہ زینب خورشید کی علالت اور کچھ دیگر حالات کے باعث تاخیر ہوگئی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ ہر خواب کی عملی تعبیر اور ہر عمل کی تکمیل اُسی وقت ممکن ہوتی ہے جب اللہ کریم چاہتا ہے۔ میں ربِ رحمٰن و رحیم کی درگاہ میں ہدیۂ عجز و انکسار پیش کرنے کے بعد اپنی اہلیہ زینب خورشید، اپنے بیٹوں ندیم نبی، نعیم نبی، فہیم نبی، پسرِ خواندہ شکیل نبی، اپنی بہوؤں سلمیٰ ندیم اور شمشاد نعیم، پوتیوں فائقہ ندیم، عائشہ خورشید، عمیرہ خورشید اور پوتوں وجاہت ندیم اور سعادت ندیم کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے اس کام میں حسبِ استطاعت میری مدد کی۔ اپنے دوست مجیب الرحمان خان کے لیے سراپا سپاس ہوں کہ انہوں نے پروف ریڈنگ میں میری مدد کی اور اپنے تاثرات کے ذریعے اس کتاب کا حصہ بنے۔ میں اپنے دوست ممتاز ماہرِ تعلیم سید محمد نسیم صاحب جعفری کا خصوصی طور پر شکرگزار ہوں جنہوں نے اپنی نیک تمناؤں اور کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات سے مجھے سرفراز کیا۔ ان کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد، پروفیسر محمد لطیف، پروفیسر ڈاکٹر انور صابر، پروفیسر ڈاکٹر زوار حسین شاہ، حکیم میر ظفر زیدی،

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد گیلانی، پروفیسر محمد عابد، پروفیسر عصمت اللہ شاہ اور پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی کے لیے بھی دعا گو ہوں جو اپنے تاثرات رقم کر کے اس سعادت میں شامل ہوئے۔ احمد سلیم صاحب نے بڑی محنت اور محبت سے اس کتاب کو کمپوز کیا۔ اللہ کریم ان سب حضرات کو اجرِ عظیم عطا کرے اور اس دنیا اور آخرت میں اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

خورشید ناظر

۳۳۴۔سی، سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاول پور

موبائل:۰۳۴۴۴-۷-۳۳۴۰

باب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔ اللہ

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو توٹالے

ترے ناموں سے تیری معرفت ہو جاتی ہے حاصل
جو لے یہ نام دل سے، اُس کا ہو جاتا ہے روشن دل

ترے ناموں کے باعث تیری الفت دل میں بڑھتی ہے
ندی تیرے کرم کی اُس کے حق میں خوب چڑھتی ہے

ترا ہی حکم ہے، مجھ کو پکارو اچھے ناموں سے
نہاں ہیں اس عمل میں لاکھوں پہلو خیر وعظمت کے

ترے ہی ذکر سے انساں کا بیڑا پار ہوتا ہے
ترے لطف و کرم سے وہ سدا سرشار ہوتا ہے

جمالی یا کمالی یا جلالی نام سب تیرے
تری عظمت کا انساں کو کھلا پیغام ہیں دیتے
ترے اسما ترے قرب و عطا کا اک وسیلہ ہیں
دعاؤں کی قبولیت کا پاکیزہ ذریعہ ہیں

تو اللہ ہے، ترا یہ خاص اسمِ ذات ہے مولا
بیاں اس اسم کے معنی کوئی بھی کر نہیں سکتا
تُو یکتا ہے، ترا یہ نام بھی یکتا ہے اے اللہ
کوئی ہم سر ہے نہ ہی کوئی تجھ جیسا ہے اے اللہ

کسی بھی لفظ سے مشتق ہے نہ تانیث ہے اس کی
نظیر اس نام کی دنیا میں ہرگز مل نہیں سکتی
نہیں ہے جمع اس کی، ماورا ہے یہ مرادف سے
مقابل لفظ کوئی آ نہیں سکتا کبھی اس کے

ترے اوصاف کا جامع ہے تیرا اسم یہ مولا
ترے اوصاف اتنے ہیں کہ کوئی گن نہیں سکتا

سدا محفوظ رکھتا ہے ترا یہ اسم شیطاں سے
یہ رکھتا ہے منور ذہن و دل کو نورِ ایماں سے

جو لے یہ نام، اس پر نفس حاوی ہو نہیں سکتا
بڑا ہی معتبر ہو جاتا ہے حرفِ دعا اس کا

تو ہی تو ہے جو مالک ہے سدا سے دینِ خالص کا
زمین و آسماں کے سب خزائن پر ترا قبضہ

محبت جس سے خالص ہو، فقط وہ ذات ہے تیری
بجز تیرے اُلوہیت نہیں حاصل کسی کو بھی

ہے سینوں میں چھپی جو بات، واقف اس سے تیری ذات
تو دن کو رات سے کرتا ہے پیدا اور دن سے رات

تو وارث ہے زمین و آسماں کا، غیب کا عالم
اگاتا ہے تو ہی غلہ، تو ہی موسم کا ہے حاکم

تری تحمید اور تسبیح ہر شے کرتی رہتی ہے
تری ہی ذات کو زیبا بزرگی، کبریائی ہے

زمیں پر تو ہی برساتا ہے بارش آسمانوں سے
تجھے ہر شے جہاں کی کر رہی ہے روز و شب سجدے

تقاضائے طبع کے تو ہی ساماں کرتا ہے پیدا
تفوق نوریوں پر خاکیوں کو تونے ہے بخشا

زمین و آسماں کا نور تیری ذات ہے اللہ
تری ہی ذات ہے روزِ ازل سے لائق سجدہ

کرے تقویٰ جو، ہوتی ہے اُسے تیری وِلا حاصل
جو تائب ہو اسے ملتی ہے تجھ سے عشق کی منزل

مرے اللہ! تُو رہبر سالکوں کا، روحوں کی تو جاں
تو ہی مطلوب ہر دل کا، تری تصدیق ہے ایماں

کرے جو صبر و احساں تو رفیق اس کو بناتا ہے
توکل، عدل والوں سے تو پیار اپنا بڑھاتا ہے

محبت اہلِ خلق و صدق سے تیرا وتیرہ ہے
مرادیں بخشتا ہے تو، دعائیں تو ہی سنتا ہے

نظام ایسا ہے تیرا جس کے تابع سارا عالم ہے
ہر اک کے پاس تو موجود ہر لمحہ ہے، ہر دم ہے
قسم جس کے لیے ہے وہ ترا ہی نام ہے اللہ
فلک پر ہیں رواں اجرام تیرے حکم سے آقا
ولی، صادق، صفی، عابد خدایا ترے بندے ہیں
ملک، مرسل ترے ہی سامنے سر کو جھکاتے ہیں
دلِ مومن تری جانب بڑی شدت سے کھنچتا ہے
تو سب کو رزق دیتا ہے، بڑے ہی رحم والا ہے
معافی تو عطا کرنے پہ قادر ہے خطاؤں پر
تو ہی تو کھولتا ہے خاص بندوں پر عطا کے در
سمندر کی سبھی لہروں کی تو نے حد طے کردی
کنارے سے بڑھیں آگے، نہیں ہمت کسی میں بھی
پہاڑوں کے شکم میں دفن کرتا ہے خزائن تو
معطر ذہن کو رکھتی ہے تیرے نام کی خوشبو

ذخیرہ کوہساروں پر تو ہی کرتا ہے پانی کو
کشش تو نے عطا کی ہے عجب دنیائے فانی کو

تو کانوں کو سماعت، آنکھوں کو بینائی دیتا ہے
عطا کرتا ہے تو عزت، تو ہی رسوائی دیتا ہے

سہارا ذات ہے تیری جہاں میں بے سہاروں کا
مداوا ذات ہے تیری جہاں میں دردمندوں کا

زمیں کو تو نے ہی انسان کے قابل بنایا ہے
قلل پر تو نے پانی کے ذخیروں کو سجایا ہے

ترا یہ نام اللہ، تیرے سب اوصاف کا مظہر
عمل پیرا حیات و موت ہیں تیرے اشارے پر

ترے اوصاف سے تفریق کی صورت نہیں ممکن
تو ہر لمحے ہمارے پاس ہے، یہ رات ہو یا دن

ترے اس نام سے دل کو بہت تسکین ملتی ہے
کلی آسودگی کی تجھ سے صحنِ دل میں کھلتی ہے

زماں سے اور مکاں سے ذات تیری برتر و بالا
گماں سے، وہم سے برتر، سبھی اوصاف میں یکتا

تو ہے محجوب عقلوں سے، اگر ارواح پر تیرا
ہوجائے نور ظاہر، تو رہے گا پھر بھی پوشیدہ

کسی کا تو نہیں محتاج، سب محتاج ہیں تیرے
رسائی ہوتی ہے تجھ تک عبادت اور گریہ سے

مصائب، مشکلات، آفات میں تیرے سبھی بندے
ترا یہ نام لے کر ہیں اماں تجھ سے طلب کرتے

بوقتِ خوف تُو ہی تو اماں دیتا ہے اے اللہ
تری ہی ذات ہے سب کے لیے عالم میں تکیہ گاہ

بچاتا ہے تو ہی مخلوق کو اعدا کی سختی سے
بچاتا ہے تو ہی ہر شے تسلط کرنے والی سے

صفات و ذات پر یہ نام حاوی ہے بہر صورت
کہیں الحمد تو اس کی فقط اس نام سے نسبت

عطا کرتا ہے عرفاں عقل کو اپنے شواہد سے
کھلے ہیں ہر طرف در تیری عظمت، تیری رحمت کے

محمد ﷺ کو بنایا رحمت اللعلمیں تو نے
عمل میں، شکل میں، کردار میں بے حد حسیں سب سے

کوئی روزانہ دہرائے ترا یہ نام دس سو بار
بنا دیتا ہے ایسے شخص کو تو صاحبِ کردار

تُو مضبوط اُس کا ایماں کر کے، شک سب دور کرتا ہے
تو اس کے دل کو اپنے پیار سے معمور کرتا ہے

تری رحمت کا سایہ سر پہ وہ محسوس کرتا ہے
وہ روزانہ تری جود و سخا سے جھولی بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۔ رحمٰن

مرے اللہ ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہے رحمٰن، رحمت ہے، تو بے حد رحم والا ہے
تو لاثانی ہے، ہر اک وصف میں برتر ہے، بالا ہے

ترا یہ نام رحمت سے ہے مشتق، مہرباں ہے تو
زمیں کا تو محافظ اور حفیظِ آسماں ہے تو

ترے اس نام میں ہے جامعیت اور ہمہ گیری
جھلکتی ہے تری رحمت کی اس میں سے فراوانی

بروئے علم، اللہ کے برابر ہے یہ تیرا نام
ہوا اس نام سے واقف زمانہ آیا جب اسلام

ہے شامل سورۃ الاسراء میں تیرا اپنا یہ فرمان[1]
مرے سب نام احسن ہیں، کہو تم اللہ یا رحمٰن

بہم تو خیر و رحمت کر کے شر کو رد کرتا ہے
تری رحمت کا دنیا میں ہر اک سو خوب چرچا ہے

کیا ہے تو نے لازم خود پہ رحمت کو مرے اللہ
یہی وہ لفظ ہے دنیا کی ہر شے پر ہے جو چھایا

تری سو رحمتیں ہیں، اک کو بانٹا تو نے لوگوں میں
کرے گا آخرت میں باقی بھی تقسیم بندوں میں

تری رحمت ہے بے پایاں، تو رحمت سب پہ کرتا ہے
بنا مانگے تو دامن ہر کس و ناکس کا بھرتا ہے

تری رحمت سے ماں اور باپ کو بچوں سے ملتی ہے[2]
وہ عزت کہ کلی دل میں خوشی کی جس سے کھلتی ہے

تری رحمت تفوق کچھ کو کچھ پر بخش دیتی ہے[3]
جنہیں یہ مرتبہ ملتا ہے، یہ دنیا انہی کی ہے

تری رحمت خزائن اور دفائن سے فزوں تر ہے۴

معیت مومنوں کو تیری رحمت کی میسر ہے

عطا قرآن کر کے بخشی رحمت تو نے انساں کو۵

فزوں تر کر رہی ہے تیری رحمت علم و عرفاں کو

ترے ہی علم کی مانند چھائی ہے یہ ہر شے پر

بنایا اس کو تو نے ذاتِ احمد ﷺ کا حسیں عنصر۶

ترا یہ نام بتلاتا ہے کہ اسلام رحمت ہے

ترا قرآن حکمت ہے، مکمل اک ہدایت ہے

سبھی آیات وہ جن میں ترا یہ نام آیا ہے

ترے ہی نور کا، رحمت کا یہ پیغام لایا ہے

تو رحمٰں ہے، حفاظت نوعِ انساں کی تو کرتا ہے

پنہ خائف کو، ترسیدہ کو تو ہی دینے والا ہے۷

تری ہی ذات کو عرشِ بریں پر استوا حاصل۸

نہیں اک عیب بھی تیری کسی تخلیق میں شامل۹

ہمیشہ استعانت اپنے بندوں کی تو کرتا ہے!

تو دامن ان کا علم و نطق کی دولت سے بھرتا ہے

نظامِ عالم و ارض و سما تیری ہی رحمت ہے

تو ہے رحمٰن، ورنہ ہست کی کس شے میں قدرت ہے

اگر واقف خشیت سے، ادب سے دل نہیں ہوتا

تو ایماں کا کوئی دعویٰ کبھی کامل نہیں ہوتا

ترے در کی غلامی تیری خلقت کا ٹھکانا ہے

ترے عاجز کو حاصل تیری رحمت کا خزانہ ہے

تخلق کی ترے اس نام کے خواہش جو رکھتا ہو

یقیناً اس کے دل میں خیر کا، شفقت کا جذبہ ہو

ہر اک اپنے پرائے کے لیے نیکی کا خوگر ہو

برائے خیر خواہی سب پہ وا اس کا سدا در ہو

ترا یہ نام مشک و زعفراں سے لکھ کے گاڑیں گر

کسی بدخلق کے گھر میں، بنے وہ خلق کا پیکر

پڑھے بعد از نمازِ فرض اک سو بار جو یہ نام

بڑھا دیتا ہے تو اس کی ذہانت ، دیتا ہے انعام

تو اس کے دل کو اپنے پیار کی خوشبو سے بھرتا ہے

وہ ساری عمر غفلت سے بہت پرہیز کرتا ہے

کبھی لوگ اس سے، وہ لوگوں سے، تجھ سے پیار کرتا ہے

ترے در سے وہ خوش بختی سے دامن اپنا بھرتا ہے

گناہوں سے تو ایسے شخص کو ہر دم بچاتا ہے

برا رستہ چھڑا کے اس کو راہِ حق پہ لاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۔ رحیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
رحیم اللہ، کریم اللہ بڑا ہی مہرباں ہے تو
تری جو دو سخا، لطف وعطا ، ہر سمت ہے ، ہر سو
صفت جو نام کی ہے، اس پہ غالب ہے دوام اس کا
ہے اس سے آخرت میں تیری رحمت کا پتا چلتا
یہ ایسا نام ہے جس میں تسلسل ایک عنصر ہے
یقیناً کھلنے والا آخرت میں لطف کا در ہے
صفت ایسی ہے یہ جس سے اشارہ سب کو ملتا ہے
تجھے محبوب ہے لوگوں میں وہ جو رحم والا ہے

کرے جو رحم لوگوں پر، تو اس پر رحم کرتا ہے
تو اپنی رحمتوں سے جھولی اس کی خوب بھرتا ہے

ترے غیظ و غضب سے بچنا ہے امرِ محال ایسا
کہ جس سے رحم تیرا ہی کسی کو ہے بچا سکتا

بچاتا ہے ترا ہی رحم انسانوں کو ظلمت سے
غلامِ نفسِ امارہ کو ذلت کی ہلاکت سے

ترا فرمان ہے کہ رحمتِ عامہ ہے تیری ذات
پشیماں بندے کی کرتا ہے تو منظور ہر اک بات

معاف اس کے گنہ کر دیتا ہے تو رحم سے اپنے
مبرا ہے تو ہر ذاتی غرض سے اور منافع سے

کسی شے کا نہیں تجھ پر وجوب اصلاً یا نقلاً بھی
یہ رحمت ہے کہ اپنی ذات پر ہے تو نے خود لکھ دی

تری رحمت ہمیشہ جوش میں رہتی ہے بندوں پر
فزوں تر یہ مگر ہو جاتی ہے کچھ خاص لوگوں پر

جو اک سو بار تیرا نام یہ لیتا ہے، ہر کوئی
سمجھتا ہے اُسے اپنا ہی اور کرتا ہے دل جوئی

مصیبت اور آفت سے اسے ملتا ہے چھٹکارا
بڑی بے فکری سے کٹتی ہے شب اور اس کا دن سارا

تری مخلوق اس پر مہربانی خوب کرتی ہے
یوں لگتا ہے کہ دنیا کی ہر اک شے بس اسی کی ہے

اگر یہ نام لکھ کر، دھو کے پانی میں، وہ سب پانی
شجر کی جڑ میں ڈالیں، پیدا پھل میں ہو فراوانی

پلایا جائے گر پانی کسی کو دھو کے تیرا نام
محبت اُس کو ہو جاتی ہے اس سے جو کرے یہ کام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۔ ملک

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ملک ہے تو، تو حاکم کائناتِ رنگ و بو کا ہے
ہر اک پر حکم چلتا ہے ترا، تو سب کا آقا ہے
ترا یہ نام ہے مشتق ترے کچھ اور ناموں سے
مگر نزدیک ہے سب سے زیادہ لفظ مالک کے
تو ہر اک شے پہ قدرت اور تصرف رکھنے والا ہے
تری ہی سلطنت ہے یہ، ملک تو بیش و کم کا ہے
سدا سے اختیارِ کل ہے تیری ذات کو حاصل
تو ایسا بادشہ ہے، ذات جس کی مستقل، کامل

تصرف میں جو انساں ساری اشیا لاتا رہتا ہے
یہ تیری ہی عطا ہے، حق تو نے اس کو بخشا ہے

ہیں مخلوقات لا تعداد، پر منصب خلافت کا
عطا انساں کو فرمایا ہے تو نے، ہے کرم تیرا

حقیقت میں ہر اک انساں پہ تیری بادشاہت ہے
جو انکاری ہے اس سے، یہ فقط اس کی جہالت ہے

بجائے تیری جو خود کو سمجھتا ہے ملک، اس کا
جہاں میں، آخرت میں بدترین انجام ہی ہوگا

جسے تو چاہتا ہے اس کو عزت بخش دیتا ہے
تو جس سے چاہتا ہے، اس سے رُتبہ چھین لیتا ہے

ہر اک کی زندگی کی، موت کی مالک تری ہی ذات
زمیں تیری، زمن تیرا، تری ہیں ساری موجودات

ہے موجودات پر لازم وفاداری تری اللہ
حکومت ہے سدا کونین پر جاری تری اللہ

جو اک لمحہ بھی غافل ہوگا تیری بادشاہی سے
پڑے گا واسطہ اس کو جہنم میں تباہی سے

تو واحد بادشہ ہے کہ کوئی عرفانِ الفت سے
تواتر اور تسلسل سے کرے دن رات بھی سجدے

تو تیری بادشاہی میں گزارے ایک لمحے کا
وہ پوری زندگی میں حق ہرگز دے نہیں سکتا

غضب نہ ہو اگر تیرا تو تیری بادشاہی میں
خوشی سے عمر کٹتی ہے سبھی کی رحم خواہی میں

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اسے تو ہی
عطا کرتا ہے وافر رزق اور دنیا میں خوش حالی

اُسے ہر اک سے ملتی ہے بہت چاہت، بہت عزت
سکونِ دل اُسے ملتا ہے، ملتی ہے اُسے راحت

غنی اُس کو بنا دیتا ہے تو اپنی عنایت سے
لگاؤ اُس کا بڑھ جاتا ہے نیکی سے، عبادت سے

پڑھے وقتِ زوال اس نام کو گر کوئی چاہت سے
وہ اک سو بیس بار اس کو پڑھے، تو اپنی قدرت سے
عطا دل کی صفائی پڑھنے والے کو تو کرتا ہے
کرم فرما کے تو اس کی غنا سے جھولی بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۔ قدوس

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ہے مشتق قدس سے قدوس، ہر اک عیب سے بالا
طہارت اور نزاہت میں تو برتر اور ہے یکتا

تو ہے قدوس اور ہے پاک تو ہر اک برائی سے
جہاں مملو ہے تیرے لطف سے، تیری بھلائی سے

تو مخلوقات سے ہے برتریں ہر وصف میں اللہ
تری نزہت ، نظافت کو کوئی بھی چھو نہیں سکتا

گمان و وہم سے ہے ماورا ہر طور تیری ذات
کمی، کمزوری سے اور کمتری سے پاک ہے ہر بات

تو خالق ہے، ہر اک مخلوق، تو مالک، ہر اک مملوک
تو وہ ہستی ہے جس کو پیاس لگتی ہے کبھی نہ بھوک
لوازم کی طلب سے پاک تیری ذاتِ اطہر ہے
تو ہر انجام اور آغاز کی غایت سے برتر ہے
کسی نقصان کے امکان سے بالا ہے تیری ذات
تصور اور خیال و عقل سے برتر تری ہر بات
ترے اس نام کا سو بار دن میں ورد جو کر لے
نجات اس کو عطا کرتا ہے تو ہر اک خجالت سے
اُسے بیماری روحانی یا ذہنی ہے اگر کوئی
شفا اس کو ترے ہی فضل سے فوری ہے مل جاتی
اُسے چھٹکارا ملتا ہے نحوست سے، برائی سے
وہ بچ جاتا ہے، جھگڑے سے، شرارت سے، لڑائی سے
نماز جمعہ پڑھ کر پڑھتا ہے اک سو پچاسی بار
جو تیرا نام یہ تو تو اسے کر دیتا ہے سرشار
کرم سے، لطف سے، اپنی عنایت اور راحت سے
وہ بچ جاتا ہے دنیا کے ہر اک شر اور آفت سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٦۔ سلام

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

سلم ہے السلام، اسلام، ماخذ دونوں لفظوں کا
نقائص سے جو بیگانہ، تری وہ ذات ہے یکتا

تو ہے قدوس، ماضی، حال کے ہر عیب سے بالا
سلام ایسا، نہ تجھ میں عیب مستقبل میں بھی ہوگا

تو خود محفوظ عیبوں سے، تحفظ کا ہے سرچشمہ
سلامت صرف تیری ذات رہنے والی ہے مولا

تحفظ دنیا میں اور آخرت میں تو ہی دیتا ہے
تحفظ تجھ سے ہی ہر ایک ہر حالت میں لیتا ہے

تو کامل ہے، تو سالم ہے، زوال و ضعف سے برتر
مسلط موت کا سایہ بجز تیرے ہر اک شے پر

ترے دینِ پسندیدہ کی نسبت نام سے تیرے
وہ جھکتا ہے ترے آگے، جو وابستہ ہے اس دیں سے

تعلق ہے جسے تجھ سے، ترے اس نام سے، اُس پر
ہے لازم کہ ترے آگے سدا اپنا جھکائے سر

سلام اپنے جو دینی بھائیوں کو پہلے کرتا ہے
ترے اس نام کی رحمت سے جھولی اپنی بھرتا ہے

ترے اس نام کی رحمت کے باعث پیار بڑھتا ہے
غرورِ نفس کو یہ نام زائل کرنے والا ہے

پناہ و پاسبانی سب کو تیرے در سے ملتی ہے
کلی امید کی تیرے کرم سے دل میں کھلتی ہے

کرم اُس پر تو کرتا ہے جو کثرت سے پڑھے یہ نام
مصیبت اس کی ٹل جاتی ہے، بن جاتے ہیں بگڑے کام

کوئی گر ایک سو اور ساٹھ بار اس نام کو پڑھ لے
پڑھے یہ نام اور بیمار پر وہ اس کا دم کر دے

تو تو بیمار کو صحت کی دولت بخش دیتا ہے
یقیناً تو ہی شافی، حلم والا، رحم والا ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، غرور اس کا
ترے فضل و کرم سے ذرہ بھر باقی نہیں رہتا

وہ سب لوگوں سے ملتا ہے توجہ اور شفقت سے
مزے وہ لوٹتا ہے رات دن تیری عنایت کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۔ مومن

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو مومن ہے، تو ایماں، امن کرتا ہے عطا مولا
دکھی لوگوں کی سنتا ہے سدا تو ہی صدا مولا

ترا یہ نام مشتق امن سے، ایمان سے بھی ہے
تو واحد ہے، اسی میں تو نے خود تصدیق یہ کی ہے

ترے احکام کی تعمیل کرنے والے سب بندے
سبھی خدشات سے مامون ہوں گے تیری رحمت سے

جو دینِ حق پر آتا ہے، بنتا ہے ترا بندہ
اُسے تو امن دیتا ہے، بناتا ہے اسے اپنا

نہیں رہتا ہے اس کو دنیا میں ہرگز کوئی خطرہ
جہالت، خوف، گم راہی کا، ذلت کا، برائی کا

ترا فرمان ہے کہ تجھ پہ جو ایمان لائے گا
اُسے تو ظلم و ذلت سے بہر صورت بچائے گا

تو مومن ہے، عطا کرتا ہے اپنے بندوں کو ایماں
ترے باعث، ترے بندوں کے ہیں مامون مال وجاں

تو ہی مامون کرتا ہے انھیں اوہام سے، شر سے
عطا کرتا ہے بے خوفی انہیں ہر خوف سے، ڈر سے

تو ایماں اُن کے ہر اک شرک کے شر سے بچاتا ہے
تُو اُن کو سکھ کی دولت بانٹنے والا بناتا ہے

تو ان کو شر کی تحریکوں سے، سازش سے بچاتا ہے
انھیں تو امن کا، سکھ چین کا راستہ دکھاتا ہے

وساوس سے وہ بچ کر امن کے راستے پہ چلتے ہیں
مٹانے کے لیے شر، امن کے سانچے میں ڈھلتے ہیں

کوئی چھتیس بار اک دن میں لے یہ نام اللہ کا
اُسے خوف زیانِ مال و جاں ہرگز نہیں رہتا
کوئی گر تین سو اور ساٹھ بار اس نام کو پڑھ کر
دعا مانگے تو کھل جاتے ہیں اُس پہ رحمتوں کے در
کوئی بھی خوف یا خطرہ اُسے ہرگز نہیں رہتا
تحفظ تو ہی کرتا ہے ہر اک نقصان سے اُس کا
سکونِ دل کی دولت سے اُسے سرشار کرتا ہے
ہر اک مشکل میں اُس کا تو ہی بیڑہ پار کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ مہیمن

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اِک غم کو تو ٹالے
مُہیمن تو، ہر اک شے کی حفاظت کرنے والا تو
ترے اوصاف کی پھیلی ہوئی ہے ہر طرف خوشبو
سلام و مومن ایسے ناموں کا اس میں اثر شامل
تو ہے اسمائے حسنٰی کے سبھی اوصاف میں کامل
تو کامل علم میں ہے اور قادر ہے ہر اک شے پر
حفیظِ مصلحت ہے تو، سبھی اوصاف میں برتر
پریشانی کوئی بھی ہو، بچاتی ہے تری ہی ذات
اطاعت تیری کرنے والے کی بنتی ہے ہر اک بات

ہر اک امید کا، چاہت کا تیری ذات ہے محور
سبھی کا تجھ پہ ہے تکیہ، کھلا ہے در ترا سب پر
تو اپنی رحمتوں کے پر میں سب کو یوں چھپاتا ہے
پرندے کے پروں میں جیسے اس کا بچہ آتا ہے
ترے اس نام سے ثابت ہے، تو مامون کرتا ہے
امیں ایسا ہے، سب کی حق سے تُو جھولی بھرتا ہے
خطر سے، خوف سے ہر اک کو تو محفوظ کرتا ہے
نہیں رہتا کسی کا ڈر اُسے، جو تجھ سے ڈرتا ہے
ترا قرآں مہیمن ہے، تری ساری کتابوں کے
مضامیں اس میں ہیں محفوظ جو ان سب میں شامل تھے
وظیفہ جو ترے اس اسم کا سو بار کرتا ہے
تو دامن دولتِ صحت سے اس کا خوب بھرتا ہے
اُسے بیماری روحانی یا جسمانی نہیں رہتی
طبیعت میں سدا محسوس کرتا ہے وہ شادابی
ترے رحم و کرم سے حوصلہ ور بن کے رہتا ہے
توجہ سے سبھی سنتے ہیں، جو بھی بات کہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۔ عزیز

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

عزیز اک نام ہے تیرا، بڑا ہی مقتدر ہے تو
جہاں میں ہر طرف تیرا ہے جلوہ، تو ہی ہے ہر سو

ترا یہ نام عزت سے تعلق خاص رکھتا ہے
ترے اس نام میں اوصافِ بالا ہی کا چرچا ہے

جہاں پہ تیری شوکت اور قوت ہی کا غلبہ ہے
تو اعلیٰ ہے، تو ارفع ہے، تو برتر ہے، تو بالا ہے

ہے عزت کی سبھی قسموں پہ تیری ذات کا قبضہ
ترا جو مرتبہ ہے اس کو کوئی چھو نہیں سکتا

تو مخلوقات پر غالب، تو ہی ہے مقتدر، کامل
ترے ہر فیصلے میں ہوتی ہے حکمت تری شامل

تو علم و حلم سے قدرت کو زیرِکار لاتا ہے
بڑے ہی رحم سے تو اقتدار اپنا دکھاتا ہے

ترا ہر اک عمل دنیا کے شاہوں کو بتاتا ہے
کہ قوت کو کرم کے تحت کیسے لایا جاتا ہے

تخلق کا ترے اس اسم میں انداز یکتا ہے
طریقِ منتخب تو نے زمانے بھر کو بخشا ہے

تو غالب ہو کے بھی لوگوں کو عزت دینے والا ہے
یہ ایسا وصف ہے، یکتا ہے جو، ہر طور بالا ہے

کھلا تیرے کرم سے، اصل عزت دین داری ہے
تصادم دین سے ہے جس عمل کا، دھوکہ بازی ہے

تو ہے بے مثل یعنی بے نظیر ایسا کہ تجھ جیسا
عزیز اس کائنات و کارگہ میں ہو نہیں سکتا

پڑھے چالیس بار اس اسم کو چالیس دن تک جو
نہیں رہتی مدد کی کوئی حاجت پھر کبھی اس کو

نہیں محتاج رہتا وہ کسی کا، تیری رحمت سے
جہاں میں کاٹتا ہے زندگی وہ خوب عزت سے

کفیل اپنا وہ خود بن جاتا ہے تیری عنایت سے
سبھی اپنے پرائے پیش آتے ہیں محبت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۔ جبار

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہے جبار، ہر اک پر تو پورا غلبہ رکھتا ہے
ترے بس میں ہر اک شے ہے، وہ ادنیٰ ہے یا اعلیٰ ہے

رسائی عقل کی ہو، ذات تیری اس سے بالاتر
نہیں تجھ سے ہر اک بگڑی بنانے میں کوئی بڑھ کر

تُو اُس کو جوڑ سکتا ہے جو بالکل ٹوٹ جاتا ہے
خرابی اور جہالت کو تو خوبی سے مٹاتا ہے

تری ہی شان ہے چاہے جسے مجبور تو کر دے
اگر چاہے تو مجبوری بھی اُس کی دُور تو کر دے

خسارے پورے کرتا ہے، ترا ہے انتظام ایسا
جو دیکھے ہو بہت حیراں، ہے ہر اک تیرا کام ایسا

سبھی محتاج ہیں تیرے، کوئی ہم سر نہیں تیرا
کسی کا تو نہیں محتاج ، تیری شان ہے یکتا

گرہ جو ریڑھ کی ہڈی کی جوڑے، ہے وہ تیری ذات
شکستہ دل کو ڈھارس دیتا ہے تو، دے کے غم کو مات

جو کشتی ڈوبنے والی ہو، ساحل سے لگاتا ہے
دوائے درد منداں تُو، تُو آفت سے بچاتا ہے

تُو ہے جبار، تیری ذات ہو سکتی نہیں مجبور
سبھی محکوم، تو حاکم، تو آمر ہے نہیں مامور

تو جو چاہے کرے تجھ کو کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا
تو نہ چاہے، یہاں اک پل بھی کوئی رہ نہیں سکتا

جو پڑھتا ہے ترا یہ نام دو سو سولہ بار، اُس کا
ہر اک ظالم کے شر کا دور کر دیتا ہے تو خطرہ

ترے اس اسم کا جو ورد کرتا ہے، کرم تیرا
اُسے تا عمر تیرے راستے پر ہے سدا رکھتا
تری مرضی سے ہٹ کر کام وہ کوئی نہیں کرتا
ترے رستے پہ جیتا ہے، ترے رستے پہ ہے مرتا
کبھی وہ جوش یا غصے کے عالم میں نہیں آتا
سبھی کرتے عزت اُس کی، سب کا پیار ہے پاتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۔ متکبر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

خداوندا! تو عظمت والا، بے حد کبر والا ہے
تجھے ہی کبر کا، عظمت کا ہر انداز زیبا ہے

تُو رفعت میں، شرف میں اور بزرگی میں بہت اعلیٰ
ترے اوصاف کا کوئی بھی ہم سر ہو نہیں سکتا

مقامِ کبریائی اک تری ہے ذات کو زیبا
عُلُوّ و برتری میں تو ہی سب سے ارفع و اعلیٰ

تُو اوصافِ ذمیمہ اور اخلاقِ رذیلہ سے
نہایت برتر و بالا ہے، یہ ہے علم میں سب کے

بجا فرمایا ہے تو نے، تکبر تیری چادر ہے
شریک اس میں جو ہو تیرا، جہنم اُس کے سر پر ہے
ترا یہ وصف ہے کہ ظلم کرنے سے تو برتر ہے
حقیقت میں ترا لطف و کرم گہرا سمندر ہے
بڑائی کا تو کامل طور پر اظہار کرتا ہے
فقط تیری حکومت کو کوئی ڈر ہے نہ خطرہ ہے
صفت کا تیری کوئی شخص کرتا ہے اگر دعویٰ
وہ اس دنیا میں اور پھر آخرت میں رسوا ہی ہوگا
تکبر سے جو بچتا ہے، جو تجھ سے پیار کرتا ہے
اُسے اپنے کرم سے تو سدا سرشار کرتا ہے
ترے اس وصف کا تیرے سوا کوئی نہیں لائق
تکبر ہے تجھے زیبا، تو برتر ہے، تو ہے فائق
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے عزت
عطا کرتا ہے تو اتنی کہ کہلاتا ہے خوش قسمت

وہ جو بھی کام کرتا ہے، ترقی اُس میں پاتا ہے
محبت اُس کو ملتی ہے، وہ جب لوگوں میں جاتا ہے

ترے اس نام کی کثرت اُسے خوش حال کرتی ہے
تری عظمت سے اُس کے دل کو مالا مال کرتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۔ خالق

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہراک غم کو تو ٹالے

تو خالق ہے، تو ہراک شے کو پیدا کرنے والا ہے
عطا میں تو ہے لاثانی، کرم کرنے میں یکتا ہے

حقائق کو عدم سے خلق کر کے لائی تیری ذات
کیں ذاتیں تو نے مختص، تیرے اندازے میں ماہیات

زمیں کو، آسمانوں کو بنایا اپنی قدرت سے ۱۱
بنائے رات اور دن بھی تری طاقت نے، قدرت نے ۱۲

بنایا بادلوں کو اور بنائی روشنی تو نے
بنایا موت کو تو نے، بنائی زندگی تو نے ۱۳

بنایا جوڑا جوڑا تو نے سب کو اپنی حکمت سے ۱۴؎

تو ہی واقف ہے پیدائش کی ہر صورت سے، حالت سے ۱۵؎

بناتی ہے پرندوں کو تری ہی ذات مٹی سے ۱۶؎

تو خلاق اور خالق ہے، ہر اک تخلیق تجھ ہی سے

ہر اک تخلیق میں تیری توازن کی حسیں صورت

کوئی بھی شے نہیں جس کی نہ ہو موزوں تریں صورت

ہر اک تخلیق میں ہوتی ہے حکمت تیری پوشیدہ

یہ موجودات اور سارے مناظر ہیں ثبوت اس کا

عجب نسبت سے تو نے خلق فرمایا ہے دنیا کو

وہی لازم، وہی ملزوم ، ذرہ ہو کہ پربت ہو

تری خلاقی کی قدرت سے اک شے بھی نہیں باہر

نظر تیری سبھی ادوار کی ہر اک ضرورت پر

نظامِ خلق کی ترتیب میں بھی یہ شہادت ہے

کہ ہر اک سے فزوں تر تیری طاقت اور مہارت ہے

ترا یہ اسم جو ہر رات پابندی سے پڑھتا ہے

ترا دریائے رحمت اُس کے حق میں خوب چڑھتا ہے

فرشتہ ایک تو کرتا ہے پیدا جو بہر لمحہ

عبادت کرتا رہتا ہے اور اُس کی ساری نیکی کا

ثواب اُس شخص کو اپنے کرم سے بخش دیتا ہے

ہمیشہ وہ تری جودوسخا کا لطف لیتا ہے

تواتر سے جو اک سو بار پڑھ لے سات دن یہ نام

اُسے آفات سے محفوظ رکھتے ہیں ترے اکرام

بظاہر سارے لوگوں میں نظر آتی ہے یکسانی
کمالِ فن ترا ہے یہ، طبع ہے مختلف ان کی
خصوصیات اُن کی تو مقرر خود ہی کرتا ہے
پھر ان میں رنگ میلانات کا خوبی سے بھرتا ہے
جو ماخذ کی قدامت کا تصور ہے، اُسے تو نے
غلط ثابت کیا ہے خلق کرنے کے طریقے سے
تنوع تیری ہر تخلیق کا ہم کو بتاتا ہے
کہ تو یکتا ہے ہر اک وصف میں، بالا ہے، اعلیٰ ہے
مراحل آفرینش کے تری قدرت میں یا باری
انھیں تکمیل کرنے کا ازل سے ہے عمل جاری
ہو عورت بانجھ تو رکھے مسلسل سات دن روزے
پڑھے اکیس بار اس اسم کو، پانی پہ دم کر دے
کرے افطار اس پانی سے، ہوتا ہے کرم تیرا
عطا کر دیتا ہے اُس بانجھ عورت کو بھی تو بچہ
تری ہی ذات ناممکن کو ممکن کرنے والی ہے
انوکھے ہیں ترے انداز، بات اک اک نرالی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۔ مصور

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
مصور ہے، تو صورت گر ہے مخلوقات کا مولا
ہر اک تخلیق میں تیری ہے حکمت خوب پوشیدہ
تو مادر کے شکم میں بچہ جب تخلیق کرتا ہے
تجھے ہی علم ہوتا ہے، وہ گورا ہے یا کالا ہے
وہ سالم ہے یا ناقص ہے، وہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے
حقیقت کے ہر اک پہلو کا تو ہی علم رکھتا ہے
ہیں دنیا کے مصور نقل کرنے کے فقط ماہر
تو خلق اصل کرتا ہے، وہ باطن ہو کہ ہو ظاہر

تو جنس و نوع کا خالق، مصور ہے تو شکلوں کا
نہیں یہ بات اک دو کی، مصور ہے تو سنکھوں کا
شجر کا اور حجر کا، سب دفائن کا مصور تو
مصور پھول کا، پھل کا، تری تخلیق رنگ و بو
تری تخلیق کی وسعت کو کوئی چھو نہیں سکتا
یہ ایسا ہے سمندر کہ نہیں ساحل کوئی جس کا
فقط تصویرِ انساں کا مفصل جائزہ گر لیں
نہیں اس کی سمجھ آتی ہے کوشش لاکھ ہم کر لیں
زمیں پر، آسمانوں پر، سمندر میں، فضاؤں میں
بنائی تو نے تصویریں جو ملتی ہیں کروڑوں میں
کیا تخلیق تو نے روح کو جس پر کریں گر بات
مصور بے بدل ہم کو نظر آتی ہے تیری ذات
مشیر اس خوب صورت کام میں کوئی نہیں تیرا
کرشمہ ہے یہ سب کا سب تری طاقت کا، قدرت کا

ظواہر کو عطا کرتا ہے تو ہی صورتِ حسنیٰ ۱۸
مصور ہے بواطن کی تو سیرت اور زینت کا

وہ عورت جو ہو بے اولاد، رکھے تین دن روزے
پڑھے یاخالق و یاباری اور یہ نام، پانی لے
پڑھے اکیس بار ان ناموں کو، پانی پہ دم کردے
اسی پانی سے تینوں روز اپنا روزہ وہ کھولے
تو اولاد اُس کو تُو اپنے کرم سے بخش دیتا ہے
مصورِ بے بدل ہے تُو، بڑا ہی رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۔ غفار

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تو ہے غفار یعنی درگزر کرنے میں یکتا ہے
تو بے حد بخشنے والا، تو بے حد رحم والا ہے
ترے اس نام کا مفہوم ہم کو یہ بتاتا ہے
ہمارے عیب تو بخشش کی چادر میں چھپاتا ہے
ترے اس نام کے معنی چھپانا، ڈھانپ دینا ہے
تو ہی تو ہے کہ جو غفران کی شوکت دکھاتا ہے
چھپاتا ہے تو اپنے بندوں کے عیبوں، گناہوں کو
تو ہی اپنے کرم سے ختم کرتا ہے خساروں کو

ترے غفران کی شان اور شوکت سب سے عالی ہے
اسی میں تو نے انساں کی ہر اک خامی چھپالی ہے
تیری رحمت غضب پر تیرے سبقت لینے والی ہے۱۹
تو پرسش کرتا ہے پر عفو بھی تیرا مثالی ہے
کوئی ظالم ترے در پر اگر آئے، تو غافر ہے
تو ہے غفار، رحمت تیری بے پایاں ہے، وافر ہے
ظلوم اک شخص یا ظلام ہے، اس کے لیے تیری
غفوری اور غفاری سدا ہے جوش میں رہتی
صفات انسان کی محدود جبکہ ہر صفت تیری
ہے لا محدود اور ہر وصف میں غالب فقط تو ہی
گنہ انسان کے مستور کرنے میں تو یکتا ہے
نہ ہو جب ان کا اخفا تو یہ عبرت کا اشارہ ہے
ہر اک تائب پہ تیری رحمت و بخشش کا در ہے وا
مگر کافر رہے جو، اس پہ در یہ وا نہیں ہوتا

نمازِ جمعہ پڑھ کر جو یہ لے سو بار تیرا نام
تری بخشش نظر آتی ہے اُس کو ہر گھڑی، ہر گام

ہمیشہ عصر پڑھ کر نام یہ سو بار جو پڑھ لے
تو سرافراز کرتا ہے یقیناً اُس کو بخشش سے

ترے لطف و کرم سے وہ سدا سرشار رہتا ہے
برائی سے سدا وہ برسرِ پیکار رہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶۔ قہار

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہے قہار، سب پر تو ہی غلبہ رکھنے والا ہے
تجھے ہے برتری حاصل سبھی پر، تو ہی بالا ہے

ترا فرمان ہے، بندوں پہ غالب ہے تو ہی پورا[۲۰]
زبردستوں کو تو ہی زیر ہے ہر طور رکھ سکتا

ترے اس وصف میں تیرے مقابل جو بھی آیا ہے
اُسے ذلت ملی، اُس نے بُرا انجام پایا ہے

ہر اک پر غلبۂ کامل فقط تجھ ہی کو ہے زیبا
کوئی غلبۂ کامل کا کرے دعویٰ تو ہے جھوٹا

ہماری روح پر، جسموں پہ تو ہی غلبہ رکھتا ہے
تو مالک ہے، تو خالق ہے، تو ہی مختار سب کا ہے

تو واحد ہے، ہمیشہ سے جہاں پر حکمراں ہے تو
تو ہی معبود ہے اور حاکمِ کون و مکاں ہے تو

بجز تیرے کسی کا اسم یہ ہو ہی نہیں سکتا
صفت قہاریت کی لفظِ کُن میں تیری پوشیدہ

نہ کچھ قائم رہے، عالم رہے نہ قہر گر تیرا
یہ موجودات پر طاری عدم ہونے نہیں دیتا

تو قاہر ہے، امورِ کل کو مرضی سے چلاتا ہے
تو ہر شے پر ہے قادر، اس عمل سے یہ بتاتا ہے

ترے ہی قہر سے افلاک کا سب نظم چلتا ہے
ترے ہی حکم سے سورج نکلتا اور ڈھلتا ہے

سہارے کے بنا اجسام محوِ کار رہتے ہیں
ترے قہار ہونے کا اسے سب فیض کہتے ہیں

سبھی اجسام و اشیا میں جو اک ترتیب ہے جاری
تری قدرت ہی آتی ہے عناصر میں نظر ساری
ہر اک شے میں توازن تیری قدرت کا نتیجہ ہے
تو صولت، قہر اور حشمت میں یکتا اور بالا ہے
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، وہ دل اپنا
زمانے کی محبت سے سدا آزاد پائے گا
بسیرا اُس کے دل میں خوب الفت تیری کرتی ہے
فقط وہ کام کرتا ہے کہ جس میں تیری مرضی ہے
تری خوش نودی کی دولت اُسے ہو جاتی ہے حاصل
کرم تیرا سدا رہتا ہے اُس کے حال میں شامل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۷۔ وہاب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تو ہے وہاب، بخشش اور سخاوت کرنے والا ہے
دعائیں سننے کا تیرا ہر اک انداز یکتا ہے
ہبہ کرنا، عطا کرنا سخاوت کے سمندر سے
تری ہی شان ہے، ملتا ہے ہر اک کو ترے گھر سے
ہبہ کرتا ہے کثرت سے، عطا کرتا ہے دائم تو
سدا سے یہ عمل جاری ہے تیرا، اس پہ قائم تو
تری سرکار سے اولاد اور اموال ملتے ہیں
تری رحمت سے ہر گھر میں خوشی کے پھول کھلتے ہیں

عطائے معنوی ہو یا کہ صوری، ہے تری رحمت
عطایا دُنیوی اور اخروی کی تجھ سے ہی نسبت

ہے جو کچھ بھی کسی کے پاس، سب کچھ ہے عطا تیری
کرے اک تنکا بھی پیدا، کہاں اوقات بندے کی

ہبہ کرکے غرض اس کے عوض سے تو نہیں رکھتا
ہیں سب محتاج تیرے، واقفِ احوال تو سب کا

بجز تیرے ہبہ کرنے کے لائق ہی نہیں کوئی
حقیقت میں صفت یہ اور کی ہو ہی نہیں سکتی

مجازاً بعض اشیا کا ہبہ انسان کرتا ہے
مگر ہر شے ہبہ کرنا فقط تیرا وتیرہ ہے

تری جو نعمتیں ہیں، حصہ اُن کا ہو نہیں سکتا
تو خالق ہے، تو مالک ہے، تو ہی واہب ہے ہر اک کا

پڑھے جو فرض اور مانگے دعا، آخر میں لے یہ نام
فقط وہ سات بار، اس سے بنیں گے اُس کے بگڑے کام

تہجد پڑھ کے تیرا نام یہ سو بار جو پڑھ لے

ضرورت تین دن یا سات دن میں فضل سے تیرے

یقیناً پوری ہوتی ہے، تو عزت اُس کو دیتا ہے

کرم اُس پر تُو کرتا ہے، وہ سُکھ کا سانس لیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۔ رزاق

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہے رزاق، تو حاجت روا ہے، رزق دیتا ہے
بنا مانگے عطا کرنا فقط تیرا ہی شیوہ ہے

تواتر سے تُو سب کا رزق روزانہ ہے پہنچاتا
طلب کرتا نہیں ہے اس عطا پر تُو عوض اس کا

ہے شامل اس عطا میں رزقِ حسی، ذہنی، جسمانی
مہیا رزق تو ہی کرتا ہے ہر اک کو روحانی

نہیں اس میں کوئی بھی شک کہ خیرالرازقیں ہے تُو
نہیں پوشیدہ داد و جود میں، بالکل مبیں ہے تو

تو ہی رزاقِ مطلق ہے، عطائے رزق میں تیرا
کرے جتنی بھی کوشش کوئی ہم سر ہو نہیں سکتا

تری ہی شان ہے تو بے طلب مالک بناتا ہے
ہے عاجز جس میں انساں تو وہی کر کے دکھاتا ہے

تُو پتھر میں کسی کو تو کسی کو آشیانے میں
مہیا رزق کرتا ہے ہر اک کو ہر زمانے میں

کرم تیرا کہ روزی خود طلب کرتی ہے انساں کو
تُو ایسے ہی مہیا رزق کر دیتا ہے حیواں کو

غنی کو تُو وفورِ رزق سے مخصوص کرتا ہے
یقیناً منعمی پر تیری ہر اک کو بھروسا ہے

جو تیرا ہے، تری رزاقی کو پہچان لیتا ہے
اُسے تُو رزق کی وافر سہولت بخش دیتا ہے

تو ہر اُس شخص کو اپنے کرم کی بھیک دیتا ہے
کہ جو یہ نام وقتِ فجر سے پہلے یوں لیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۔ فتاح

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تو فتاح و کریم اللہ، بہت مشکل کشا ہے تُو
تیری جود و سخا، رحم و کرم کے چرچے ہیں ہر سُو
کشائش ظاہری یا باطنی تیری ہی رحمت ہے
ہر اک شے کی فراوانی ترا لطف و عنایت ہے
تو وہ فتاح ہے جو کہ مہمیں کھول دیتا ہے
تُو ہی سچ اور ہر اک جھوٹ ظاہر کرنے والا ہے
درِ دل کو صداقت کے لیے تُو کھولنے والا
زبانوں پر تُو ہی ہے علم جاری روز و شب کرتا

ٹو ہی آنکھوں سے تاریکی کے پردے دور کرتا ہے
انھیں ٹو انکشافِ علم سے پُر نور کرتا ہے

میانِ حق و باطل فیصلہ ٹو ہی تو کرتا ہے
دلوں میں نیکیوں کی خواہشیں ٹو ہی تو بھرتا ہے

خزانے اپنے بندوں پر کرم کے کھول دیتا ہے
تو بندوں میں صلاحیت اجاگر کرنے والا ہے

ترا یہ نام مشتق فتح سے، فتّاح تیری ذات
درِ خیرات وا کر کے عطا کرتا ہے ٹو خیرات

درِ تحقیق وا کرتا ہے اسرار و معارف کے
ہر اک گتھی سلجھتی ہے فقط تیری اعانت سے

گنہگاروں پہ رکھتا ہے کھلے ٹو نعمتوں کے در
عطا کرتا ہے ٹو نصرت ہمیشہ خیر کو شر پر

نمازِ فجر پڑھ کر سات بار اس اسم کا جو ورد
اٹھا کر ہاتھ کر لے تو نہیں آتی ہے اُس کے گرد

کوئی ناکامی، چاہے کام وہ مشکل تریں کر لے
سدا دامن بھرا رہتا ہے اُس کا تیری رحمت سے

تو ایماں سے منور اُس کے دل کو ایسے کرتا ہے
کہ پوری زندگی تیرے کرم کا دم وہ بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰۔ علیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا یہ نام مشتق علم سے ہے، علم والا تُو
علیم و عالِم یکتا ہے تُو، برتر ہے، بالا تو

علیم ایسا، سبھی سینوں کی باتیں علم میں تیرے [۲۲]
نہیں مخفی کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی عمل تجھ سے [۲۳]

تُو وسعت دینے والا، علم پورا رکھنے والا ہے [۲۴]
ترے ہی علم میں مخلوق کا اک ایک لمحہ ہے

زمین و آسماں کے راز سارے جانتا ہے تُو
عطا قرآن فرمایا، بکھیری علم کی خوشبو [۲۵]

زمیں اجسامِ مردہ میں کمی کر دیتی ہے جیسے ۲۶ے
تو رکھتا ہے زمیں کے اس عمل کو علم میں اپنے

کوئی بھی شخص ہو، اعمال اُس کے علم میں تیرے ۲۷ے
چھپائے لاکھ وہ تجھ سے مگر وہ چھپ نہیں سکتے

زمیں کے ایک اک ذرے کا، ہر شے کا ہے عالم تُو
حقیقت میں ہر اک شے کا ہے مالک اور حاکم تُو

تو آنکھوں کی خیانت تک کا پورا علم رکھتا ہے ۲۸ے
دلوں کو بھانپ لیتا ہے ارادہ جس کا جیسا ہے

تو مادہ کے شکم کے بارے میں سب علم رکھتا ہے ۲۹ے
ترے ہی علم کا ہر شے کے گرداگرد گھیرا ہے ۳۰ے

کرے جو پہل، اُس کا، پیچھے رہتا ہے جو دانستہ ۳۱ے
مکمل جانتا ہے تُو، ارادہ جو ہو دونوں کا

تری تکذیب وہ کرتا ہے جو بے علم و جاہل ہے
حقیقت میں وہ تیرے علم کی وسعت سے غافل ہے

تُو کُل کی اور اُس کی جز کی ہر تفصیل سے واقف
تُو اُس کے عیب سے واقف، ہر اک تفصیل سے واقف

تُو ماضی، حال، مستقبل کا پورا علم رکھتا ہے
کہے جو تُو، وہ سب ہوتا ہے پورا، سب نے دیکھا ہے

ترا جو علم ہے، تبدیل وہ ہرگز نہیں ہوتا
نہیں ہے حد اس کی، یہ سراسر ذاتی ہے تیرا

زوال اس پہ نہیں ممکن، یہ دائم رہنے والا ہے
نہیں ذرہ برابر شک کہ تیرا علم سچا ہے

ترے اس نام کا کثرت سے جو بھی ورد کرتا ہے
تُو جھولی اُس کی نورِ علم سے دن رات بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۔ سمیع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

سمیع و باخبر ہے تُو، ہر اک آواز سنتا ہے
ہر اک کا تُو ہی داتا ہے، بڑا ہی رحم والا ہے

سبھی اقوال، مسموعات ہیں تیری سماعت میں
عبادات اور سب اصوات ہیں تیری سماعت میں

مخل تیری سماعت میں کوئی شے ہو نہیں سکتی
بڑی خوبی سے سنتا ہے تُو معروضات ہر اک کی

پرندے، جانور، انساں، گزارش تجھ سے کرتے ہیں
مسائل تُو ہی سنتا ہے، مسائل جو سبھی کے ہیں

دُعا جو تجھ سے کرتا ہے، اُسے تجھ پر بھروسا ہے
کہ تُو حرفِ دعا اُس کا مکمل طور سنتا ہے

بچشمِ تر بڑی ہی عاجزی سے جو دُعا مانگے
مسائل اُس کے حل کرتا ہے تُو اپنی عنایت سے

جو باتیں دل میں ہوتی ہیں، انہیں بھی تُو ہے سن لیتا
اسی سے ہوتا ہے اندازہ معیارِ سماعت کا

مودب سب کو رکھتی ہے، سماعت کی یہی قوت
کوئی حرفِ غلط کہنے کی کرسکتا نہیں جرأت

تُو سب کی بات سنتا ہے، سماعت تیری اعلیٰ ہے
فقط سنتا نہیں، اُن کی مدد بھی خوب کرتا ہے

سماعت کی جو طاقت جانداروں میں بھی ہے ملتی
حقیقت میں عطا اُن کو یہ تیری ذات نے ہی کی

ہیں جتنی قوتیں ان میں، ہے اُن سب کا بھی مالک تُو
عطا تیری ہی آتی ہے نظر دنیا میں ہر اک سُو

سماعت کی تری قوت سراسر تیری ذاتی ہے
سبھی اوصاف میں بے عیب تیری ذاتِ باری ہے
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے سدا اُس کی
ترے دربار میں ہر اک دُعا منظور ہے ہوتی
کوئی جمعہ سے قبل اک دن، نمازِ ظہر جب پڑھ لے
کسی سے بات ہرگز نہ کرے، یہ اسم دہرائے
وہ اک سو بار پڑھ لے نام یہ، دل سے کرے ایسا
ملا ہے اُس کو لطفِ خاص تجھ سے، خود ہی دیکھے گا
نظر تیرے کرم کی روز افزوں ہوتی جاتی ہے
وہ جو بھی بات کرتا ہے، تکمل بار پاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲۔ بصیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

بصیر اک نام ہے تیرا، ہر اک شے دیکھتا ہے تُو
ترے اوصاف کا ہی ذکر اس دنیا میں ہے ہر سُو

ہر اک شے ظاہر و باطن، سبھی اعمال اور افعال
نظر میں تیری سب الوان، سب اجسام، سب اشکال

بصارت سے نوازا تُو نے مخلوقات اپنی کو
ہر اک محتاج ہے تیرا، فرشتہ ہو کہ انساں ہو

بصیر ایسا، تجھے ابصار کا ادارک ہے حاصل
کوئی بھی شے بصارت میں تری ہرگز نہیں حائل

سمندر کی تُو گہرائی میں ہر شے دیکھ سکتا ہے
تری نظروں میں ہر اک کا عمل ہر اک سمایا ہے

طبائع کے سبھی اطوار اور حالت ہر اک دل کی
تری نظروں سے اک پل کے لیے بھی چھپ نہیں سکتی

ترا یہ وصف لوگوں کو گناہوں سے بچاتا ہے
گناہوں سے بچا کر راہِ حق اُن کو دکھاتا ہے

ہر اک شے منکشف ہے تجھ پہ، تیری ایسی قدرت ہے
بصارت اصل میں تیری عطا، تیری عنایت ہے

زمیں کے ذرے ذرے پر نظر تیری ہے ہر لحہ
عمل تیری بصارت سے کوئی بھی چھپ نہیں سکتا

نمازِ جمعہ میں فرضوں سے پہلے اسم یہ تیرا
پڑھے سو بار جو، عزت اُسے تُو خوب ہے دیتا

وہ جو بھی بات کرتا ہے، موثر تُو بناتا ہے
اُسے خلقِ خدا سے پیار کرنا تُو سکھاتا ہے

کہے جو کام لوگوں سے، خوشی سے لوگ کرتے ہیں
سبھی اپنے پرائے دم ہمیشہ اُس کا بھرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۳۔ لطیف

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

لطیف اسمِ مبارک ہے ترا، تُو لطف والا ہے
ترے لطف و کرم کا ابر روز و شب برستا ہے

ترا یہ نام نرمی، مہربانی اپنی خلقت پر
تسلسل سے جو کرتا رہتا ہے تُو، اُس کا ہے مظہر

سبھی بندوں کے قول و فعل پر ہے لطف یہ جاری
عطا اجسام کو فرمائی تُو نے خوب موزونی

تُو اپنے لطفِ صوری سے عطا اشکال کرتا ہے
تُو چیزوں میں تناسب سے حقیقی رنگ بھرتا ہے

تُو اپنے لطفِ علمی سے مراتب کے مطابق ہی
سبھی کو علم دیتا ہے، ضرورت ہوتی ہے جتنی
عمل کے لطف سے تُو ہی بصیرت، عقل، آگاہی
عطا کرتا ہے لوگوں کو ضرورت اُن کی ہو جتنی

ترا جو باطنی ہے لطف، اُس کے فیض سے سارا
وفورِ حظ ترے بندوں نے تیری ذات سے پایا
ترا جو معنوی ہے لطف، کرتا ہے بواطن کی
عجب انداز میں ہر اک طرح سے تربیت پوری

ترا جو دنیوی ہے لطف شاہوں اور سلاطیں کے
مسائل کر کے حل، عزت عطا کرتا ہے نصرت سے
ترا جو اخروی ہے لطف، اُس کے ہی وسیلے سے
سبھی ایمان والے آخرت میں بخشے جائیں گے

جہاتِ لطف کا تیری نہیں ہے کوئی اندازہ
کرم کتنا اگر چاہے کوئی تو گن نہیں سکتا

تُو عادل ہے، مصور ہے، جواد و لطف والا ہے
ترے ہی لطف کے باعث ہر اک جانب اجالا ہے
جو دو رکعت پڑھے پھر ایک سو بار اسم یہ پڑھ لے
اُسے ملتا ہے وافر رزق اور بچ رہتا ہے دکھ سے
نجات اُس کو عطا ہوتی ہے، ہر اک فکر، فاقے سے
نہیں نزدیک آتی تنگدستی عمر بھر اُس کے
مصیبت اُس پہ جو آئے، تُو فوراً ٹال دیتا ہے
محبت اپنی اُس کے دل میں وافر ڈال دیتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۴۔ خبیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

خبیر ایسا ہے، تجھ سے باخبر کوئی نہیں بڑھ کر
تُو ہے آگاہ ہر شے سے، نظر تیری ہر اک شے پر

تری وہ ذات ہے جو غیب کی ہر بات سے واقف
ہے جو کچھ سامنے اُس کے سبھی لمحات سے واقف

تُو دنیا کے سبھی احوال کا ہے جاننے والا
وقائع کے مکمل حال کا ہے جاننے والا

شہادت کے تو ہر اک بھید پر غالب ہے، حاوی ہے
خبر کے سب مدارج پر نظر ہر وقت تیری ہے

ہراک سے بڑھ کے تُو زیرک، تُو دانائی میں اعلیٰ ہے
سبھی اوصاف میں تو سب سے بڑھ کر اور یکتا ہے
تو اشیا کے حقائق کا مکمل علم رکھتا ہے
بواطن کے سبھی اسرار پر تیرا ہی قبضہ ہے
بلندی ہو یا گہرائی، وہاں کے ذرے ذرے کا
تجھے معلوم ہے احوال، تُو بے شک خبیر ایسا
کوئی شے ہے رواں یا ہے وہ ساکن، ہے خبر تجھ کو
وہ ہو تحت الثریٰ میں یا فلک پہ پائی جاتی ہو
حوادث کے ہر اک پہلو پہ رہتی ہے نظر تیری
کوئی بھی شے نظر سے تیری رہ سکتی نہیں مخفی
کوئی ہو گر بُری عادت کسی میں، اسم یہ پڑھ لے
ملے گا اُس کو چھٹکارہ یقیناً ایسی عادت سے
ترے اس اسم کا جو ورد کرتا ہے، اُسے تیری
میسر رہتی ہے رحمت ہمیشہ اور خوش نودی
عطا اُس کو پذیرائی ہر اک محفل میں ہوتی ہے
تری رحمت سدا دامن سے اُس کے داغ دھوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵۔ حلیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حلیم و بردبار اللہ! تحمل میں تُو لاثانی
سبھی اوصاف میں بے مثل، تیری ذات لافانی

ترا یہ نام مشتق حلم سے ہے، حلم والا تُو
جو تائب ہو، عطا کرتا معافی اُس کو تیری تُو

ترا فرمان ہے کہ تُو اگر نہ حلم فرمائے
کوئی ذی روح دنیا میں کسی صورت نہ بچ پائے

ترے ہی حلم کے باعث ملی مہلت معافی کی
رہے گی یہ مقرر وقت تک سب لوگوں پر جاری

تُو مہلت اس لیے دیتا ہے کہ انساں سنبھل جائے
وہ جس رستے سے بھٹکا ہے اُسی رستے پہ لوٹ آئے
تری رحمت غضب پر تیرے غالب آتی رہتی ہے
نظر تیرے کرم پر، حلم پر ہر وقت سب کی ہے
حلیم ایسا ہے، بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا
گنہ کوئی کرے، کرتا نہیں تُو رزق بند اُس کا
تُو اپنے حلم سے توبہ کا موقع سب کو دیتا ہے
کوئی بھی فیصلہ ہو، حلم سے تو کام لیتا ہے
تُو اپنے حلم سے توفیقِ عصمت بخش دیتا ہے
گنہگاروں کی بخشش میں سخا سے کام لیتا ہے
گناہوں پر بڑی خوبی سے پردہ ڈالتا ہے تُو
ترے حلم و کرم کی بات ہر لب پر ہے، ہر اک سُو
ہے خیر اُس کے لیے، اس اسم کا جو ورد کرتا ہے
تُو اپنی رحمتوں سے جھولی اُس کی خوب بھرتا ہے

لکھے کاغذ پہ تیرا نام یہ، پانی میں گر دھوئے

وہ پانی خیر کی نیت سے جس بھی چیز پر چھڑکے

تُو اُس میں خیر کی خوبی فزوں تر پیدا کرتا ہے

مرے مولا، یقیناً تُو ہی بے حد حلم والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۶۔ عظیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
عظیم اللہ، کریم اللہ، بزرگی تجھ کو ہے زیبا
تری عظمت کا، رحمت کا، جہاں میں ہر طرف چرچا
تری عظمت کی کوئی حد ہے، نہ کوئی اندازہ
تری عظمت کو کوئی اور ہرگز چھو نہیں سکتا
تری عظمت کے آگے ہیچ ہے عالم کی ہر اک شے
مقابل تیرے جو آئے، وہ دیوانہ ہے، جاہل ہے
ترا ہر اک کرم بے شک تری عظمت کا مظہر ہے
تری جبروت، تیری کبریائی سب سے بڑھ کر ہے

کئی آیاتِ قرآں میں ترا یہ اسم آیا ہے
تری مخلوق کو قرآں نے نورِ حق دکھایا ہے
تری وہ ذات ہے جو کرب سے سب کو بچاتی ہے
تری عظمت ہی ماخذ کی بڑائی کو مٹاتی ہے
تری عظمت ہے کہ کوئی نہیں ہے انتہا جس کی
بجز تیرے مقدر میں ہے ہر اک کے فنا لکھی
تری عظمت کا نہ آغاز ہے اور نہ کوئی انجام
مظاہر تیری عظمت کے نظر آتے ہیں صبح و شام
عظیم ایسا ہے، سارے عبد ہیں تیرے، تُو ہے معبود
فقط تیرے ہیں بس میں ساری دنیا کے زیان و سود
تری عظمت کے آگے ہیچ ہے ہر اک کی سلطانی
تری قدرت سے ہر اک نے ہے تیری ذات پہچانی
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے عزت
عطا اتنی تُو کرتا ہے کہ کہلاتا ہے خوش قسمت

بڑی توقیر سے، عزت سے ہر اک نام لیتا ہے
مقام اُس کو بڑا ہی معتبر ہر ایک دیتا ہے
کرم تیرا اُسے ہر اک مصیبت سے بچاتا ہے
زمانہ راہ میں اُس کی سدا آنکھیں بچھاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷۔ غفور

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
غفور اک نام ہے تیرا، تو بخشش کرنے والا ہے
تُو بخشش سے خطا کاروں کا دامن بھرنے والا ہے
معافی دینے میں تجھ سے نہیں بڑھ کر کوئی بھی ذات
عطائے مغفرت میں بے بدل ہے صرف تیری ذات
تو غفار و غفور و غفر والا، غافر ایسا ہے
فرشتوں سے بھی بندوں کے گناہوں کو چھپاتا ہے
مٹا دیتا ہے اُن کے دل سے یاد اُن کے گناہوں کی
تُو دھو دیتا ہے داغ اُن کے دلوں سے فسق کے جلدی

غفوری پر تری کوئی بھروسا جب بھی کرتا ہے
تو دامن اُس کا اپنے غفر سے، رحمت سے بھرتا ہے

طلب پر مغفرت کرنا ترا بندوں سے وعدہ ہے
گنہگاروں کا مستقبل تو یوں محفوظ کرتا ہے

غفوری میں کمال اک ذات تیری ہی کا شیوہ ہے
تری بخشش کا دریا جوش میں ہر وقت رہتا ہے

ترا غفران پائیں گے، یقیں بندوں کا ہے اس پر
کھلے ہیں توبہ کرنے والے پر تیری عطا کے در

ترا انداز بخشش کا انوکھا ہے، نرالا ہے
تو ہر بندۂ عاجز پر ہمیشہ رحم کرتا ہے

کسی کے سر میں بے حد درد ہو، یا تپ نے گھیرا ہو
اگر اُس وقت جاری اُس کے لب پر نام تیرا ہو

کرم کرتا ہے تو، تکلیف سے اُس کو بچاتا ہے
تو بیماری کو اپنی شان سے نیچا دکھاتا ہے

کوئی ضدی ترے اس نام کا گر ورد کرتا ہے
تو ضد کو ختم کر کے اُس کا دامن سُکھ سے بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸۔ شکور

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

شکور و قدرداں لاریب تیری ذات ہے مولا
ترا یہ نام ہر مشکل کو دیتا مات ہے مولا

ترا یہ نام مشتق شکر سے ہے، خود ثنا اپنی
بڑے ہی منفرد انداز میں ہے تُو نے فرمائی

تُو اوصافِ جلیل و عالی بندوں کو بتاتا ہے
ذریعے ان کے اپنی رحمتوں کا رہ دکھاتا ہے

کوئی جب شکر تیرا کرتا ہے، راضی تُو ہوتا ہے
قبول اپنے تُو بندوں کی عبادت کرنے والا ہے

کبھی طاعات بندوں کی، بڑی ہی بردباری سے
قبول اک پل میں کر کے بخش دیتا ہے گنہ اُن کے۳۲

عباد اپنے کو تُو توفیق شکرانے کی دیتا ہے
مناعم کی عطا میں تُو سخا سے کام لیتا ہے

ہدایت شکر کی اربابِ دانش کو تُو کرتا ہے
کرے جو شکر دامن اُس کا خوشیوں سے تُو بھرتا ہے

شکور ایسا ہے تُو جو اجر وافر بخش دیتا ہے
کرے نیکی کوئی تو تُو ثنا سے کام لیتا ہے

تری انعم پہ انساں شکر ساری زندگی کر لے
نہیں انصاف کر سکتا وہ تیری اک بھی نعمت سے

تُو ہے موصوف وصفِ شکر سے اور بندے پر اپنے
سدا احسان کرتا ہے قبول اعمال کو کر کے

اطاعت جو کرے تیری، قبول اُس کو تُو کرتا ہے
شکور ایسا ہے دامن اجر سے تُو اُس کا بھرتا ہے

جو اکتالیس بار اِس اسم کو روانہ پڑھتا ہے

ترا دریائے رحمت اُس کے حق میں خوب چڑھتا ہے

معاشی تنگی سے تیرا کرم آزاد کرتا ہے

عطا کر کے اُسے خوش حالی تُو آباد کرتا ہے

اُسے دکھ درد اور رنج و الم کوئی نہیں رہتا

اُسے دستِ نگر ہونے نہیں دیتا کرم تیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۔ علی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

علی ہے تُو، بڑی ہی تُو بلندی والا ہے مولا
تری عظمت، بلندی کو، کوئی بھی چھو نہیں سکتا

علی ہے تُو کہ تیری ذات غالب اور توانا ہے
نہیں اس میں کوئی بھی شک حُکم میں سب سے اعلیٰ ہے

علی ہے تُو کہ تُو ہی برتریں، تعریف کے لائق
ترا ہی نام برتر، شان برتر، حُکم بھی فائق

رکوع و سجدہ میں بھی تیرا ذکر اذکار ہوتا ہے
انہی سجدوں سے انساں صاحبِ کردار ہوتا ہے

بڑائی نے تری سجدوں کی دولت سے نوازا ہے
انہی سجدوں نے احساسِ تفاخر ہم کو بخشا ہے
جھکا جو تیرے آگے، سربلندی اُس کی قسمت ہے
بڑائی تیری کو تسلیم کرنا ہی عبادت ہے
سبھی کے مرتبے ہیں پست تیری ذات کے آگے
کبار اس دنیا میں جتنے ہیں، سب محتاج ہیں تیرے
علی ہے تُو، شرف میں سب سے تُو ہی برتر و بالا
تری قدرت کے ہم پلہ کوئی بھی ہو نہیں سکتا
سبھی مغلوب، غالب ہے جہاں میں صرف تیری ذات
کسی صورت نہیں ممکن، کبھی ہو رد تیری بات
علی ہے تُو، ترے آگے سبھی عاجز، سبھی کم تر
کلانی، کبریائی، سربلندی میں تو ہی بڑھ کر
عقیدہ جس کا ہو کمزور، گر یہ اسم پڑھتا ہے
وہ مضبوطی کے زینے پر بڑی تیزی سے چڑھتا ہے

عقیدہ ٹھیک تیرے فضل سے ہو جاتا ہے اُس کا
کبھی وہ گومگو کے حال میں ہرگز نہیں رہتا

کرم تیرا صداقت سے اُسے سرشار کرتا ہے
تُو اُس کا، کوئی بھی مشکل ہو، بیڑہ پار کرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۔ کبیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہراک غم کو تو ٹالے

کبیر اک نام ہے تیرا، بڑا ہے سب سے تُو مولا
بزرگی، برتری تیری، بڑائی ہے تجھے زیبا

ترے اس نام کی ہے کبر سے نسبت بہر صورت
عیاں اس نام سے تیری بزرگی ہے، تری عظمت

تجھے حاصل ہے مخلوقات پر ہر طور سے سبقت
کسی کو کبر سے تیرے نہیں ہے کوئی بھی نسبت

ہراک شے کم تریں ہے تیرے وصفِ کبریائی سے
کسی میں بھی نہیں ہمت کہ آئے سامنے تیرے

کبیر ایسا ہے، مالک تُو ہی ہے آیاتِ کبریٰ کا
تُو ہی تو اقتدارِ کل ہے نارِ کبریٰ پر رکھتا
ترے ہی کبر کے تابع قیامت کا عمل سارا
ترے ہی حکم کے تابع ہے سورج، چاند، ہر تارا
کبیر ایسا ہے تو جو بخش دے گا اہلِ ایماں کو
مراعات و مناعم وہ طلب تجھ سے کریں گے جو
مکمل غیب کا تو جاننے والا، عُلا والا
تو ہی ملکِ کبیر ایمان والوں کو نوازے گا
تُو اپنے مخلصوں تک کامرانی لے کے جاتا ہے
عباد اپنے میں تو فضل کبیر اپنا لُٹاتا ہے
کبیر اک تُو ہے باقی ہیں صغیر و کم تریں سارے
تُو اعلیٰ، اکمل و اشرف، تُو ہی اقدس ہے، ہر اک سے
تری ہی کبریائی کو ہر اک تسلیم کرتا ہے
عبادت کے عمل سے جب کوئی مومن گزرتا ہے

وہ خود کو کم تریں اور تجھ کو سب سے اعلیٰ کہتا ہے

تری ہی بندگی کر کے سدا مسرور رہتا ہے

جو اک سو بار پڑھتا ہے ترا یہ نام روزانہ

وہ دنیا میں بڑا ہی محترم جاتا ہے گردانا

بزرگی، برتری تیرے کرم سے اُس کو ملتی ہے

خوشی کی ہر کلی اُس شخص کے آنگن میں کھلتی ہے

نگوں ہونے نہیں دیتا اُسے ہرگز کرم تیرا

ترا بنتا ہے وہ تو اک زمانہ بنتا ہے اُس کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۔ حفیظ

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حفیظ اک نام ہے تیرا، محافظ تُو سبھی کا ہے
حفاظت تُو ہی کرنے والا ہے، تُو سب کا مولا ہے

جہاں بھر کی حفاظت کا ہے قائم نظم تجھ سے ہی
تری حکمت کے باعث ہے معلق آسماں باقی

تُو موجودات کی پوری حفاظت کرنے والا ہے
بلیت سے صیانت تُو ہی ہر انساں کی کرتا ہے

زمیں گرچہ ہے بے بنیاد لیکن حفظ میں تیرے
بڑی مضبوطی سے قائم ہے نا معلوم صدیوں سے

حفیظ ایسا ہے، بندوں کی حفاظت کے لیے تُو نے
مقرر کر دیے ہیں کچھ ملائک روزِ اول سے
تُو شیطاں کی شرارت سے بچا لیتا ہے انساں کو
بچا لیتا ہے اُس کی زد سے تو ہی اہلِ ایماں کو
تُو مومن عورتوں کی عصمتیں محفوظ کرتا ہے
حفیظِ قرآں تیری ذات ہے، قرآن تیرا ہے
تُو جاں کا ، مال کا، اولاد کا حافظ حقیقی ہے
حفیظ اک ایک شے کا تُو ہے، ہر اک چیز تیری ہے
سبھی اشیا کی قوت میں توازن تُو ہی رکھتا ہے
تحفظ نے ترے اُن کو تصادم سے بچایا ہے
کوئی شے حد سے باہر کسی صورت نہیں آتی
حفاظت کی تری قدرت نہ ہوتی تو تھی بربادی
بصیرت اور ضمیر و عقل ہیں تیری حفاظت میں
شعور و قلب ،علم و فہم ہیں تیری ریاست میں

فراہم حفظ اسباب و علل کو تُو نے فرمایا
ہمہ گیر اور محکم ہر طرح سے نظم ہے تیرا
حفاظت تُو نظام اپنے کی اس خوبی سے کرتا ہے
سمجھ سے اہلِ دانش، نکتہ دانوں کی وہ بالا ہے
حفیظ ایسا ہے، مشکل میں تُو اظہارِ شکایت سے
سکون و عافیت میں امتحاں سے دور تُو رکھ کے
سدا محفوظ رکھتا ہے ہر اک منفی رویے سے
چھپا دیتا ہے غیروں سے بواطن اپنے بندوں کے
بڑی چھوٹی ہر اک شے کی حفاظت تُو ہی کرتا ہے
مہیا خیر کی ہر ایک دولت تُو ہی کرتا ہے
جو روزانہ تیرا یہ اسم سولہ بار پڑھتا ہے
تو ٹل جاتا ہے گر درپیش اُس کو کوئی خطرہ ہے
کوئی بھی شخص لکھ کر نام یہ رکھتا ہے پاس اپنے
تو وہ محفوظ رہتا ہے ضرر سے اور نقصاں سے
اُسے آفات کا اور شر کا خطرہ ہی نہیں رہتا
ہر اک نقصان سے رہتا ہے خالی ہر سفر اُس کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۲۔ مقیت

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
مقیت اک نام ہے تیرا، تُو روزی سب کو دیتا ہے
توانائی تُو ہی دیتا ہے، بے حد رحم والا ہے
عطا کرتا ہے جسمانی و روحانی توانائی
تُو دیتا ہے نباتات اور حیوانات کو روزی
دماغ و قلب کو تجھ سے ہی ملتی ہے غذا ساری
ترے در سے ہی ملتی ہے غذا روحانی قوت کی
ترا یہ نام قوت کا مکمل اک اشارہ ہے
خلائق کے لیے طاقت تری واحد سہارا ہے

تحفظ کی عطا کرتا ہے طاقت تُو ہی انساں کو

یہی طاقت عطا کرتا ہے تو ہر ایک حیواں کو

دعائیں اور صدائیں اپنے بندوں کی تو سنتا ہے

تری اس کُلی طاقت پر خلائق کو بھروسا ہے

مصیبت اور پریشانی کو تو ہی ٹال سکتا ہے

دلوں میں سب کے احساسِ تحفظ ڈال سکتا ہے

ضرورت کے مطابق سب کو طاقت تُو ہی دیتا ہے

صلاحیت عطا کرتا ہے، عزت تُو ہی دیتا ہے

مرادیں تُو دُعا سے یا دوا سے پوری کرتا ہے

کرے جو ذکر تُو اُس کی کرم سے جھولی بھرتا ہے

کسی کا بھی نہیں تجھ پر کوئی حق، نہ ہی دعویٰ ہے

تُو اپنے فضل سے ہی جتنا چاہے بخش دیتا ہے

کوئی دنیاوی منصب ملنے پر گر فخر کرتا ہے

حقیقت میں وہ استدراج کا بالکل نشانہ ہے

اگر وہ طرز پر اپنی کبھی تائب نہیں ہوتا
تری جانب سے عبرت ناک ملتا ہے اُسے گھاٹا

تری طاقت میں ہے، تُو اُس کو دنیا میں سزا دے دے
اگر تُو چاہے تو اُس کو سزا بعد از فنا دے دے

تری طاقت کا جو منکر ہوا، نارِ جہنم ہی
ٹھکانا آخرت میں مستقل اُس کا ہے بن جاتی

کوئی بچہ بگڑ جائے، بُری ہوں عادتیں اُس کی
کوئی پانی پہ دم کر کے پلا دے اُس کو وہ پانی

پڑھے وہ سات بار اس اسم کو تو تیری رحمت سے
سُدھر جاتا ہے وہ بچہ فقط تیری عنایت سے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، دُعا اُس کی
تُو سنتا ہے، بنا دیتا ہے جو بھی اُس کی ہو بگڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۳۔ حسیب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے

کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حسیب ایسا ہے تُو اللہ، تُو ہر شے گِن کے رکھتا ہے

یہ دنیا، ذرہ ذرہ، لمحہ لمحہ صرف تیرا ہے

بجز تیرے کفایت میں نہیں ہے کوئی بھی کامل

تصرف سب خزائن پر تری ہی ذات کو حاصل

حقیقت میں تُو ہی اسباب کی تخلیق کرتا ہے

کفایت سب کی تُو کرتا ہے، انساں ہے کہ ذرہ ہے

تری ہی ذات واحد ہے جو ہر اک بات میں کافی

کسی سے کیا غرض اُس کو، مدد حاصل جسے تیری

ہر اک کاوش، ذریعہ اور ارادہ تیری قدرت میں
مسائل حل سبھی ہوتے ہیں، تیری ہی کفالت میں
ترے ہے علم میں انسان جو بھی کام کرتا ہے
تیری نظروں میں اُس کا ہر عمل ہے، لحہ لحہ ہے
حساب اُس کے ہر اک لمحے کا تیرے پاس رہتا ہے
تجھے معلوم ہے وہ جو بھی کرتا ہے، جو کہتا ہے
محاسب تجھ سے بڑھ کر اور کوئی ہو نہیں سکتا
جو ظاہر ہے، جو باطن ہے، تو رکھتا ہے شمار اس کا
عطا کرتا ہے جیسے رزق ہر اک کو ہر اک لمحے
حساب اُن کے کیے کا لے گا تو یکبارگی ویسے
حسابِ زندگی دینا ہے، ہر اک یہ سمجھ رکھے
کوئی اک بات، اک لمحہ نہیں مخفی کبھی تجھ سے
حسیب ایسا ہے تو انساں کی سانسوں تک کو گنتا ہے
تو استحکام سے احکام جاری کرنے والا ہے

تُو احساں سے ہر اک آفت کا رستہ روک دیتا ہے
روا حاجت کو کرنے میں کرم سے کام لیتا ہے

پڑھے جو حسبی اللہ الحسیب اس طور ستر بار
کہ اس کی سات دن وہ روز و شب کرتا رہے تکرار

کرے اس ورد کا آغاز اک دن جمعہ سے پہلے
نجات اُس کو تُو دیتا ہے ہر اک حاسد سے، ہر ڈر سے

نہ چوری اُس کی ہوتی ہے، نہ کوئی خوف رہتا ہے
اُسے دیتا ہے تُو عزت، وہ جو بھی بات کہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۴۔ کریم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

کریم اللہ، رحیم اللہ، ترا ہی ہے کرم ہم پر
کرم تیرے کے باعث حاوی ہیں ہم اپنے ہر غم پر

کرم سے ہے ترا یہ نام مشتق، تُو شرف والا
تو ہے جود و سخاوت میں ہر اک سے برتر و بالا

ہمیشہ پورا کرتا ہے تُو جو بھی کرتا ہے وعدہ
معافی کی عطا میں تیری قدرت کامل و یکتا

تُو جو بھی عیب دیکھے، پردہ پوشی اُس کی کرتا ہے
کرم تیرا ہر اک کی رزق سے جھولی کو بھرتا ہے

حقیقی ہر کرامت کی ہے مالک صرف تیری ذات
کرم کی اپنے بندوں پر سدا کرتی ہے جو برسات

محمد ﷺ بھیج کر تُو نے کرم کی انتہا کر دی ۴۳؎
جہاں تاریکیاں تھیں، روشنی ہی روشنی بھر دی

کرم تیرا، عطا قرآن تُو نے ہم کو فرمایا ۴۴؎
کرم اپنے کا تُو نے مستحق ہم سب کو ٹھہرایا

جوادِ کل فقط تُو ہے، غنی ہر طور تیری ذات
کریمانہ ترا ہر اک عمل، ہر وصف، ہر اک بات

خسارے کو منافع میں تُو ہی تبدیل کرتا ہے
مٹا کر شر کو دامن خیر سے دھرتی کا بھرتا ہے

طہارت ہے کرم تیرا، نقائص سے مبرا تُو
تُو ہی خیرات کا مصدر، سدا سے لطف فرما تُو

کریم ایسا ہے، بن مانگے کرم تُو سب پہ کرتا ہے
گنہگاروں کا دامن نیکیوں سے بھرنے والا ہے

کرم میں تُو ہے لاثانی، زمانے بھر کا آقا تُو
بجز اپنے کسی کا بھی نہیں محتاج رکھتا تُو

ترے اس نام کا جو ورد کرتے کرتے سوتا ہے
ہمیشہ کامراں رہتا ہے وہ خوش حال ہوتا ہے

اُسے دین اور دنیا میں ہمیشہ ملتی ہے عزت
نصیب اُس کو تُو فرماتا ہے اپنے رحم کی دولت

کرم تیرے کے باعث، آخرت اُس کی سنورتی ہے
اسی باعث یہاں بھی زندگی اُس کی نکھرتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۵۔ رقیب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

رقیب اک نام ہے تیرا، حفاظت تُو ہی کرتا ہے
سبھی آفات سے محفوظ تُو ہی رکھنے والا ہے

حراست تو ہی فرماتا ہے موجوداتِ عالم کی
رقابت تو ہی فرماتا ہے معلومات کی پوری

محافظ تُو ہی ہے ہر شے کا، تجھ میں ہی یہ قدرت ہے ۳۵ع
نظر تیری ہے ہر ذرے پہ، تجھ میں ہی یہ طاقت ہے

ہے انسانوں کے سب اعمال پر گہری نظر تیری
دوامًا رہتے ہیں تیری نظر میں ہر گھڑی سب ہی

تُو سب کی ساری باتوں کا مکمل علم رکھتا ہے
حفاظت عبد کی شیطاں سے تو ہی کرنے والا ہے

دلاتا ہے تُو ہی احساس سب کو کہ مکائد سے
نہ ہو انساں کبھی غافل، توجہ سے انھیں روکے

زمین و آسماں کے گوشے گوشے پر نظر تیری
کوئی بھی واقعہ ہو، تیری نظروں سے نہیں مخفی

کوئی احساس یا جذبہ، تصور ہو یا قال و حال
تُو ہی محفوظ کرلیتا ہے ہر انساں کے سب اعمال

قنوطیت، گناہوں، وسوسوں سے تُو بچاتا ہے
ہر اک کے ہیں عمل تیری نظر میں، تُو بتاتا ہے

رقابت تیری شیطاں کو شکستِ فاش دیتی ہے
بچاتی ہے گنہ سے جو فقط وہ ذات تیری ہے

پڑھے جو سات بار اس اسم کو اور پڑھ کے دم کردے
حفاظت میں سبھی افرادِ خانہ رہتے ہیں اُس کے

تُو اُس کے مال کو اخطار سے محفوظ کرتا ہے
سکوں سے جیتا ہے اور چین کی وہ نیند بھرتا ہے

جہاں میں تجھ سے بڑھ کر پاسباں ہو ہی نہیں سکتا
تُو ہی خالق ہے اور مخلوق کا تو ہی ہے رکھوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۶۔ قریب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا یہ نام قربت سے، تُو ہے سب کے قریب اتنا
کہ ہر حرفِ دُعا کو تُو بڑی خوبی سے ہے سنتا ۳۶

قریب اتنا ہے تُو کہ ذرے ذرے پر نظر تیری
ہر اک آواز کی کرسکتا ہے پوری سماعت بھی

تری ہی ذات ہے جو عرش پر اور فرش پر بھی ہے
قیام اپنا ہر اک جا پہ ہر اک لمحے ہی رکھتی ہے

جو ہے تحت الثریٰ کے نیچے غاروں میں کوئی کیڑا
تُو اُس کے ہلنے تک کی ہے صدا خوبی سے سُن سکتا

شب تاریک میں گہرے سمندر کی تہوں تک کی
نظر سے تیری کوئی چیز ہرگز ہے نہیں مخفی
ترا یہ قرب ہر اک شے سے واضح اور ظاہر ہے
سمیع و بابصر تُو سب سے بڑھ کر اور قاہر ہے
پکارا جس نے بھی تجھ کو، قریب اپنے تجھے پایا ۳۷
تُو ہر اک دل شکستہ کی مدد کو لمحے میں آیا
سدا نزدیک رحمت تیری ہے احسان والوں کے
انہیں نصرت عطا کرتا ہے اپنے جودِ وافر سے
وہ پاتے ہیں تری قربت، عبادت میں جو رہتے ہیں
تجھی کو چاہتے ہیں، تجھ سے دل کی بات کہتے ہیں
ہماری التجائیں اور دعائیں تُو ہی سنتا ہے
قریب اتنا ہے تُو جیسے یہیں نزدیک بیٹھا ہے ۳۸
ترا یہ وصف بھی یکتا ہے، برتر اور بالا ہے
تُو معروضات سننے میں ہے بڑھ کر اور اعلیٰ ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، سدا اُس کی
قبول اک اک دُعا دربار تیرے میں ہے ہو جاتی
کوئی در پیش مشکل ہو، اُسے تُو دور کرتا ہے
تو اپنی رحمتوں سے جھولی اُس کی خوب بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۷۔ مجیب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مجیب اک نام ہے تیرا، دعائیں تُو ہی سنتا ہے
قبول اُن کو تُو ہی کرتا ہے، تُو ہی سب کا آقا ہے

تُو ہر سائل کو دیتا ہے جواب اپنی عنایت سے
دعاؤں کو تُو سرافراز کر دیتا ہے رحمت سے

تُو سائل کے سوالوں کی ضرورت کو سمجھتا ہے
ہر اک سائل کو تیری ذات پر پورا بھروسا ہے

زباں کچھ بھی ہو سائل کی، تُو سب باتیں سمجھتا ہے
صِلہ تُو صدقِ سائل کے مطابق دینے والا ہے

مصیبت میں تجھے جو یادِ صدقِ دل سے کرتا ہے
دُعا منظور کر کے اُس کے دامن کو تُو بھرتا ہے

جو نافرمان یا سرکش، ترے ہرگز نہیں بنتے
انہیں جلوے دکھاتا ہے تُو اپنی مہرِ ورحمت کے

وسیلے کے بنا بھی تُو ہر اک فریاد سنتا ہے
سوال ایسا بھی سنتا ہے کہ سائل جس کا گونگا ہے

خیال و جذبے سارے ہوں جو ذہن و دل میں پوشیدہ
صدائیں اُن کی بھی سن کر تُو ہے منظور کر لیتا

تُو ہر مجبور و مضطر کے سدا نزدیک رہتا ہے
تُو اُس کی بات رکھ لیتا ہے، وہ تجھ سے جو کہتا ہے ۳۹ؔ

مجیب ایسا ہے جو مطلوب دے دیتا ہے سائل کو
مسافر کے قریں کر دیتا ہے خود اُس کی منزل کو

تری ہی ذات امیدوں کو پورا کرنے والی ہے
کرم، لطف و عطا سے سب کی جھولی بھرنے والی ہے

کرے جو ورد کثرت سے ترے اس نام کا، اُس کی
کرم سے اپنے ہر صورت بنا دیتا ہے تو بگڑی

ہر اک حاجت روا اُس کی تُو اس خوبی سے کرتا ہے
کہ خوش حالی کی دولت سے وہ اپنی جھولی بھرتا ہے

تری مخلوق کو ہے بس ترا ہی آسرا مولا
تو ہی ہے اُس کا پالن ہار، والی، آقا اور داتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۸۔ واسع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو واسع ہے، بڑی وسعت تجھے حاصل ہے اے مولا
کرم، جود و سخا میں تجھ سا کوئی ہو نہیں سکتا

ہیں تیری دسترس میں دنیا بھر کی ساری موجودات
ہوں عاجز سارے اندازے تری وسعت کی جب ہو بات

ترے انعام نے اشیا کو خود میں گھیر رکھا ہے
ہر اک جانب عیاں منظر تری جود و سخا کا ہے

تو واسع ہے، عطا تجھ سے ہر اک کو رزق ہوتا ہے
تُو ہی تو زندگی کی مالا میں موتی پروتا ہے

زمین و آسماں کی یہ فراخی تیری قدرت سے ۴۰؎
خوشی کی ہر کلی کھلتی ہے تیری مہرورحمت سے

ہر اک مخلوق کو تُو اُس کی طاقت کے مطابق ہی ۴۱؎
ہمیشہ حکم دیتا ہے کہ پیش آئے نہ مجبوری

ترے ہی علم کی وسعت سبھی اشیا پہ حاوی ہے ۴۲؎
تری رحمت کے باعث ہی ہراک شے میں فراخی ہے ۴۳؎

تُو واسع ہے، مرادیں سب کی پوری کرنے والا ہے
ہر اک مخلوق کی تخلیق کر کے تُو نے پالا ہے

کسی کی کوئی حاجت ہو، روا کرتی ہے تیری ذات
تری وسعت کی رنگارنگی سے پھوٹے ہیں دن اور رات

نہیں تیری سخاوت اور خزانوں کی کوئی بھی حد
تری دنیا، مکینوں اور مکانوں کی کوئی بھی حد

ہر اک تنگی فراخی میں بدل سکتا ہے تُو مولا
بھلائی، بہتری، وسعت میں، ہر اک خیر میں یکتا

پڑھے جو نام یہ تیرا، تُو رزق اُس کا بڑھاتا ہے

تُو اُس کی تنگ دستی کو بہت جلدی مٹاتا ہے

اضافہ آمدن میں اُس کی کرتا ہے تُو تیزی سے

تُو جلدی ختم کردیتا ہے دن سب اُس کی مشکل کے

تری رحمت سے بن جاتا ہے ایسا وہ غنی، اُس کا

کوئی بھی کام دنیا میں کسی صورت نہیں رُکتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۹۔ حکیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حکیم اک نام ہے تیرا، تُو حکمت میں ہے لاثانی
تو ہر اک وصف میں اعلیٰ، فزوں تر تیری دانائی

حُکم سے اور حکمت سے ہے مشتق نام یہ تیرا
تو حکمت میں یقیناً سب سے برتر، بالا و یکتا

سبھی اعمال میں افضل، سبھی افعال میں احسن
جو ہیں تکوین میں غایات، اُن سب کا تو ہی مخزن

تری حکمت فوائد اور مقاصد کا ہے سرچشمہ
ترے ہر اک عمل میں حکمتِ اعلیٰ ہے پوشیدہ

علوم، اشیائے دنیا میں ہے پرتو تیری حکمت کا
جسے تُو چاہتا ہے، حکمت اُس کو تُو ہے دے دیتا ۴۴؎

ملی تجھ سے جسے حکمت، ملی خیرِ کثیر اُس کو ۴۵؎
وہ سچ پہ رہتا ہے، مشکل اُسے درپیش جو بھی ہو

ہمارے واسطے قرآن تُو نے جو اتارا ہے
تری حکمت کا پرتو ہے، تو ہی حکمت میں یکتا ہے

تُو ہی خبرت، تُو ہی وسعت، تو ہی رفعت میں لاثانی
بڑائی بے بدل تیری، تو ہی حکمت میں لاثانی

نمایاں ہے تری حکمت ہر اک ذرے سے، ہر شے سے
ہے سب میں حکمتِ کامل، ترے احکام ہیں جتنے

کوئی منسوخ یا ناسخ، مقدم یا موخر ہے
تری حکمت کے سب تابع، تُو ہی حکمت میں برتر ہے

سبھی اشیا ہر اک مخلوق کی ایجاد میں تیری
بہر صورت نمایاں تر نظر آتی ہے حکمت ہی

یہی حکمت نظر آتی ہے تیرے دین میں ہم کو
کوئی اک بات بھی ایسی نہیں، جس میں نہ حکمت ہو

اسی حکمت سے دنیا کا یہ کاروبار چلتا ہے
اسی حکمت کے تابع رات ہوتی، دن نکلتا ہے

ترے اس اسم کا جو ورد پابندی سے کرتا ہے
تُو دامن کامرانی سے ہمیشہ اُس کا بھرتا ہے

کوئی مشکل کسی بھی کام میں حائل نہیں ہوتی
توجہ سے ہمیشہ سنتے ہیں باتیں سبھی اُس کی

تُو دانائی کی دولت سے اُسے برتر بناتا ہے
وہ جو بھی کام کرتا ہے، ترقی اُس میں پاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۰۔ ودود

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ودود اک نام ہے تیرا، تُو بے حد پیار کرتا ہے
تُو اپنے پیار کی دولت سے جھولی سب کی بھرتا ہے

تری وہ ذات ہے جس کو کریں گر پیش نقدِ دل
ہے لازم اُس میں ہو بے انتہا اخلاص بھی شامل

نہ ہو شدت محبت کی کبھی اک لمحے کو بھی کم
زباں پر ذکر تجھ سے پیار کا جاری رہے ہر دم

ودود ایسا ہے تو جس کو حبیب اپنا کہا جائے
تری خاطر مرا جائے، تری خاطر جیا جائے

تو بے حد بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے ۳۶؎

محبت کا تری انداز برتر اور بالا ہے

جسے تُو پیار کرتا ہے، اُسے تو بخش دیتا ہے

گناہوں پر تُو اُس کے درگزر سے کام لیتا ہے

تجھے ہم پیار کرتے ہیں تو اس کا یہ تقاضا ہے

ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تیری نذر کرنا ہے

ہر اک شے اپنی ہم تیرے لیے مخصوص کر ڈالیں

کوئی بھی حکم ہو تیرا، کسی صورت نہ ہم ٹالیں

کسی صورت تری چاہت ہمارے دل سے نہ ہو کم

ہمیں خوشیاں ملیں یا حصے میں آئے ہمارے غم

زباں پر کوئی شکوہ یا شکایت آنے نہ پائے

بجز تیرے طلب دل میں کسی کی بھی نہ رہ جائے

ودود ایسا ہے بندوں سے تُو الفت خوب کرتا ہے

کرم، احسان سے اپنے تُو اُن کی جھولی بھرتا ہے

ترے اس نام کی رحمت سمیٹی ہی نہیں جاتی
کرے جو ورد اس کا اُس پہ مشکل ہی نہیں آتی

میاں بیوی یا دو افراد میں جھگڑا ہو آپس کا
کوئی اک گر ترا یہ نام دس سو بار ہے پڑھتا

وہ دم کھانے پہ کر کے دوسرے کو جب کھلاتا ہے
تو جلدی وہ خوشی، رنجش فنا ہونے کی پاتا ہے

کرم تیرا بُرائی کو بہر صورت مٹاتا ہے
بُرائی کو مٹاتا ہے، محبت کو بڑھاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۱۔ مجید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مجید اک نام ہے تیرا، بزرگی والی تیری ذات
ترے لطف و کرم کی ہو رہی ہے ہر گھڑی برسات

تُو عالی مرتبت ہے، مجد میں ہر طور لاثانی
جلالت اور کرامت تیری دنیا بھر نے ہے مانی

تُو ہی ہے عرش کا مالک، زمین و آسماں تیرے
عطا، بخشش، کرم میں کوئی بھی آگے نہیں تجھ سے

تُو ہی ہے جو یقیناً حمد والا، مجد والا ہے کے
تجھے زیبا ہے سجدہ، تو ہی برتر اور بالا ہے

ترے احسان کی کثرت سے دنیا میں ہے خوش حالی
ترے الطاف کے باعث ہے انعم کی فراوانی

عنایاتِ کریمانہ سے ہر اک شخص ہے مملو
ترے الطاف کے افضال آتے ہیں نظر ہر سو

ترا قرآن تیرے مجد کا روشن حوالہ ہے
جہاں کے گرد جس کی روشنی کا ایک ہالہ ہے

تُو خود ہے برتریں، تیرا عمل ہے بہتریں مولا
زمیں تیری، فلک تیرا ہے اور عرشِ بریں تیرا

شرف میں ذات تیری برتر و بالا ہے ہر اک سے
زمانے میں جو برتر ہے، وہ کم تر ہے ترے آگے

تری وسعت، بلندی، مجد اندازوں سے باہر ہے
ترا ہر وصف جتنا سوچ لیں ہم اُس سے بڑھ کر ہے

مہینے کی ہو جب تاریخ تیرہ، تین دن روزے
مرض جس کو ہو موذی، تندرستی کے لیے رکھے

وہ بعد افطار کے کثرت سے ورد اس نام کا کرلے
شفا ملتی ہے اُس کو جلد ہی تیری عنایت سے

تُو وا کر دیتا ہے اُس پر کرم کا، رحمتوں کا در
اُسے رہتا نہیں ہے پھر کسی بیماری کا کچھ ڈر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۲۔ شہید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

شہید اک نام ہے تیرا، تُو ہر جا حاضر و ناظر
تُو ہی آقا، تُو ہی حاکم، تُو ہی باطن، تو ہی ظاہر

شہید ایسا ہے تُو، اب تک تری جو بھی شہادت ہے
نہیں اس میں کوئی بھی شک، وہ سرتا پا صداقت ہے

شہود اک ذات کو تیری مکمل طور پر حاصل
تُو ہی اس وصف میں برتر، تُو ہی اس وصف میں کامل

تری ہی ذات ہے جو ہر جگہ ہر وقت ہے حاضر
تُو ہی تو ہے جو ہر اک شے کا کامل طور پر ناظر

علومِ معرفت کا تُو نے ہی اعلام فرمایا
ذریعے تیرے ہر سرِ حقیقت سامنے آیا

شہادت تیری سے عالم کی کوئی شے نہیں باہر
وہ شے تحت الثریٰ میں ہے یا ہے افلاک کے اوپر

تحرک اس کے ہر لمحے کا ہے تیری شہادت میں
سکوں میں وقت کٹنے والا ہے تیری شہادت میں

گواہی تُو ہی ہر اک شے کی پوری دیتا ہے ۴۸
وضاحت سے بتاتا ہے کوئی سچا یا جھوٹا ہے

بصائر کے حوالے سے دلائل تُو سکھاتا ہے
اہمیت شہادت کی تُو خوبی سے بتاتا ہے

دلوں کو تُو مشاہد سے منور کرنے والا ہے
تلاشِ حق میں تُو روشنی ہر اک کو دیتا ہے

کسی کو بیوی یا بچوں کی نافرمانی کا ہو غم
پڑھے اکیس بار اس اسم کو اور کر دے اُن پہ دم

وہ جس پر دم کرے، پیشانی پر اُس کی وہ رکھے ہاتھ
کرم سے غم زدہ اُس شخص کا دیتا ہے تُو یوں ساتھ
کہ نافرمان اُس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں
ترے فضل و کرم سے دم سدا وہ اُس کا بھرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۳۔ حق

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

سراسر حق ہے تُو اور ہمیشہ رہنے والا ہے
تُو منصف ہے، تو ہے برحق و برتر اور بالا ہے

تُو خود بھی حق ہے تیرا کلامِ پاک بھی ہے حق
حقیقت میں تو بنیاد و بنائے زندگی ہے حق

یہ فرمایا ہے تُو نے کہ کہیں تیری طرف سے حق ۴۹
نبی سارے یہاں تشریف لائے صرف لے کے حق

تُو سچا ہے، طریقِ حق پرستی تجھ کو بھاتا ہے
ترا قرآن راہِ حق ہی سب کو دکھاتا ہے

تُو دینِ حق کا مالک ہے، دعوت حق ہے تیری
تری ہر اک بشارت ترجماں حق و صداقت کی

ترے ہر اک نبی نے حق کا رستہ ہے دکھلایا
فروغِ حق کی خاطر ہمیشہ حق فرمایا

تری ہر صنعت و تخلیق سے سچ ہی جھلکتا ہے
ترا جو فیصلہ آیا، ہمیشہ سچ پہ آیا ہے

تُو فرماتا ہے مانگو حق اور بولو ہمیشہ حق
اگر دیکھو تو دیکھو حق اور سوچو ہمیشہ حق

تری ہی ذات کو ہر مرتبہ حاصل ہے اور تُو ہی
ہے کامل اور مطلق حق، حاصل تجھ کو یکتائی

کتب، میزاں، قیامت اور تیرے سارے وعدے حق
مقرر کر دیے ہیں تُو نے حکمت سے سبھی کے حق

یہ ایسے حق ہیں تنسیخ جن کی ہو نہیں سکتی
ترا قرآں، نبی سچے، شریعت بھی تری سچی

کسی کی چیز گم ہو جائے گر تو اسم یہ پڑھ کر

دُعا تجھ سے کرے تو رحم کر دیتا ہے تُو اُس پر

عطا کر کے تُو اُس کی چیز، اُس کا غم مٹاتا ہے

کرم کرتا ہے اور نقصان سے اُس کو بچاتا ہے

یہ ایسا اسم ہے کہ ورد اس کا جو بھی کرتا ہے

تُو اپنے فضل کی دولت سے دامن اُس کا بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴۔ وکیل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
وکیل ایسا ہے تُو کہ کار سازی میں تو یکتا ہے
ہر اک بگڑی بناتا ہے، بڑے ہی رحم والا ہے
تُو حافظ ہے امورِ کُل کا، کرتا ہے نگہبانی
تری ذاتِ مقدس منتظم ہے نظمِ عالم کی
امورِ کُل درستی ذات تیری ہی سے پاتے ہیں
ترے بندے سر اپنے تیرے آگے ہی جھکاتے ہیں
تُو بندہ پروری، عاجز نوازی کرنے والا ہے
تُو موجودات کا ہر کام سرانجام دیتا ہے

توکل کی اسی نسبت سے تُو تعریف کرتا ہے
توکل والوں کی جھولی کو تُو رحمت سے بھرتا ہے

وکیل ایسا ہے تُو، تجھ سے سہارا سب کو ملتا ہے
تُو ہی مالک ہے، خالق ہے، تو ہی معبود سب کا ہے

بھٹکنے سے تری ہی ذات بندوں کو بچاتی ہے
وکالت تیری سیدھے راستے پر اُن کو لاتی ہے

کمالِ قدرت و رحمت وکالت میں تری شامل
تُو استغنا میں لاثانی، وکیلِ یکتا اور کامل

وکیل اک ذات ہے تیری، وکالت تجھ کو ہی زیبا
بجز تیرے کبھی کوئی وکالت کر نہیں سکتا

غرض ہر اک عمل تیری وکالت ہی کا حاصل ہے
فقط تیری رضامندی امورِ کل میں شامل ہے

سماوی آفتوں کے خطرے سے گر کوئی ڈرتا ہے
تحفظ کے لیے اس نام کا وہ ورد کرتا ہے

تو تُو اپنے کرم سے اس کو آفت سے بچاتا ہے

ہر اک خطرے کا خوف اُس شخص کے دل سے مٹاتا ہے

اُسے محفوظ رکھتا ہے ہر اک آفت، برائی سے

ہمیشہ کام وہ کرتا ہے لوگوں کی بھلائی کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۵۔ قوی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
قوی تُو، تیری طاقت، تیری قوت سب سے بڑھ کر ہے
تیری طاقت ہے اتنی کہ ہر اندازے سے باہر ہے
قوی ہے تُو، ہر اک کو تُو ہی قوت دینے والا ہے
ظہور اک تیری طاقت نے مظاہر سب کو بخشا ہے
تُو ہی ایمان کی قوت دلوں کو بخش دیتا ہے
عطائے حکم میں بھی رحم سے تُو کام لیتا ہے
ضعیفوں کو توانائی تُو ہی ہے بخشنے والا
قوی کو بھی قوی کرنا یقیناً کام ہے تیرا

کوئی قوت اگر چاہے تو تیری ذات سے مانگے

سدا ملتی ہے قوت ظاہری اور باطنی تجھ سے

ترا ہے نام ذوالقوت، تُو قوت بخش دیتا ہے

کرے گر التجا کوئی، تُو عزت بخش دیتا ہے

تغیر اور ہر ایجاد کی قدرت تُو رکھتا ہے

قوی کو سرنگوں کرنے کی بھی طاقت تُو رکھتا ہے

تری ہی ذات باطل کو فنا کرنے پہ قادر ہے

ضعیفوں کو بڑی طاقت عطا کرنے پہ قادر ہے

ہر اک ممکن میں تُو اپنے ارادے سے موثر ہے

ترے آگے سمندر ایک قطرے سے بھی کم تر ہے

تُو چاہے تو بنا ڈالے، تُو چاہے تو مٹا ڈالے

مقابل آ نہیں سکتا کوئی بھی تیری طاقت کے

کوئی کمزور ہے، دشمن سے بدلہ لے نہیں سکتا

ترا یہ نام لے، تجھ کو پکارے تو جواب اس کا

تو دیتا اس طرح ہے، مات دشمن اُس کا کھاتا ہے
وہ تیرے فضل سے محفوظ دشمن سے ہو جاتا ہے
کوئی نقصان اُس کو کوئی بھی پہنچا نہیں سکتا
ترے فضل و کرم کا اُس پہ رہتا ہے سدا سایہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۶۔ متین

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

متین اک نام ہے تیرا، تُو مضبوطی میں لاثانی
تو استحکام والا، مستقل ہے اور لافانی

متین ایسا ہے، کرنا چاہے جب بھی کام تُو کوئی
مشقت کرنے کی تجھ کو ضرورت ہی نہیں ہوتی

ہر اک مشکل سے مشکل کام ہے لمحے میں ہو جاتا
سدا تعمیل ہوتی ہے تُو جو کچھ بھی ہے فرماتا

کبھی کلفت، تھکاوٹ تجھ کو ذرہ بھر نہیں ہوتی
تجھے کاموں میں پیش آتی نہیں کوئی بھی دشواری

تُو ہر اک تک رسائی رزق کی کرتا ہے خوبی سے
تری قدرت کے سب تابع، سبھی محتاج ہیں تیرے
متین ایسا ہے تُو کہ جو ہمیشہ رہنے والا ہے
زمین و آسماں، تحت الثریٰ پر ضبط تیرا ہے
رواں ہے زندگی ہر سو، تری قوت سے، طاقت سے
نہیں اک شے بھی باہر تیری قدرت سے، مشیت سے
کرے تجھ سے جو روگردانی، تجھ سے بچ نہیں سکتا
سزا وہ لازمی اپنے کیے کی تجھ سے پائے گا
متانت ہی سے تیری ضبط اور ترتیب ہے قائم
سبھی کچھ عارضی ہے، ذات تیری ہے فقط دائم
ترے بندے افادہ کرتے ہیں تیری متانت سے
مرتب رکھتا ہے ہر شے کو تُو اپنی صلابت سے
کسی مشکل میں ورد اس نام کا کرتا ہے گر کوئی
تو وہ مشکل کسی صورت میں بھی باقی نہیں رہتی

کسی عورت کا نہ ہو دودھ، بھوکا رہتا ہو بچہ

کسی کاغذ پہ لکھ کر نام، دھوئے، پی لے تو اُس کا

نہیں بچہ رہے گا بھوکا، دودھ اتنا وہ پائے گا

اُس عورت کو کرم تیرا نظر روزانہ آئے گا

ترے اس اسم کا جو ورد کرتا ہے تو دل اُس کا

بہت مضبوط ہو جاتا ہے، ڈر اس میں نہیں رہتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۷۔ ولی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ولی ہے اسم تیرا، تُو حمایت کرنے والا ہے
جسے مطلوب ہو تیری مدد، تُو کھل کے کرتا ہے

وِلا سے ہے ترا یہ اسم، تیری ہی محبت سے
زمانے بھر کے سارے کام خوبی سے ہیں ہو جاتے

ترے قرب و قرابت سے سنوارتے ہیں سبھی حالات
ولی ہے تُو، اسی باعث رواں ہے زندگی دن رات

ترا ہی ملک ہے یہ، تُو صداقت سے چلاتا ہے
تُو ہی مظلوم کو ظالم کے سختی سے بچاتا ہے

ولی ہے تُو ، محبت اہلِ ایماں سے تُو کرتا ہے ۵۰؎
کرے تقویٰ کوئی، دامن کرم سے اُس کا بھرتا ہے ۵۱؎
تُو دنیا میں ولی ہے، آخرت میں بھی ولی ہوگا ۵۲؎
تُو حکمت، علم والا ہے، تُو ہی ہر اک کا ہے مولا ۵۳؎
تری ہی تولیت میں کام سب انجام پاتے ہیں
ولایت میں تری ایماں کی دولت ہم کماتے ہیں
محبت اور ولا تیری بچاتی ہے گناہوں سے
ولی ہے تُو ، سو بے حد پیار کرتا ہے تُو بندوں سے
مدد تیری سے چلتے ہیں شریعت پر ترے بندے
کرم تیرا کہ تیری ذات سے غافل نہیں رہتے
کرم تیرا ضمیر و قلب کو بیدار رکھتا ہے
بُرائی سے ہمیشہ برسرِ پیکار رکھتا ہے
ولا تیری ہمیں رستہ صداقت کا دکھاتی ہے
ولی ہے تُو، تری چاہت دلوں کو جگمگاتی ہے

مدد تیری کے باعث ہر ولی منصور رہتا ہے

عدو تیرا بہر صورت سدا مقہور رہتا ہے

ولی ہے تُو، سدا بندوں پہ تُو احسان کرتا ہے

مطابق وعدے کے دامن کرم سے اُن کا بھرتا ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، سدا اُس کی

لکھی جاتی ہے قسمت میں محبت، دوستی تیری

جو بیوی کی کسی عادت سے ناخوش ہو، پڑھے یہ نام

تری رحمت سے اُس عادت کو جڑ سے کاٹ دے یہ نام

حمایت اور مدد تُو سارے مظلوموں کی کرتا ہے

تُو اپنے فضل کی دولت سے جھولی اُن کی بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۸۔ حمید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حمید اک نام ہے تیرا، تُو ہر تعریف کے لائق
تُو مالک ہے، تُو خالق ہے، تُو برتر ہے، تُو ہے فائق

تری تعریف موجودات کی جانب سے ہے جاری
تری مخلوق تیری حمد میں مصروف ہے ساری

تُو محسن ہے، تو منعم ہے، تُو حاکم ہے، تُو قادر ہے
تُو ہی اول، تُو ہی آخر، تو باطن ہے، تُو ظاہر ہے

حقیقت میں ترا ہر وصف ہے تعریف کے لائق
زمین و آسماں کا تُو ہی حاکم، تُو ہی ہے خالق

ربوبیت تری ہے عام، رحمت تیری ہے کامل
ترا ہے رحم تام اللہ، دوام اک تجھ کو ہی حاصل

الوہیت ، کرامت، منت و احسان والا تُو
تُو ہی ہے حمد کا مالک ، بڑی ہی شان والا تُو

زمیں تیری ، زمن تیرا، تری شاہی میں ہیں افلاک
تُو عیب و نقص سے بالا ، بُرائی سے مکمل پاک

عشا اور ظہر کے اوقات میں ارض و سما پر ہے
سدا سے حمد جاری کیونکہ تیری ذات برتر ہے[۵۴]

کسی زندہ سے مردہ اور کسی مردہ سے زندہ تُو
نکالے تو یہ ممکن ہے کہ مالک ہے سبھی کا تُو

عطا کرتا ہے تُو ہی زندگی مردہ زمینوں کو
سلیقہ حمد کا دیتا ہے تُو ہی اپنے بندوں کو

سبھی تحمید اور تمجید کی تجھ ہی سے ہے نسبت
سبھی تہلیل اور تکبیر کی حاصل تجھے عظمت

محامد کا تو ہی مالک، غنا، حکمت میں لاثانی
زمین و آسماں کے ذرے ذرے پر تری شاہی

ترے اس نام کا جو ورد کر لے گا، محبت ہی
زمانے بھر کے لوگوں کی میسر اُس کو آئے گی

جو پینتالیس ۴۵ دن تک ورد کرلے اس کا روزانہ
پڑھے وہ نوے اور سہ بار اس کو تو وہ دیکھے گا

کہ کوئی بھی بُرائی پاس اُس کے اب نہیں آتی
میسر آ گئی ہیں اُس کو وافر رحمتیں تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۹۔ حی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہے حی و قوی اللہ، ہمیشہ رہنے والا ہے
تُو اول ہے، تُو ہی آخر، ہمیشہ ہی تُو زندہ ہے

تُو ہی مالک ہے عالم کا، ہر اک طاقت کا، قوت کا
ہر اک کی زندگی کے سب لوازم کا تُو سرچشمہ

حیاتِ ذاتیہ کا تُو ہے مالک، علم والا ہے
ارادت اور بصر والا، کمالِ حلم والا ہے

بجز تیرے کوئی ہرگز نہیں ہے موت سے بالا
بجز تیرے سبھی کا موت سے پڑتا ہی ہے پالا

کسی کو زندگی ملتی ہے تو تیری ہی منشا سے
ہیں سب امکان کے تابع یہاں موجود ہیں جتنے
ہے ہونا ان کا ایسے ہی ہو ہونا جیسے نہ ہونا
تری مرضی کے تابع ہے قیام اس دنیا میں ان کا
تُو کیا ہے، کیوں ہے، کیسا ہے، سوال ایسے ہیں یہ جن کے
حقائق کو ہمارے ذہن ہرگز چھو نہیں سکتے
حقیقت میں وجود اک ذات تیری کا حقیقی ہے
ہے باقی جو یہاں، امکانی ہے اور سب ہی فانی ہے
ترے ہی حکم سے ہر اک پہ ہوتا ہے عدم طاری
یہاں نابود کا اور بود کا ہے سلسلہ جاری
بجز تیرے فنا دنیا کی ہر شے کا مقدر ہے
حیاتِ ذاتیہ کا تُو ہی مالک، تُو ہی برتر ہے
کرے اس اسم کا جو وِرد، لمبی عمر پاتا ہے
خوشی حاصل اُسے ہوتی ہے، غم وہ بھول جاتا ہے

پڑھے جو تیس ۳۰ سو بار اسم یہ، اُس کو مرے مولا

کسی بیماری میں تُو مبتلا ہونے نہیں دیتا

اُسے حفظ و اماں، امن، آشتی تُو بخش دیتا ہے

تری رحمت کے سائے میں وہ سُکھ کا سانس لیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۰۔ قیوم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو قیوم ایسا ہے جو سب کو قائم رکھنے والا ہے
تُو قادر ہے، ہر اک شے کو فقط تو نے سنبھالا ہے
قیامِ ذات کی عزت کا واحد تو ہی مالک ہے
تُو موجودات پر قائم حکومت کا بھی مالک ہے
دوام اک ذات تیری ہی کو ہے حاصل، تو ہے قائم
ہمیشہ تُو رہے گا، اک تری ہی ذات ہے دائم
عدم کو تجھ سے نسبت تھی نہ نسبت پھر کبھی ہو گی
تغیر اور تنزل سے مبرا ذات ہے تیری

تو خالق ہے، زمانے میں ہے واجب صرف تیری ذات
قیام اک لمحے کا بھی ہو، تری محتاج موجودات

امور و کُل حوادث ہیں سدا منسوب تجھ سے ہی
یہاں جو کچھ بھی ہوتا ہے، مسبب ذات ہے تیری

تری ہی ذات سے قائم سدا اُمید کا رشتہ
بجز تیرے کوئی حاجت روائی کر نہیں سکتا

تُو ہے قیوم ایسا جو قیام اک اک کو دیتا ہے
ترے ہی حکم سے قائم نظامِ وقت سارا ہے

اگر تُو اذن نہ بخشے کوئی شے رہ نہیں سکتی
قیام اک پل کا ناممکن نہ دے گر تُو رضامندی

تری جود و سخا سے چل رہی ہے زندگی ساری
تو چاہے تو عدم کر دے فقط اک لمحے میں طاری

جو لے یہ نام کثرت سے، کبھی غافل نہیں رہتا
اُسے ملتی ہے عزت، پاتا ہے وہ پیار ہر اک کا

جو تنہائی میں تیرا نام یہ کثرت سے لیتا ہے
اُسے خوش حالی کی دولت تُو بے اندازہ دیتا ہے

اضافہ ساکھ میں اُس کی بہت تیزی سے ہوتا ہے
تُو اُس کے دل سے ہر داغِ ندامت خود ہی دھوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۱۔ واحد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو ہے واحد، تُو ہے بے مثل یعنی تُو اکیلا ہے
زمین و آسماں اور ان کا ذرہ ذرہ تیرا ہے
تری ہی ذات ایسی ہے جسے یہ نام زیبا ہے
تُو بے مثل اور بے ہمتا، تو بے مانند و یکتا ہے
الوہیت تری ہے منفرد، شرکت سے بالاتر
ترے جیسا نہیں کوئی، نہیں کوئی ترا ہم سر
شہادت اپنے اک ہونے کی تُو نے دی ہے قرآں میں ۵۵
تجھے واحد سمجھنا، بات بنیادی ہے ایماں میں

تو واحد ہے، تری وحدت تری اپنی ہے، ذاتی ہے
تُو ہی معبود ہے ، ارض و سما پر تیری شاہی ہے
وضاحت تیری وحدت ہی کی کرنے سب نبی آئے
سبھی ابہام اس بارے میں دور اُن سب نے فرمائے
تری صنعت گری عالم میں ہے توحید کی مظہر
جسے دیکھے سے یکتائی تری ہوتی ہے روشن تر
بجز تیرے کوئی بھی شے عبادت کے نہیں لائق
تجھے سجدہ ہے زیبا کہ تو ہی مالک، تُو ہی خالق
عبادت اور محبت غیر کی ہرگز نہیں زیبا
خشیت اور اطاعت غیر کی ہرگز نہیں زیبا
یہ سب اعمال اور جذبے تری ہی ذات کے لائق
کہ تیری ذات ہی واحد ہے، تیری ذات ہی فائق
بجز تیرے ہمارا فیصلہ کوئی کرے گا کیا
بجز تیرے کوئی منصف ہمارا ہو نہیں سکتا

تجھے واحد کریں تسلیم سب ہی، یہ ضروری ہے
ہدایت تو نے قرآں میں یہی سب کو عطا کی ہے

حقیقت تیری وحدت کی سمجھنا عقل سے بالا
تری وحدت کا ادراک حقیقت ہو نہیں سکتا

حدیث و قرآں دونوں سے عیاں تعلیمِ وحدت ہے
حقیقت میں جوازِ زندگی تیری عبادت ہے

تری توحید قلب و عقل میں راسخ جو کرتا ہے
ضمیر و ذہن وہ اپنے سکوں سے خوب بھرتا ہے

تری توحید قیل و قال سے ہر طور بالا تر
دوائر سے دلیل و علم کے یہ نام ہے باہر

جو روزانہ ترا یہ اسم دس سو بار پڑھتا ہے
وہ راہِ زندگی پر تیزی سے آگے ہی بڑھتا ہے

فریب و خوفِ دنیا سے اُسے آزادی ملتی ہے
اُسے امن و سکوں ملتا ہے، خوش حالی بھی ملتی ہے

جو بے اولاد لکھ کر نام یہ رکھتا ہے پاس اپنے
سرافراز اُس کو کرتا ہے تُو بے شک نیک بچے سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۲۔ احد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

احد ہے تُو، تُو واحد ہے، فقط تُو ہی اکیلا ہے
کرم ہے وصف تیرا، تُو کرم کرنے میں یکتا ہے

تری وہ ذات ہے کہ تجزیہ جس کا نہیں ممکن
تری وہ ذات ہے، ڈھونڈیں کوئی تجھ سا، نہیں ممکن

احد وہ نام ہے، اطلاق اثباتاً کسی پر بھی
کسی بھی طور پر ہو جائے، کوئی صورت نہیں اس کی

ترا یہ نام اک ہی بار قرآں میں ہوا ظاہر ۵۶
دلیلِ وحدت اس کو کہتے ہیں سب علم کے ماہر

ہے تیری شانِ یکتائی کسی تکرار سے بالا
نفاذِ حرفِ زائد بھی احد میں ہو نہیں سکتا

تشہد میں اشارہ ایک انگلی سے ہی ہوتا ہے
نمازی دیتا ہے جس میں گواہی، تُو اکیلا ہے

ترا یہ نام شرکِ ظاہری کو ختم کرتا ہے
دلوں سے وہم، شرکِ باطنی کو ختم کرتا ہے

خلوص و صدق کا جذبہ اجاگر اس سے ہوتا ہے
ترا یہ نام دل سے شرک کے داغوں کو دھوتا ہے

احد ہونا ترا ہے وصفِ ذاتی اور حقیقی بھی
مٹا سکتا نہیں کوئی تجھے، تُو دائم و باقی

سیادت میں کمال اک ذات تیری ہی کو ہے حاصل
تو ہے بے مثل، تیری ذات ہی اس وصف میں کامل

ترے اس نام کا جو کر لے دس سو بار ورد اُس پر
تو وا کر دیتا ہے اسرارِ عالم کے یقیناً در

تری چاہت میں دنیا سے محبت ترک کرتا ہے

ترے رستے میں جیتا ہے، ترے رستے میں مرتا ہے

بجز تیرے کسی سے خوف وہ ہرگز نہیں کھاتا

ترا خوف اس کے دل سے ایک لمحے کو نہیں جاتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۳۔ صمد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

صمد ہے تُو، کسی کا تُو نہیں محتاج اے مولا
نہیں ہے بے نیازی میں کوئی تجھ سا، تُو ہے یکتا

صمد ہے تُو، نہیں ہے جوف تیری ذات میں ہرگز
صمد ہے تُو، نہیں ہے حشو تیری بات میں ہرگز

تری ہی ذات کی ہر اک کو ہر لمحے ضرورت ہے
تری ہی ذات ہے، حاصل جسے کامل سیادت ہے

تو کامل حلم میں ہے، علم میں ہے اور حکمت میں
کوئی ہم سر ترا ہو ہی نہیں سکتا حقیقت میں

کسی کا ٹو نہیں محتاج، سب محتاج ہیں تیرے
کسی سے ٹو نہیں پیدا، نہیں پیدا کوئی تجھ سے

تری طاقت فزوں تر سب سے ہے، سب سے قوی ہے ٹو
نہیں حاجت کسی شے کی تجھے، ایسا غنی ہے ٹو

ہراک پر موت آئے گی، تری ذات اس سے ہے بالا
کفو کوئی نہیں تیرا، کوئی وارث نہیں تیرا

رسائی عقل کی ممکن نہیں تیری حقیقت تک
پہنچ سکتا نہیں کوئی ترے اسرارِ حکمت تک

بچاتا ہے تو ہی سب کو ہر اک آفت، مصیبت سے
رواں ہے زندگی تیرے کرم سے، تیری رحمت سے

صمد ہے ذات تیری، بے نیازی تجھ کو زیبا ہے
ٹو ہراک وصف میں یکتا، بڑی ہی شان والا ہے

ترے اس نام کا کرتا ہے جو بھی ورد، ٹو اُس کی
سدا سب حاجتیں اپنے کرم سے کرتا ہے پوری

کسی کا جز ترے محتاج وہ ہرگز نہیں رہتا

کسی سے وہ مدد کے واسطے بالکل نہیں کہتا

ضرورت دوسروں کی وہ خوشی سے پوری کرتا ہے

جو ملتا ہے کبھی اُس سے، وہ عزت اُس کی کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۴۔ قادر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہر اک شے پہ قادر ہے، بڑی رکھتا ہے تُو قدرت
ترے دشمن کو رسوا کرتی رہتی ہے تری طاقت

ہر اک ممکن کی ہے ایجاد میں جلوہ گری تیری
بیاں کرتی ہے ہر شے داستاں تیری ہی قدرت کی

تغیر روحی یا حسی، کرشمہ تیری قدرت کا
تری قدرت کے آگے ہیچ ہر طاقت، ہر اک دعویٰ

تغیر جو زمین و آسماں میں آتا رہتا ہے
تُو قادر ہے، تری قدرت کا ہی سارا کرشمہ ہے

کیا ہے تُو نے ہر شے کو اک اندازے سے ہی پیدا ہے

یہی انداز مرگ و ہست میں ہے تیری قدرت کا

تری قدرت کا اندازہ کوئی بھی کر نہیں سکتا

تری قدرت حقیقت میں سمجھ سے برتر و بالا

جسے تُو چاہتا ہے، زندگی تُو بخش دیتا ہے

تُو جب چاہے اُسی کی جان اک لمحے میں لیتا ہے

کسی معدوم کو ظاہر تُو کردے، تُو ہی قادر ہے

تُو چاہے تو اُسے معدوم کردے کہ جو ظاہر ہے

امورِ کُل میں تیری قدرتِ کامل ہے جلوہ گر

ترا ہی حکم چلتا ہے، زمیں پر، آسمانوں پر

تری قدرت چلاتی ہے نظامِ زندگی سارا

تری قدرت میں ہم سر اور کوئی ہو نہیں سکتا

پڑھے دو رکعتیں اور پڑھ لے جو یہ اسم اک سو بار

تُو اس کے دشمنوں کو کرتا ہے رسوا، ذلیل و خوار

مرادیں ورد کرنے والے کی کرتا ہے تُو پوری
اُسے کوئی پریشانی نہیں رہتی مسائل کی
ترے فضل و کرم سے وہ سدا خوش حال رہتا ہے
تُو سنتا ہے، جو باتیں وہ خلوص دل سے کہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۵۔ مقتدر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

یقیناً مقتدر ہے تُو، تُو پوری رکھتا ہے قدرت
سبھی کچھ تیرے بس میں ہے فزوں سب سے تری طاقت

تری قدرت بہر صورت ہے اعلیٰ اور ہے کامل
تجھے ہی اقتدارِ دائمی اور کلی ہے حاصل

ترا ہم سر کوئی عزت میں ہرگز ہو نہیں سکتا
تُو وہ فرماں روا ہے، ثانی کوئی بھی نہیں جس کا

تری کامل اطاعت سرخرو رکھتی ہے دنیا میں
اسی سے کامیابی پائے گا ہر شخص عقبیٰ میں

حقیقی اقتدار اک ذات تیری ہی کو حاصل ہے
تصرف میں ترے ہر شے ہے، تیری شاہی کامل ہے

کوئی انسان خود کو مقتدر جب کہنے لگتا ہے
تو خونِ آدمیت اُس کے ہاتھوں بہنے لگتا ہے

سمجھ کر مقتدر تجھ کو ترے آگے اگر انساں
جھکا دیں سر تو اُن پر تو ہمیشہ کرتا ہے احساں

فضیلت اُن کو دنیا اور عقبیٰ میں تُو دیتا ہے
کریں وہ التجا تو تُو کرم سے کام لیتا ہے

نتیجہ یہ کہ امن و آشتی کے پھول کھلتے ہیں
تری جانب سے اُن کو ان گنت انعام ملتے ہیں

تو ایسا مقتدر ہے جو سدا انصاف کرتا ہے
جہاں میں امن کا اپنے کرم سے رنگ بھرتا ہے

ترا ہی اقتدار امن و سکوں والا، کرم والا
کہ تیری ذات ہے ظلم و ستم سے، جبر سے بالا

میسر تیری ہی شاہی میں سب کو خیر آتی ہے
تری مخلوق سائے میں ترے سکھ چین پاتی ہے

ترے اس نام کا جو ورد کر لے بیس بار اُس کا
تُو کر کے کام آساں، ہر مصیبت سے بچائے گا

اُسے ادراک بخشے گا تو ہر شے کی حقیقت کا
وہ ہر اک بات سے پوری طرح سے باخبر ہوگا

عطا کرتا ہے طاقت تُو اُسے اپنی ہی قدرت سے
ہمیشہ شاد رکھتا ہے اُسے تُو اپنی رحمت سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۶۔ اول

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ترا اک اسمِ پاک اول ہے یعنی سب سے پہلے تُو
جہاں میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے تیری ہی خوشبو
تقدم ہر طرح سے تجھ کو موجودات پر حاصل
ترتب میں ہوئے ہیں ماسوا ترے سب شامل
کسی بھی شے کا بنیادی حوالہ صرف تیری ذات
بنائے تُو نے ہی ارض و سما، اشجار، ماکولات
جہاتِ ماضیہ اور آتیہ، محسوسہ، معقولہ
ہیں حدِ اولیت میں تری مفروضہ، مجہولہ

غرض اور غایتِ علم و معارف ہے تری ہی ذات
ترے ہیں درک سے خالی جو، ناقص ان کی ہر اک بات
تو وہ اول ہے جس کی ابتدا پر بات ناممکن
سمجھ آتی نہیں تاعمر سوچیں رات ہو یا دن
ترا یہ وصف ذاتی اور حقیقی ہے مرے مولا
تُو یکتا ہے ، ترا ہم سر کوئی بھی ہو نہیں سکتا
تری ذاتِ مقدس خلق کی ایجاد میں اول
تری مخلوق پر رحمت تری ہے دھوپ میں بادل
محبت کے عمل میں ذات تیری اول و یکتا
ہمیشہ سے تُو تنہا ہے، ہمیشہ سے تُو تنہا تھا
لباسِ زندگی تُو نے ہے موجودات کو بخشا
مظاہر سب کرشمہ ہیں تری قوت کا، قدرت کا
کوئی جب انتہائی عجز سے یہ نام لیتا ہے
کرم کا اس پہ دروزاہ تُو فوراً کھول دیتا ہے

کرے چالیس جمعے ورد دس سو بار جو اس کا
وہ بے اولاد ہے تو بیٹا تیرے در سے پائے گا

شریکِ زندگی اُس کو محبت سے نوازے گی
خلوصِ دل سے پیش آئی گی، عزت اُس کو بخشے گی

مرادیں اُس کے دل کی پوری تو کرتا ہے اے مولا
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کے ساری دنیا میں کوئی داتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۷۔ آخر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وروان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا اک نام ہے آخر، رہے گا تُو سدا مولا
کرم تیرا ہے لا محدود اور بخشش بے اندازہ

تُو آخر ہے، فنا ہر شے، ہر اک مخلوق جب ہو گی
تری ہی ذات واحد ہے، رہے گی پھر بھی جو باقی

جہاتِ ماضیہ اور آتیہ، معقولہ، مفروضہ
ہیں حدِ آخریت میں تیری مجہولہ، محسوسہ

کوئی بھی شے نہیں ایسی تری صورت جو ہو قائم
کوئی بھی شے نہیں ایسی تری صورت جو ہو دائم

کوئی بھی ہو، فنا کی گود میں ہر اک کو سونا ہے
ہر اک شے کو یقیناً اک نہ اک دن ختم ہونا ہے

فنا سے ذات تیری ہی فقط ہر طور بالا ہے
تُو دائم ہے، تُو قائم ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے

دوام ایسا ہے حاصل تجھ کو جو کہ بے نہایت ہے
بجز تیرے نہایت ہی ہر اک شے کی حقیقت ہے

ہے مرجع، منتہا سب کی بہر صورت تری ہی ذات
انوکھی معرفت تیری، انوکھی تیری ہر اک بات

تسلسل زندگی میں اس لیے ہے کہ تُو آخر ہے
تُو اول ہے، تو باطن ہے، تری ہی ذات ظاہر ہے

ہے تجدید و عدم سے پاک تُو، سو تُو ہی ہے آخر
کئی نکتے عیاں تو نے کیے تفہیم کی خاطر

جو دس سو بار تیرا نام یہ پڑھ لے، سمجھ رکھے
کہ بدحالی کے دن اس کے نہیں نزدیک بھٹکیں گے

معافی اس کی مل جائے گی، جو کوتاہی کی اُس نے
بخیر انجام ہوگا، کاٹی جیسے زندگی اُس نے

ترے اس اسم کی رحمت سے وہ محتاج نہ ہوگا
میسر اُس کو ہوگا ہر گھڑی لطف و کرم تیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۸۔ ظاہر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ظاہر، آشکارا ہے، ترا ہر سو نظارہ ہے
عطا کا تُو سمندر ہے، سخاوت کا تُو دھارا ہے

تُو ظاہر ہے، ترے اس نام کی ہے ظہر سے نسبت
مظاہر سے ترے ادراک میں ہوتی نہیں دقت

تری آیات سے ظاہر ہے، تیرا علم، تیری ذات
تُو ظاہر نعمتوں سے، تیرا مظہر تیرے انعامات

جو موجودات سے تجھ کو نہ سمجھے، ہے بہت ناداں
بدیہی معرفت سے تجھ کو پانا ہے بہت آساں

محیط اک تُو ہے سب پر، کوئی شے تجھ سے نہیں باہر
کھلا رہتا ہے سائل کے لیے ہر وقت تیرا در

ہر اک جانب تری قدرت کے جلوے یہ بتاتے ہیں
کہ تُو ہے سامنے، سارے مظاہر صرف تیرے ہیں

ترے ہی ہاتھ میں ہے زندگی اور موت اے اللہ
ترے ہی فیصلوں پر چل رہا ہے سلسلہ سارا

کسی کو زندگی دے کر اُسے ظاہر تُو کرتا ہے
چھپا دیتا ہے تُو اعراف میں اُس کو، جو مرتا ہے

نظر آتا ہے جو سب کو وہ تیرے ہی سبب سے ہے
گھڑی پل سے نہیں، یہ سلسلہ نہ جانے کب سے ہے

ہر اک شے کا تسلسل ہے تری ہی ذات کا مظہر
ہر اک جانب تُو ہی تُو ہے، ترا قبضہ ہے ہر شے پر

نمازِ جمعہ پڑھ کر پندرہ بار اسم یہ تیرا
پڑھے گا دل سے جو، تُو اُس کے دل کو روشنی دے گا

نہ ہوگی آنکھ اُس کی زندگی بھر نور سے خالی
ترے اس اسم سے اُس کو میسر ہوگی خوش حالی
کرم تیرا اسے محفوظ رکھے گا بلاؤں سے
ہنر آئے گا سچ کو جانچنے کا جسے میں اُس کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۹۔ باطن

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو باطن یعنی پوشیدہ و پنہاں ہے مرے مولا
تُو ہر مومن کے دل میں ہر گھڑی رہتا ہے پوشیدہ

بطن سے لفظ باطن ہے، تری وہ ذات ہے یکتا
کوئی ادراک بھی تیرا احاطہ کر نہیں سکتا

ترے پوشیدہ انعامات سے وافر کرم تیرا
جھلک کر یہ بتاتا ہے کہ تری ہر صفت یکتا

تری ہے ذات وہ باطن کہ فہم و فکر ہم سب کے
حقیقت کا تری ادراک ہرگز کر نہیں سکتے

تُو باطن اس لیے ہے کہ ہماری قوتِ ابصار
ہے عاجز دیکھنے سے ایک پل کو بھی ترے انوار

تُو باطن ہے، حجابِ کبر تری شان کا اظہار
سدا جس تک رسائی میں بجا ہے عجز کا اقرار

تو ہے آیات میں ظاہر مگر انفس میں ہے باطن
وضاحت تیری قدرت کے کسی پہلو کی ناممکن

تُو باطن ہے، مظاہر ہر گھڑی اعلان کرتے ہیں
ستارے، چاند، سورج اس کا ہی اعلان کرتے ہیں

گواہی دے رہا ہے ذرہ ذرہ کہ تُو باطن ہے
بدلتے لمحوں سے اس بات کا اندازہ ممکن ہے

کمالات ان گنت جس کے، وہ تیری ذاتِ باری ہے
تُو ظاہر ہے، تُو باطن ہے، تُو ہادی ہے، تُو والی ہے

جو دن میں تین بار اس اسم کو پڑھتا ہے اے مولا
حقیقت آشنا تُو اُس کو کردیتا ہے اشیا کا

پڑھے تینتیس بار اس کو جو روزانہ محبت سے
تو اُس کے دل کو بھر دیتا ہے آقا اپنی چاہت سے
کرم تیرے کے باعث وہ ہمیشہ شاد رہتا ہے
تری الفت سے دل اُس کا سدا آباد رہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۰۔ والی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ترا ہے نام والی، سرپرستی کرنے والا ہے
ہر اک بگڑی بنانے میں ترا ہی بول بالا ہے
بجز تیرے حقیقت میں نہیں ہرگز کوئی والی ۵۸؎
تُو ہی مولا، تری قدرت ہے سب سے برتر و عالی
ہیں جتنے کام، تیری ذات کو ہے تولیت حاصل
تصرف ہے ترا جمہور پہ ہر طور سے کامل
ہے نصرت، استعانت تجھ کو ہی حاصل ہمیشہ سے
یہ ساری سلطنت، طاقت سدا سے پاس ہے تیرے

ہر اک تدبیر تیرے ہی تصرف اور قدرت میں
ٹو ہے فرماں روا سب کا، بہر صورت حقیقت میں

تو مالک، سب ترے مملوک، تُو والی، تو ہی مولا
ترے احسان سے ہی چل رہا ہے کام ہر اک کا

ٹو ہی نصرت، اعانت سے ثمرور کرنے والا ہے
ہر اک شے پر ٹو ہی غالب، تصرف ٹو ہی کرتا ہے

ٹو والی ہے، صداقت کی ولایت پاس ہے تیرے
دلوں کو جگمگادے جو وہ چاہت پاس ہے تیرے

تو والی ہے، محبت اہلِ ایماں سے ٹو کرتا ہے
کوئی تقویٰ کرے، دامن کرم سے اُس کا بھرتا ہے

کوئی بھی ہو، فقط تیرے ہی در کا وہ سوالی ہے
تری ہی ذات والی ہے، تری ہی ذات عالی ہے

ترے اس نام کا جو ورد کر کے دم کرے گھر پر
تو اُس کا گھر سدا رہتا ہے سب اخطار سے باہر

مسخر گر کسی کو کرنا چاہے کوئی تو یہ نام
گیارہ بار وہ پڑھ لے تو ہو جاتا ہے اُس کا کام

وہ پڑھنے والے کے فرماں کو کرتا ہے سدا پورا
تُو ہر اک کام کرنے میں بہر انداز ہے یکتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۱۔ متعالی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو سب سے ہے بلند و برتر و بالا بہر صورت
بزرگی ہے مسلم اور فزوں تر تیری ہے عظمت

تُو برتر سے بھی برتر ہے، تُو عالی سے بھی ہے عالی ۵۹؎
ترے آگے علا کا مدعی بھی پاتا ہے پستی

نہایت برتر و بالا ہے، سچا بادشہ ہے تُو
تری رفعت کا، عظمت کا ہے چرچا ہر طرف، ہر سو

کسی بھی شرک سے ہے ذات تیری برتر و بالا
تری درگاہ عالی، تُو بڑے رحم و کرم والا

شہود و غیب سے ہے تیری ذاتِ برتریں واقف
وہ ہے بے علم، تیری عظمتوں سے جو نہیں واقف

تری شاہی حقیقی ہے، ہر اک شے تیری اپنی ہے
ترے آگے جو جُھکتا ہے، یہ اس کی خوش نصیبی ہے

مراتب اس جہاں کے جتنے ہیں، وہ پست ہیں سارے
نہیں ذرہ برابر مرتبہ اُن کا ترے آگے

غنی جتنے بھی ہیں دنیا میں، سب محتاج ہیں تیرے
عطا کرتے ہیں وہ جو در حقیقت پاتے ہیں تجھ سے

تری وہ ذات ہے، جُھکتے ہیں جس کے آگے سب عالی
ترے در سے ہی بھرتے ہیں وہ، جن کی جھولیاں خالی

تری عظمت، بلندی کو، کوئی بھی چھو نہیں سکتا
بلندی اور عظمت میں تری ہی ذات ہے یکتا

کرے جو ورد کثرت سے ترے اس اسم کا آقا
تُو اُس کی مشکلوں کو جلد ہے آسان فرماتا

جو عورت حیض کی حالت میں کثرت سے کرے یہ ذکر
پریشانی اُسے رہتی نہیں، ہو جاتی ہے بے فکر
تُو ہر تکلیف اُس کی ختم کرتا ، رحم کرتا ہے
یقیناً تُو ہی ہر دکھ کا مداوا کرنے والا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦٢۔ بَر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
یقیناً بَرّ ہے تُو، مہربانی کا تو سرچشمہ
ہر اک خوبی کا مالک اور ہر اک بات میں یکتا
امورِ خیر میں انسان کی ہر اک ضرورت کا
تقاضا ذات تیری ہی سدا سے کرتی ہے پورا
تُو ہی ہے جو کہ بندوں پر سدا احسان کرتا ہے
سبھی آلائے دنیا سے تُو دامن اُن کا بھرتا ہے
تری ہی ذات اُن پر آخرت میں رحم کرتی ہے
مناعم کی عطا میں سب کو مولا آس تیری ہے

عطا نیکی کی تُو توفیق انسانوں کو کرتا ہے
صلہ نیکی کا نیکوں کو تُو ہی تو دینے والا ہے
تُو اپنے عاجزوں کو تختِ رفعت پر بٹھاتا ہے
تُو اپنی معرفت کی راہ پر اُن کو چلاتا ہے
شعور انسان کو تُو نعمتوں کا بخش دیتا ہے
سخاوت کا سلیقہ تو ہی سب کو دینے والا ہے
سلوکِ خوب کی ماں باپ سے تلقین تونے کی
یقیناً بَر ہے تُو، رحمتیں بے پایاں ہیں تیری
ترے احسان کی وسعت کا اندازہ ہے ناممکن
ترا احسان جاری ہے ہو چاہے رات یا ہو دن
تو ہم پر ظاہری اور باطنی احسان کرتا ہے
تُو محسن ہے، کرم سے جھولیاں ہر اک کی بھرتا ہے
ترے اس نام کا جو ورد کرکے اپنے بچے پر
کرے دم تو نہیں نزدیک آتا اُس کے کوئی شر

زنا کاری میں، مے نوشی میں گھر جائے اگر کوئی

پڑھے وہ سات بار اس اسم کو روزانہ تو اُس کی

بدی سے جو بھی رغبت ہے، اُسے تُو ختم کرتا ہے

تُو دامن اُس کا اپنے فضل کی دولت سے بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۳۔ تواب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے تواب، توبہ تُو قبول انساں کی کرتا ہے
بڑا ہی مہرباں ہے تو، بڑا ہی رحم والا ہے

ندامت سے ترے آگے کوئی جب سر جھکاتا ہے
ترے رحم و کرم کو اس پہ پورا جوش آتا ہے

قبول اُس کی تُو توبہ کرکے، اُس کو بخش دیتا ہے
خسارے ختم کرنے میں کرم سے کام لیتا ہے

گناہوں سے جو تائب ہو، اُسے لطف و کرم تیرا
معافی کی عطا سے ہے ہر اک غم سے بچالیتا

ترا یہ وصف اُس کو خیر کے رستے پہ لاتا ہے
نشاں تُو اُس کے دل سے سب گناہوں کے مٹاتا ہے

تُو تائب کے گناہوں کو مکمل ڈھانپ دیتا ہے
ندامت سے بچاتا ہے اُسے، تُو رحم والا ہے

تُو ہے تواب ایسا کہ ترے لطف و کرم سے ہی
گنہگاروں کو راہیں ملتی ہیں حق و صداقت کی

سدا دروازۂ بخشش کھلا رکھتا ہے تُو اپنا
ترے در سے کبھی مایوس کوئی بھی نہیں لوٹا

سوائے آخری لمحے کے توبہ گر کرے کوئی
معافی ہے اُسے ہر وقت تیرے در سے مل جاتی

تُو ہے تواب ایسا، تُو نے قسمت اپنے بندے کی
بشکلِ توبہ اُس کے اپنے ہاتھوں میں ہے دے ڈالی

کوئی توبہ نہیں کرتا، یہ اُس کی بدنصیبی ہے
تری رحمت نے ورنہ سب کو مہلت خوب بخشی ہے

اِدھر ہاتھوں کو توبہ کے لیے کوئی اٹھاتا ہے
ادھر دریائے بخشش تیرا طغیانی میں آتا ہے

کرم کی انتہا ہے، جب معافی کی کوئی صورت
نہیں رہتی ہے باقی، کام آتی ہے تری رحمت

جو ورد اس اسم کا کرتا ہے اور توبہ بھی کرتا ہے
معاف اُس کو تُو کر کے دامن اُس کا سکھ سے بھرتا ہے

سبھی کام اُس کے آساں ہوتے ہیں تیری ہی رحمت سے
وہ عمر اپنی بسر کرتا ہے خوش حالی سے، عزت سے

کوئی دس بار پڑھ کر اسم یہ، ظالم پہ دم کر دے
یقیناً تُو نجات اُس کو عطا کرتا ہے ظالم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۴۔ عفو

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

عفوٌ اِک نام تیرا، تُو معافی دینے والا ہے
تری رحمت کا ہر انداز پیارا ہے، نرالا ہے

عفوٌ ایسا، ترا ہے کام عفو و درگزر کرنا
گنہگاروں کی جھولی اپنی رحمت سے سدا بھرنا

تُو رکھتا ہے مکمل اخذ اور پاداش کی قدرت
معافی دینا خُو تیری ہے، کرتا ہے سدا رحمت

تعصب، کینہ اور نفرت تجھے اچھے نہیں لگتے
معافی، درگزر، رحمت، محبت وصف ہیں تیرے

ترے دروازے پر جو شخص توبہ کر کے آتا ہے
تُو اُس کا نامۂ اعمال بخشش سے سجاتا ہے

نہیں کرتا اُسے مایوس ذرہ بھر کرم تیرا
خطا سے درگزر کرتا ہے تُو، بخشش کا تُو دریا

معافی سے بُرائی کو بھلائی میں بدل دینا
تری ہے شان بندوں کو ندامت سے بچا لینا

تُو بخشش سے گناہوں کے اندھیروں کو مٹاتا ہے
بھٹک جاتا ہے جو اُس کو یوں سیدھا رہ دکھاتا ہے

عطائے عفو و انعم میں تری ہی ذات لاثانی
رسائی ہے ترے دربار تک اعلیٰ و ادنیٰ کی

اجاگر بندوں میں بھی ہو رہی ہے درگزر کی خُو
اسی باعث میسر ہے جہاں میں امن کی خوشبو

ترے اس نام کا کثرت سے جو بھی ورد کرتا ہے
تُو دامن اُس کا بخشش کی حسیں دولت سے بھرتا ہے

معاف اُس کے گنہ کرتا ہے یوں جیسے کیے نہ تھے

جو دامن پر لگے ہوں داغ، دھو دیتا ہے سب اُس کے

ہے شرط اُس کے لیے یہ کہ معافی دل سے وہ مانگے

تو بے شک جھولی بھر دیتا ہے اُس کی اپنی رحمت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۵۔ رؤف

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
رؤف ایسا ہے تیرا نام جس میں شفقتیں لاکھوں
سبھی پر مہرباں ہے تُو، تری ہیں رحمتیں لاکھوں
تُو وہ مشکل کشا ہے، ختم جو کرتا ہے تکلیفیں
تری رافت کے باعث ہی سکوں ہے ساری دنیا میں
تُو ہی انعام والا اور بڑے ہی فضل والا ہے
ترے اکرام کا، انوار کا ہر سو اجالا ہے
تری رافت میسر ہے ہر اک انساں کو بن مانگے
نظر آتے ہیں جلوے ہر طرف تیری ہی رافت کے

تری رحمت کا سایہ مستقل سب کو میسر ہے
ترے احسان کا اک سائباں ہر وقت سر پر ہے

تری رافت کے باعث اولیا عصمت سے مملو ہیں
ترے لطف و عنایت اور تری شفقت سے مملو ہیں

محبت ماں کی نسبت بڑھ کے کرتا ہے تُو بندوں سے
بجز منکر ہر اک کو بخش دے گا فضل سے اپنے

ترے اس وصف کے باعث ہر اک کو ہے یقین اس کا
کہ تُو اُس کو عذابِ نارِ دوزخ سے بچائے گا

کلام اس میں نہیں تُو پرورش ہر اک کی کرتا ہے
ترا احسان کرنا تری رحمت کا تقاضا ہے

نوازش تیری بندوں پر ازل کے دن سے جاری ہے
کوئی اک دو نہیں، ممنون تیری خلق ساری ہے

بڑی ہیں رحمتیں اس نام کے دامن میں پوشیدہ
کرے جو ورد اس کا ، وہ نہیں رہتا ہے رنجیدہ

تُو اس پر مہرباں رہتا ہے، خلقت تیری خوش اُس سے
ہیں بن جاتے پسندیدہ سبھی اطوار بھی اُس کے

وہ خلقت پر تو خلقت مہربانی اُس پہ کرتی ہے
ترے فضل و کرم کی روشنی اُس پر اترتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦٦۔ جامع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا اک نام ہے جامع، تُو بے شک جمع کرتا ہے
ترا ہر وصف ایسا ہے فقط تجھ کو جو زیبا ہے

تُو ہی اشیا کے اجزا کو اکٹھا کر کے رکھتا ہے
تدبر سے عناصر کو تو یک جا رکھنے والا ہے

نباتات ایسی ہیں جو مختلف تاثیر رکھتی ہیں
تری قدرت نے تاثیریں سبھی کی یک جا کردی ہیں

سبھی معدن کی تاثیریں بھی تُو نے یک جا فرمائیں
ہزاروں قسمیں حیوانوں کی تُو نے پیدا فرمائیں

کیا ہے جمع تُو نے آسماں پر چاند تاروں کو
کشش اجرام کی ہر دم رواں رکھتی ہے ساروں کو

کرے گا جمع تُو سب کو بروزِ حشر اے اللہ•٦٠
ہر اک ادراک رکھتا ہے تری قوت کا، قدرت کا

کرے گا جمع تُو ہی تو جہنم میں سبھی کفار
ہر اک کافر، منافق کو جلائے گی جہاں پر نار

تری ہی ذات نے جمعہ بنایا جمع ہونے کو
ترے آگے جھکا کر سر گنہ کے داغ دھونے کو

تری ہی ذات نے اضداد کو یک جا کیا ایسے
کہ اُن میں باہمی ضد کوئی بھی ہرگز نہ تھی جیسے

تری ہی ذات کثرت کو ہے وحدت میں بدل سکتی
تُو چاہے تو مخالف قوتیں یک سو ہیں چل سکتی

ترے اس اسم کا جو ورد کرتا ہے، تُو لوٹائے
کوئی شے گر کسی کی چوری ہو جائے یا کھو جائے

تُو پورا کرتا ہے اُس کا خسارہ، رحم کھاتا ہے
تری قدرت فزوں تر، تُو بڑا ہی رحم والا ہے

تُو جو چاہے، وہ لے لے اور جو چاہے لے کے لوٹا دے
تُو قادر ہے ہر اک شے پر، تری قدرت فزوں سب سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۷۔ غنی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو بے پروا، غنی ہے اور ہے تُو خود کفیل ایسا
کہ ان اوصاف میں بے مثل ہے تُو اور ہے یکتا

غنی ایسا ہے تُو کہ تُو کسی کا بھی نہیں محتاج
ترا محتاج ہر اک ہے، ترا ہی ہے جہاں پر راج

ہر اک دستِ نگر تیرا، ہر اک تیرا سوالی ہے
تُو ہی مطلق غنی ہے، تُو ہی برتر اور عالی ہے

عوالم سے تُو مستغنی، تو مالک ہے محامد کا ؒ
تُو ہی حاجت روا ہر اک کا، ہر زندہ کا، جامد کا

تجھے معلوم ہے کہ کیا ہے حاجت تیرے بندوں کی
ضرورت ذات تیری ہی سبھی کی کرتی ہے پوری

غنی ہے تُو، غذا تُو ہی عطا کرتا ہے ہر اک کو
عطا بن مانگے کرتا ہے، ضرورت اُس کو جو بھی ہو

نمو کے واسطے سورج کو تُو نے پیدا فرمایا
ضرورت کے مطابق بارشوں کو تُو نے برسایا

ترے آگے نہایت عجز سے جو سر جھکاتا ہے
ترے باعث وہ مستغنی جہاں میں سمجھا جاتا ہے

غنی ہے، التجا تُو سب کی سنتا ہے توجہ سے
کریں جو وہ سوال، اُن کے تُو کرتا ہے سبھی پورے

بجز تیرے نہیں کوئی بھی مستغنی مرے مولا
غنی ہے تُو، تری ہی ذات کو یہ نام ہے زیبا

ترے اس اسم کا جو ورد ستر بار کرتا ہے
تو اپنی رحمتوں سے اُس کا بیڑہ پار کرتا ہے

اضافہ مال میں ہوتا ہے، آسودہ وہ ہوتا ہے
ہوس سے دُور رہ کر چین کی وہ نیند سوتا ہے

وہ رہتا ہے سدا حرص و ہوس کی لعنتوں سے دُور
نہیں محتاج وہ ہوتا کسی کا، رہتا ہے مسرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۸۔ نور

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

سراسر نور ہے تُو، نوُر ہی ہے بخشنے والا
کیا ورد اس کا جس نے، روشن اُس کے دل کو کر ڈالا

تری ہی ذات ہے جس نے ہے سورج کو ضیا بخشی ۶۲
قمر کو نور بخشا جس نے وہ بھی ذات ہے تیری

بنائی تیرگی تُو نے، بنائی روشنی تُو نے ۶۳
تری ہی ذات نے روشن کیا دل کو بصیرت سے

تری ہی ذات ہے جو نور کا رستہ دکھاتی ہے ۶۴
جسے یہ چاہتی ہے دین کے رستے پہ لاتی ہے

ترا قرآن بھی ہے نور جو تُو نے اتارا ہے
نبی ﷺ نے جس سے انساں کے مقدر کو نکھارا ہے

تری ہی ذات ہے ارض و سما کا نور اے اللہ ۶۵

ترا ہی نور ہر سو، ہر گھڑی جلوہ ہے دکھلاتا
عطا کرتا ہے نورِ قلب، نورِ عقل و ایماں تُو
عطا تُو نے کیا ہے نورِ قرآں، دین کی خوشبو
تُو ہے خود نور، تجھ سے ہی ہدایت سب کو ملتی ہے
ترے ہی نور سے تعلیمِ فطرت سب کو ملتی ہے
ترے ہی نور سے عرفان تیرا ہوتا ہے حاصل
اگر تُو نور نہ بخشے تو ملتی ہی نہیں منزل
ترا ہی نور ہر مخفی کو ظاہر ہم پر کرتا ہے
دلوں میں تُو ہی اپنی معرفت کا نور بھرتا ہے
شب جمعہ میں پڑھ لے سات بار انسان سورہ نور
پڑھے دس سو اور اک بار اسم یہ تو غم ہوں سارے دُور

ترے انوار کی دولت میسر اُس کو آتی ہے
جواُس کے دل میں تاریکی ہے فوراً مٹ وہ جاتی ہے
تواُس کے نام کو دل کی طرح سے کرتا ہے روشن
سلجھ جاتی ہے تیرے ہی کرم سے اُس کی ہر اُلجھن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۹۔ ہادی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تو ہادی ہے مرے مولا، تُو سیدھا رہ دکھاتا ہے
جو تیرا نام لے تُو اُس کو سیدھے رہ پہ لاتا ہے

نظامِ کائنات اس طور سے چلتا ہے مدت سے
مکمل روشنی پاتے ہیں سب تیری ہدایت سے

ہدایت تجھ سے ہی پاتی ہیں موجوداتِ عالم کی
ہدایت کے مطابق بات اک اک ہوتی ہے پوری

ہدایت انبیا بھی تیری ہی جانب سے پاتے ہیں
مطابق اس کے اپنی امتوں کو رہ دکھاتے ہیں

معاشی سلسلے میں تُو ہدایت سب کو دیتا ہے
عطائے رزق میں تو ہی کرم سے کام لیتا ہے

حقائق انبیا کو تو نے ہی سارے ہیں بتلائے
ذریعے مخلصوں کے کشف کر کے حکم پہنچائے

ہدایت تُو ہی فرماتا ہے سب اربابِ دانش کو
انھیں حکمت عطا کرتا ہے تا کہ علم افزوں ہو

تُو ہی نیکوں کو توفیقِ اطاعت بخش دیتا ہے
عطائے معرفت کرتا ہے، رحمت بخش دیتا ہے

تو استعدادِ فطرت کی عطا سے اپنے بندوں کو
ہدایت اتنی دیتا ہے، ضرورت ان کی جتنی ہو

تری ہی ذات مشکل اور مصیبت میں ہدایت سے
بخوبی سب مسائل ختم کر دیتی ہے بندوں کے

خلیفہ تُو نے انساں کو بنا کر دہر میں بھیجا
عطا فرمایا ہے تُو نے ہی نور اُس کو ہدایت کا

اُسے تیری ہدایت نفع کا رستہ دکھاتی ہے
اُسے ہر قسم کے نقصان سے ہردم بچاتی ہے

ترے بندوں میں کچھ ایسے بھی ہیں، تیری اجازت سے
دکھاتے ہیں زمانے کو تری چاہت کے جو رستے

کرے جو ورد کثرت سے، کہے ہر وقت یا ہادی
میسر علم آتا ہے یقیناً اُس کو روحانی

ہدایت، معرفت اُس کو صلے میں اس کے ملتی ہے
خوشی کی ہر کلی اس کے سبب آنگن میں کھلتی ہے

ترے اس نام کا ذاکر جہاں میں سرخرو ٹھہرے
ہمیشہ علم و عرفاں، اُس کی چاہت، جستجو ٹھہرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۰۔ بدیع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

بدیع و بے مثال ایسی ہے تیری ذات اے مولا
کہ جو حیران کُن اشیا کے پیدا کرنے میں یکتا

تُو جو تخلیق کرتا ہے، تری ایجاد ہوتی ہے
بنائی تُو نے جو بھی شے، وہ شے چربے سے خالی ہے

تُو جو بھی شے بناتا ہے ہمیشہ اپنی قدرت سے
نمونہ یا مثال اس کی نہیں ملتی کہیں پہلے

تری وہ ذات ہے تقلید جو ہرگز نہیں کرتی
جھلکتی ہے ہر اک تخلیق سے ندرت فقط تیری

تری ایجاد کی قوت انوکھی اور یکتا ہے
یقیناً تُو ہی ہر اک وصف میں برتر ہے، اعلیٰ ہے

ہوئیں جتنی بھی مخلوقات پیدا، سب تری قدرت
جُدا اک دوسرے سے رنگ سب کا، سب تری ندرت

غرائب حکمتوں کے ذات تیری کرتی ہے ظاہر
صفت کے سب عجائب کو عیاں کرنے میں تُو ماہر

بنا سکتا نہیں اک ذرہ بھی کوئی بجز تیرے
مناظر جتنے ہیں سب ہیں کرشمے تیری قدرت کے

بدیع و بے مثال ایسا ہے تُو، تیرے کرم سے ہی
نظر آتی ہیں ہم کو زندگی کی رونقیں ساری

ترے اس وصف کے باعث ہر اک شے میں انوکھا پن
تنوع کے سبب ہوتی نہیں ہے کوئی بھی الجھن

کرے جو ورد ستر بار اس نامِ گرامی کا
خلاصی وہ ہر اک مشکل، پریشانی سے پائے گا

کوئی بھی کام کرنے کا ارادہ گر کسی کا ہو

وہ ستر بار پڑھ کر نام یہ بستر پہ جائے سو

خدا اُس کام کے بارے میں خواب ایسا دکھائے گا

کہ جس سے وہ ہدایت کام کے بارے میں پائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے رب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے ربِ جہاں، مالک ہے اور صاحب ہے تُو سب کا
کمالِ کار میں تیرا نہیں ثانی ، تُو ہے یکتا

ربوبیت تری بنیاد ہے ساری ترقی کی
تری ہی ذات تنہا ہے ہر اک کی پرورش کرتی

تُو مخلوقات پیدا کر کے پرواں بھی چڑھاتا ہے
تو فطرت کے مطابق ہی انھیں آگے بڑھاتا ہے

عوالم میں کروڑوں تیری مخلوقات رہتی ہیں
ضروریات بالکل مختلف دیکھیں تو سب کی ہیں

مگر تُو پرورش اُن کی بڑی خوبی سے کرتا ہے
تُو خاکے میں ہراک کے خوب صورت رنگ بھرتا ہے

ترے ہی علم میں ہراک ضرورت سب کی ہوتی ہے
تُو ہے ربِ جہاں، ہر طور کامل ذات تیری ہے

تری ہی تربیت مخلوق کو ہر دم میسر ہے
تری رحمت کی ہردم میٹھی چھاؤں اُس کے سر پر ہے

خیالات اور سب افکار تیری ذات سے روشن
ربوبیت تری کرتی ہے گوشے ذہن کے روشن

درختوں کو جُدا اک دوسرے سے تُو ہی کرتا ہے
پھراُن کے پھولوں میں تو ہی انوکھے رنگ بھرتا ہے

تُو ہی یہ جانتا ہے کہ ہے پتّوں کی ضرورت کیا
تُو ہی یہ جانتا ہے، اس کے پھل کی ہوگی صورت کیا

جمادات اور حیوانات کی پوری خبر تجھ کو
تو ہی تو پوری کرتا ہے، ضرورت ان کی جو بھی ہو

ٹو ہی جبروت کا ہے رب اور ناسوت کا ہے رب

تو ہی اشجار کا ہے رب اور لاہوت کا ہے رب

ربوبیت تری پروان اک اک کو چڑھاتی ہے

مطابق اُن کی فطرت کے انہیں آگے بڑھاتی ہے

ترے اس نام کا کثرت سے جو بھی ورد کرتا ہے

ٹو اپنی رحمتوں سے اُس کا دامن خوب بھرتا ہے

سکونِ قلب کی دولت میسر اُس کو آتی ہے

اُسے خلقِ خدا خوش ہو کے آنکھوں پر بٹھاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۲۔ مبین

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مبین اک نام ہے تیرا، تُو ظاہر کرنے والا ہے
تری ہے ذات ایسی جو ہر اک پر آشکارا ہے

مبین ایسا ہے تُو جس تک رسائی کارِ مشکل ہے
حقیقت یہ بھی ہے، تیرے تقرب کی جو منزل ہے

رسائی کی وہاں تک تُو نے راہیں کھول رکھی ہیں
تقرب بخشنے کی ساری تدبیریں یہ تیری ہیں

تُو خالق ہے، سبھی اشیا ترے اس وصف کا مظہر
تری تبیین سے ظاہر ہیں ہر جانب حسیں منظر

تری ذاتِ مبیں نے ہم کو قرآنِ مبیں بخشا
بنا کر بینہ آقائے عالمؐ کو یہاں بھیجا
بیاں کرنے کی طاقت تُو نے ہی انسان کو بخشی
عطا تُو نے ہی جلووں کے لیے بینائی فرمائی
تری ذاتِ مبیں اور خلق کے مابین اک پردہ
ہے حائل تیرے جلووں کو خرد سے درک کرنے کا
تری سب بینّاتِ عالیہ کی دید کی خاطر
ضروری ہے کہ دیدہ وا کریں اس عید کی خاطر
خرد کو، ہوش کو ہر وقت زیرِ کار ہم لائیں
تُو جو نہ چاہے، چھوڑیں اُس کو، جو چاہے وہ اپنائیں
کُھلا کانوں کو رکھیں تاکہ تیرے حکم سب سن لیں
انہی کی روشنی میں راستہ اپنے لیے چُن لیں
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، وہ دل اپنا
زمانے کی محبت سے سدا آزاد پائے گا

اُسے ادراک بخشے گا تُو ہر شے کی حقیقت کا

وہ ہر اک بات سے پوری طرح سے باخبر ہوگا

کوئی نقصان اُس کو کوئی بھی پہنچا نہیں سکتا

ترے فضل و کرم کا اُس پہ رہتا ہے سدا سایہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۷۔ قدیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

قدیر اک نام ہے تیرا، ہے جس کی قدر سے نسبت
ہیں معنی قدر کے اندازہ، وقعت، طاقت و قدرت

اسی نسبت سے قادر، مقتدر ہے تُو مرے مولا
مقابل تیری قدرت کے کوئی بھی آ نہیں سکتا

بروئے قدر، اندازہ تُو کرتا ہے سدا ایسا
کمی بیشی کا امکاں جس میں ہرگز ہو نہیں سکتا

عطا اس قدر طاقت تُو کیا کرتا ہے بندوں کو
کسی بھی کام کرنے میں ضرورت اُن کو جتنی ہو

تری ہی ذات سے توفیق انسانوں کو ملتی ہے
سبب جس کے کلی خوشیوں کی اس دنیا میں کھلتی ہے

نہ دے توفیق تُو تو کام کوئی ہو نہیں پاتا
یقیناً ہست کا ہے قافلہ ہر طور رک جاتا

تری ہی ذات نے مقدار ہر شے کی مقرر کی
کمی بیشی کسی بھی طور جس میں ہو نہیں سکتی

کبھی یہ ہو نہیں سکتا کہ بوئیں بیج گندم کا
تو گندم کی بجائے پیدا ہو امرود کا پودا

تری جانب سے ہر شے کا اک اندازہ مقرر ہے
کوئی تبدیلی ہو اس میں، یہ سب کے بس سے باہر ہے

اسی باعث امورِ زندگی میں اک توازن ہے
اسی باعث سدا آباد اس دنیا کا گلشن ہے

کرے اس نام کا جو ورد، وہ آباد رہتا ہے
غموں سے دُور رہتا ہے، دل اُس کا شاد رہتا ہے

کرے جو کام اس میں کامیابی اُس کو ملتی ہے

مسرت کی کلی آنگن میں اُس کے روز کھلتی ہے

وہ لوگوں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتا ہے

تری بخشائش و رحمت سے اپنی جھولی بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۷۔ حافظ

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ہے حافظ حفظ سے، سب کی حفاظت تو ہی کرتا ہے
تباہی سے کسی شے کو بچانا کام تیرا ہے

ترے اس وصف کے باعث ہر اک شے ہے حفاظت میں
قیام اشیا کا ممکن ہے تو ہے تیری ہی رافت میں

حفاظت تُو نے قرآں کی بھی اپنے ذمہ لے لی ہے
حفاظت تُو نے ہی قرآن کی ہر طور سے کی ہے

کتب کتنی ہوئیں مشہور دنیا میں مگر ان کا
کہیں بھی ساری دنیا میں نشاں تک اب نہیں ملتا

ہو دستور العمل چنگیز خاں کا یا ہلاکو کا

کہاں ہے ژند، وید، انجیلِ لاہوتی کا بھی نسخہ

ہوئیں کیا لُوقا، مرقس اور کیا انجیلِ عبرانی

عجب انداز کی ان کی کہانی ہے فقط باقی

مگر قرآن کا ہر لفظ ہے تیری حفاظت میں

حروف، اعراب یعنی ہے مکمل ہی حفاظت میں

ہوا واضح کہ تیری ذات ہے حافظ صداقت کی

تری ہی ذات کرتی ہے نگہبانی حقیقت کی

حفاظت تُو زمین و آسماں کی کرنے والا ہے

حفاظت تُو ہی ایماں اور جاں کی کرنے والا ہے

تری ہی ذات ہے انسان کے اقوال کی حافظ

تری ہی ذات ہے ہر شخص کے اعمال کی حافظ

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے تیری

نگاہِ لطف کی دولت میسر ہے سدا رہتی

حفاظت میں تری خود کو سدا محسوس کرتا ہے
کسی سے وہ نہیں ڈرتا، فقط تجھ سے ہی ڈرتا ہے
بجز تیرے کسی کے آگے ہرگز وہ نہیں جھکتا
کوئی بھی کام اُس کا ایک پل کو بھی نہیں رکتا
سکونِ قلب پاتا ہے، سدا وہ شاد رہتا ہے
تری رحمت سے گھر اُس کا سدا آباد رہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۵۔ کفیل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے

کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

کفیل ایسا ہے تُو، سب کی کفالت تُو ہی کرتا ہے

جو ایماں لائے، جھولی رحمتوں سے اُس کی بھرتا ہے

کرے تقویٰ جو اُس پر رحمتیں دو چند کرتا ہے

بڑا ہے مہرباں تُو اور بڑے ہی رحم والا ہے

تُو ہی حاجت روا ہے، کرتا ہے حاجات سب پوری

مرادیں تُو ہی بر لاتا ہے اپنے سارے بندوں کی

ضروریات کی تُو ہی کفالت کرنے والا ہے

مقاصد کی ہمارے تُو ہی تو تکمیل کرتا ہے

مطالب اپنے بندوں کے مکمل تُو ہی کرتا ہے
تری ہی ذات ہے جس پر بھروسا پورے جگ کا ہے

تُو ہی خالق سبھی کا ہے، تُو ہی ملجا سبھی کا ہے
تُو ہی رزاق ہے سب کا، تُو ہی ماویٰ سبھی کا ہے

ہماری زندگی اور عمر ہے تیری کفالت میں
ہے پوشیدہ ہماری ہر خوشی تیری عنایت میں

کفالت تُو ہی کرتا ہے، ہمارے جسم کی، جاں کی
کفالت تُو ہی کرتا ہے ہمارے دین و ایماں کی

نہیں تیری ضمانت سے کوئی بھی بڑھ کر
کفالت تُو جو کرتا ہے نہیں اُس سے کوئی بہتر

تُو ہی ہے کار ساز و کار فرما سارے کاموں کا
کفالت کے عمل میں کوئی تجھ سا ہو نہیں سکتا

کرے اس نام کا جو ورد، پاتا ہے وہ خوش حالی
کمی اس کو کبھی در پیش آتی ہی نہیں مالی

خوشی محسوس کرتا ہے وہ لوگوں کی مدد کرکے
عطا ہوتی ہے ہر شے اُس کو بن مانگے ترے در سے
اُسے عزت کی، دولت کی کمی کوئی نہیں رہتی
میسر اُس کو آتی ہے محبت سارے لوگوں کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۷۔ شاکر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ہے شاکر شکر سے اور تُو یقیناً شکر والا ہے
قبولیت، رضامندی سے تُو احسان کرتا ہے

ترے احسان اتنے ہیں ہر اک پر کہ شمار ان کا
کریں تا عمر بھی کوشش، مکمل ہو نہیں سکتا

ترے احسان پر ہم شکر سو سو بار کرتے ہیں
ترے آگے ترے احسان کا اقرار کرتے ہیں

ترے احسان پر جب شکریہ ہم پیش کرتے ہیں
قبول اس کو تُو کرتا ہے کہ ہم سب تیرے بندے ہیں

حقیقت میں یہ تیرا ہے کرم ورنہ ہمیشہ ہی
تُو مستغنی رہا ہے، اس سے برتر ذات ہے تیری
اسی باعث تُو شاکر ہے، ترا ہر وصف اعلیٰ ہے
سبھی تسلیم کرتے ہیں، تو برتر ہے تُو بالا ہے
قبول اپنے تُو بندوں کی ہر اک خدمت کو کرتا ہے
قبول اُن کی عبادت اور دلی طاعت کو کرتا ہے
تُو شاکر ہے، تُو بندوں کی طرف سے اُن کی ہر نیکی
قبول ایسے تُو کرتا ہے کہ جیسے تجھ کو ہو جلدی
عزّیت بخش دیتا ہے تُو اظہارِ تشکر کو
عطا کرتا ہے انعم تُو عبودیت کے خُوگر کو
ادائے شکر کی خاطر جو آتا ہے ترے در پر
تُو شاکر ہے، قبول اُس شکر کو کرتا ہے خوش ہو کر
ترا یہ نام جو پڑھتا ہے تُو اُس کو صلہ اس کا
مراتب کی عطا کی شکل میں جلدی ہے دے دیتا

اُسے تو کامیابی بخش دیتا ہے، کرے جو کام
سبھی اپنے پرائے لیتے ہیں عزت سے اُس کا نام

ترے احسان کے باعث وہ سرافراز ہوتا ہے
تُو شاکر ہے، یقیناً تُو بڑی ہی شان والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۷۔ اکرم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

کرم سے ہے ترا یہ نام اکرم، تُو کرم والا
بزرگی اور شرف والا، عطا والا، نعم والا

علو، عظمت، بلندی، سب تری ہی ذات کو زیبا
تُو اکرم ہے، اکارم میں کوئی ثانی نہیں تیرا

ترے جودوکرم کا پورا عالم ہے سدا محتاج
حقیقت میں ترا ہی ہے ہر اک چھوٹا بڑا محتاج

نجات اک ایسا احساں ہے جو تجھ بن اور کوئی بھی
کسی پر کر نہیں سکتا، ہو طاقت ور وہ جتنا بھی

عطا کرتا ہے انسانوں کو تُو ہی صورتِ زیبا
کرم یہ جز ترے کوئی بھی ہرگز کر نہیں سکتا

رضی سیرت ترے در سے ہی انسانوں کو ملتی ہے
یہ ایسا ہے کرم جس کی تری ہی ذات معطی ہے

عطا اور جود سے تُو نے کیا ممتاز آقا ﷺ کو
یقیناً بہتریں ہر وصف اُن کا، وصف جو بھی ہو

مکرم اور معظم اُن ﷺ کو منصب تُو نے ہی بخشا
ہر اک انساں سے وہ ہر مرتبے میں ارفع و اعلیٰ

تُو اکرم ہے، حقیقت میں ہے قرآں بھی کرم تیرا
عیاں ہے اس کے لفظوں سے، شرف، جاہ و حشم تیرا

عطا انسان کو تیرا کرم کرتا ہے خوش حالی
ضروریات موجودات کی کرتا ہے تُو پوری

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے انعم
عطا کرتا ہے اپنے فضل سے تا عمر تُو ہر دم

بجز تیرے نہیں محتاج ہوتا ہے کسی کا وہ
بھرم باندھے سدا رکھتا ہے سب کی دوستی کا وہ
ترے فضل و کرم سے وہ غموں سے دور رہتا ہے
گھرا رہتا ہے اچھوں میں، بروں سے دور رہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۔ اعلیٰ

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

علی ہے تُو مرے مولا، تُو اعلیٰ اور بالا ہے
ترے اوصاف کا پھیلا ہوا ہر سُو اجالا ہے

خیال و فکر سے بڑھ کر تری رفعت، تری عظمت
سبھی اندازوں سے بڑھ کر تری طاقت، تری قدرت

تُو اعلیٰ ہے، عبادت وہ تجھے منظور ہوتی ہے
کہ جس میں خلق تجھ سے پیار کے موتی پروتی ہے

ترے احکام میں شامل کبھی کوئی نہیں ہوتا
نہیں حاصل کسی کو تیری قدرت میں کوئی حصہ

ربوبیت میں تیری کوئی بھی تیرا نہیں ساجھی
تُو یکتا ہے، اکیلا ہے، ترا کوئی نہیں ساتھی

تری ہی شان ہے کہ تُو احد ہے اور تنہا ہے
تُو اعلیٰ ہے، نظامِ دہر کو تنہا چلاتا ہے

نہایت تُو بلند و اعلیٰ ہے، تُو شاہ سچا ہے ۶۷ے
عطا ایمان والوں کو کشائش تُو ہی کرتا ہے

تُو ہی امن و سکوں دیتا ہے دنیا بھر کے لوگوں کو
مفاسد سے بچاتی ہے تری ہی ذات بندوں کو

تُو اعلیٰ ہے ثبوت اس کا ہمارے سجدے دیتے ہیں
تری ہی ذات سے ہم بندگی کا اجر لیتے ہیں

تُو پالن ہار ہے، سب کو مہیا رزق کرتا ہے
کرم سے اپنے تُو ہی جھولیاں ہم سب کی بھرتا ہے

ترا یہ نام کثرت سے جو لیتا ہے سدا، اُس کا
مسائل اور مصائب سے ہے گھر محفوظ رہ جاتا

کوئی دشمن اُسے نقصاں کوئی پہنچا نہیں سکتا
نہیں رہتا ہے اُس کے دل میں دشمن کا کوئی کھٹکا

بجز تیرے کسی کا بھی نہیں محتاج وہ رہتا
اہمیت اُسے ملتی ہے وہ جو بات ہے کہتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۷۔ خلاق

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے خلاق، موجودات سب تخلیق ہیں تیری
تری قدرت ہے یکتا اور فزوں تر تیری خلاقی

تُو ماؤں کے بطن میں خلق کو تخلیق کرتا ہے۶۸
بطن کہ جس جگہ تاریکیوں کا تہرا پہرہ ہے

تسلسل سے تُو آب وگِل سے خلقت یوں بناتا ہے
کہ خلاقی میں لاثانی ہے تُو، سب کو بتاتا ہے

زمین و آسماں، ہر شے کو یوں تخلیق فرمایا
نظر کوئی تفاوت اُن میں ہرگز آ نہیں سکتا ۶۹

تری خلاقی نے چیزوں کو جوڑوں میں بنایا ہے
زمیں سے تیری ہی قدرت نے پودوں کو اگایا ہے
کسی کو نُور سے تو نار سے کچھ کو کیا پیدا
کسی کو تُو نے مٹی ہی سے ہے تخلیق فرمایا
کوئی مخلوق ایسی ہے جو اڑتی ہے ہواؤں میں
کوئی پانی میں رہتی ہے، کوئی ارضی فضاؤں میں
کسی کے دو ہیں پاؤں تو کسی کے چار ہیں پاؤں
میسر ان کو فرمائی ہے تُو نے دھوپ اور چھاؤں
ہوا، مٹی سبھی اشیا تری تخلیق کے مظہر
سجائے چاند، تارے تو نے ہی تو آسمانوں پر
کیا تخلیق جو کچھ تُو نے کوئی کر نہیں سکتا
نہیں خلاق تجھ جیسا کوئی، ثانی نہیں تیرا
ترا یہ نام لاکھوں رحمتوں کا منبع و مصدر
کرے جو وِرد اس کا، مہرباں ہوتے ہیں سب اُس پر

کبھی اپنے پرائے پیش آتے ہیں محبت سے
تُو واقف اُس کو کرتا ہے ہر اک شے کی حقیقت سے

وہ لوگوں میں تری ہی ذات کا پرچار کرتا ہے
تُو اُس سے اور وہ تجھ سے بڑا ہی پیار کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۰۔ مولا

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ولا سے نام یہ تیرا، سراسر ہے محبت تُو
مدد ہر اک کی تُو کرتا ہے، کرتا ہے عنایت تُو

تُو جو بھی کام کرتا ہے، مقدر اُس کا نصرت ہے
ترے ہر اک عمل میں خیر ہے، حسن و صداقت ہے

تُو مولا ہے، تُو کرتا ہے محبت اپنے بندوں سے
تُو واقف ہے ارادوں اور اُن کی ساری سوچوں سے

تُو موجودات کا خالق ہے، مالک ہے، تُو مولا ہے
تُو آقا ہے، حقیقت میں تُو ہی سب کچھ ہمارا ہے

ترے بندے ہیں ہم، اس کو شرف اپنا سمجھتے ہیں
ہر اک انسان پر بے انتہا احسان تیرے ہیں

تو مولا ہے، اعانت ساتھ رہتی ہے سدا تیری
مدد تُو نہ کرے تو زندگی کٹ ہی نہیں سکتی

امورِ خیر میں نصرت تری ہم کو میسر ہے
تری رحمت کی چھاؤں ہر گھڑی ہم سب کے سر پر ہے

تُو مولا ہے، ترا ہی حکم چلتا ہے زمانے پر
ترے احکام سے کوئی بھی شے ہرگز نہیں باہر

وہ دن نزدیک ہے سچی ولایت جب تری ہوگی • ے
وہی محفوظ ہے، حاصل جسے ہے تیری خوش نودی

ترا مولا نہیں کوئی، تُو ہے ہر شخص کا مولا
ولی ہو یا نبی، کوئی بھی مولا بن نہیں سکتا

ترا یہ نام جو کثرت سے لیتا ہے، اُسے تیری
میسر رہتی ہے تا عمر خوش نودی، رضامندی

عبادت میں تری اُس کا زیادہ وقت کٹتا ہے
سمجھتا ہے کہ اُس کا لمحہ لمحہ صرف تیرا ہے

سکونِ دل اُسے ملتا ہے، پاتا ہے وہ خوشحالی
سمجھتا ہے ہر اک کی ہر خوشی کو وہ خوشی اپنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۱۔ نصیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترے اس نام کی ہے نصر سے نسبت مرے مولا
تُو ہی ہے سارے بندوں کو مدد، نصرت عطا کرتا

یہ فرمایا ہے تُو نے گر تری نصرت کرے کوئی اے
یقیناً تُو بھی فرماتا ہے نصرت ایسے بندے کی

مری نصرت کرو اور میرے تم انصار بن جاؤ ۲ ے
بہر صورت بنو میرے، فقط تم میرے کہلاؤ

خدا کے واسطے بندوں کی نصرت اس طرح ہو گی
مدد اک دوسرے کی سب کریں، ہیں لوگ جتنے بھی

فضا قائم کریں وہ باہمی امداد سے ایسی
کسی کا کام ہرگز نہ رُکے، ہو کام جیسا بھی

کریں احکام اللہ کے بہر صورت سبھی پورے
محبت کو بڑھائیں، پاس جائیں نہ وہ نفرت کے

مرے مولا! تُو نصرت اس طرح لوگوں کی کرتا ہے
دلوں کو نورِ ایماں سے بڑی خوبی سے بھرتا ہے

فسادِ کفر سے تُو اہلِ ایماں کو بچاتا ہے
تُو اپنے دشمنوں کو ہر طرح نیچا دکھاتا ہے

تُو طاقت کافروں کی اُن کے حق میں سلب کرتا ہے
ہدایت سے تُو لوگوں کے منور قلب کرتا ہے

کوئی مشکل نظر میں اُن کی مشکل ہی نہیں رہتی
تُو پیدا اُن کے ہر اک کام میں کرتا ہے آسانی

ترے اس نام کی نسبت عبادت سے ہے، دعوت سے
تعلق اس کا گہرا ہے تری یکتائی، وحدت سے

تری نصرت ہر اک مومن کا سینہ کھول دیتی ہے
تری خلقت ترے باعث ہی سکھ کا سانس لیتی ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، تری نصرت
میسر اُس کو آتی ہے، وہ بن جاتا ہے خوش قسمت

مدد لوگوں کی کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے
وہ جو بھی کام کرنا چاہتا ہے، کر گزرتا ہے

ترے لطف و کرم سے وہ سدا سرشار رہتا ہے
بُرائی سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۲۔ الٰہ

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

الٰہ و اللہ ایسے نام ہیں جو ذاتی ہیں تیرے
کسی بھی اور کے یہ نام ہرگز ہو نہیں سکتے

بجز تیرے کوئی معبود ہرگز ہو نہیں سکتا
عبودیت کے لائق تُو، تُو ہی ہے لائقِ سجدہ

الٰہ و اللہ بے شک ہے زمین و آسماں میں تُو سدا
تصرف میں ترے ہر شے، مکیں میں تُو مکاں میں تُو

ترے اس نام کو نسبت خصوصی ہے عبادت سے
تعلق ہے یہی اس کا تری وحدت سے، دعوت سے

ترے اس اسم سے پیدا تخلل ہو نہیں سکتا
مگر اس سے تعلق خوبی سے ہوسکتا ہے پیدا

تری توحید کی یہ نام پوری شان رکھتا ہے
تری تفرید کی یہ نام پوری شان رکھتا ہے

ترا یہ نام بندے کی انا کو ختم کرتا ہے
عبودیت کی لذت سے یہ دامن اُس کا بھرتا ہے

حقیقت کا اُسے اس نام سے عرفان ہوتا ہے
عطا اُس کو یقینِ تام کا فیضان ہوتا ہے

ترقی کرتا ہے انساں یقیں سے اور عرفاں سے
حصولِ فیض کرتا ہے وہ تجھ سے، تیرے قرآں سے

تری ہی ذات انساں کو مراتب بخش دیتی ہے
عطا، جود و سخا میں منفرد اک ذات تیری ہے

خداوندا، ترا یہ نام کثرت سے جو پڑھتا ہے
اُسے دنیا نے تیزی سے ترقی کرتے دیکھا ہے

بجز تیرے کسی کے آگے ہرگز وہ نہیں جھکتا

میسر اُس کو رہتا ہے سدا رحم و کرم تیرا

اُسے اپنوں سے، غیروں سے ہمیشہ ملتی ہے عزت

ہمیشہ سرخرو ہوتا ہے، کہلاتا ہے خوش قسمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۳۔ علّام

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے علام یعنی علم ہر اک شے کا رکھتا ہے
زمیں یا آسماں ہے وہ، سمندر ہے یا دریا ہے

تری ہی ذات موجودات کی مالک ہے، خالق ہے
ہر اک زیرِ نگیں تیرے، بہر صورت تُو فائق ہے

ترے ہے علم میں کہ برسرِ افلاک جو کچھ ہے
زمیں پر بھی ہے جو کچھ اور زیرِ خاک جو کچھ ہے

ہے جو کچھ سامنے، رکھتا ہے پورا علم تُو اُس کا
وہ ہر شے بھی ہے تیرے علم میں کہ جو ہے پوشیدہ

تہہِ اسحار گر ہلکی سی بھی آواز ہو پیدا
تُو وہ علام ہے کہ ہوتا ہے تجھ کو ہی علم اس کا
تُو ماضی، حال و مستقبل کا پورا علم رکھتا ہے
کوئی بھی ہو زمانہ، ہر زمانہ صرف تیرا ہے
نہیں محتاج ماخذ کا، انوکھا علم ہے تیرا
نہیں معلوم کا یہ مُفتَقِر، نہ ہی اعادے کا
فزوں تر فلسفے سے اور منطق سے ترا ہے علم
احاطے میں ہے علم ان کا، ترا بے انتہا ہے علم
تُو ہے علام، تیرا علم بالا اور ہے یکتا
یہ ہے تجدید سے ارفع، یہ ہے تفریق سے اعلیٰ
نہیں جو اکتسابِ علم کرتا، تُو ہے وہ علام
ترا ہر حرف دائم ہے، ہر اک عالم کو یکساں تام
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے تیری
میسر آتی ہے رحمت کی چھاؤں اور خوش نودی

اضافہ علم میں اُس کے بڑی تیزی سے ہوتا ہے
وہ دانائی کی مالا میں حسیں موتی پروتا ہے
فروغِ علم میں وہ تندہی سے کام لیتا ہے
توجہ مستحق لوگوں پہ اور اپنوں پہ دیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۴۔ قاہر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو قاہر ہے، ترے اس نام کی ہے قہر سے نسبت
ہر اک پر ہے ترا غلبہ، فزوں تر ہے تری قدرت

کوئی ہم سر نہیں تیرا بلندی اور عظمت میں
تُو یکتا ہر صفت میں ہے، تُو یکتا شان و شوکت میں

سبھی عاجز ہیں، رہتے ہیں ترے آگے سرافگندہ
تجھے حاصل ہے اپنے بندوں پر پوری طرح غلبہ ہے

تُو قاہر ہے، تُو منواتا ہے اپنے حکم ہر اک سے
نہیں سرتابی کر سکتی کوئی بھی شے ترے آگے

اگر قاہر نہ تُو ہوتا، نظامِ زندگی سارا
نہ چل سکتا توازن سے، فنا لمحے میں ہوجاتا

ترا ہی قہر ہر شے کو توازن سے چلاتا ہے
جسے چاہے بناتا ہے، جسے چاہے مٹاتا ہے

ترا غلبہ نہ ہو تو ہر طرف برپا ہو جنگ ایسی
ملے نہ جس کے باعث آشتی کا ایک لمحہ بھی

ترا نہ قہر ہوتا تو زمیں سب کو نگل جاتی
ڈبو دیتا سمندر بھی، نہ ہوتی ذات گر تیری

ہماری روح پر، جسموں پہ پورا تیرا غلبہ ہے
اسی غلبہ سے تُو کارِ جہاں سارا چلاتا ہے

تری ہی ذات خالق ہے، تری ہی ذات قاہر ہے
تو ہی باطن ہے، ظاہر ہے، تُو ہی اول ہے، آخر ہے

ترا یہ نام جو پڑھتا ہے، ملتی ہے اُسے طاقت
مدد کرتا ہے ہر اک کی، وہ کہلاتا ہے خوش قسمت

وہ کمزوروں سے نرمی سے ہمیشہ بات کرتا ہے
بسر اپنے وہ تیرے ذکر میں دن رات کرتا ہے
تری رحمت اُسے ہر کام میں ہے سرخرو کرتی
میسر اُس کو رہتی ہے ہمیشہ تیری خوش نودی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۵۔ غافر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو غافر، غفر والا ہے، تُو پردہ ڈالنے والا
تو اپنے بندوں کو ہونے نہیں دیتا ہے شرمندہ

چھپاتا غفر سے ہے اپنے بندوں کے گنہ ایسے
گنہ اُن سے وہ سب سرزد ہوئے نہ ہوں کبھی جیسے

جو تسلیم گنہ کرتا ہے، تیری ذات ہے ایسی
معافی اُس کو دینے میں جو عجلت ہے سدا کرتی

تری ہی ذات ہے واحد، گنہ جو بخش سکتی ہے
سبھی امیدیں وابستہ ہیں جس سے، ذات تیری ہے

تُو ہی غفران والا ہے، نرالی شان والا ہے
فقط تُو بخش سکتا ہے، تُو ہی احسان والا ہے

تری رحمت، غضب پر تیرے لیتی ہے سدا سبقت
ترے در پر جو آتا ہے سدا کرتا ہے تُو رحمت

کوئی ظالم ترے در پر اگر آئے، تُو غافر ہے
تُو ہے غفار، تیرا لطف بے پایاں ہے، وافر ہے

کرم تُو سب گنہگاروں پہ ایسے کرتا آتا ہے
کہ تُو اُن کے گناہوں کو فرشتوں سے چھپاتا ہے

معافی کی عطا میں تجھ سا کوئی ہو نہیں سکتا
تُو غافر ہے، یقیں ہے تیری بخشائش پہ ساروں کا

ترا فرمان ہے کہ جو بھی تائب ہو کے آتا ہے
ترے در سے وہ بخشش کا حسیں انعام پاتا ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، اُسے تیری
کرم کی تُو کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیتی

بھروسا اُس کا تیری ذات پر بڑھتا ہی جاتا ہے
وہ اپنے شہر میں ہر اک سے عزت خوب پاتا ہے

خطا کوئی کرے اُس کو وہ فوراً بخش دیتا ہے
سبھی سے نیکی کرتا ہے، دعائیں خوب لیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۶۔ فاطر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترے اِس نام کی ہے فطرت سے نسبت، تو فاطر ہے
ہر اک شے پیدا تُو کرتا ہے، اس میں خُوب ماہر ہے

تُو جو بھی شے بناتا ہے، مثال اُس کی نہیں ملتی
نہیں ہوتی ضرورت تجھ کو اُس شے کے نمونے کی

کسی سے مشورہ کرنے کی حاجت تُو نہیں رکھتا
حقیقت میں ہر اک ہر کام میں محتاج ہے تیرا

تُو ہی فطرت کا خالق ہے، ہر اک قانونِ فطرت کو
تُو ہی تخلیق کرتا ہے ہُوا تخلیق اب تک جو

زمین و آسماں تیری مہارت کا نمونہ ہیں
سمندر، چاند، سورج تیری طاقت کا نمونہ ہیں
بناتا ہے تُو جو بھی شے، کمی اُس میں نہیں ہوتی
ہے ناممکن کوئی بھی عیب ہر تخلیق میں تیری
ہر اک شے کی ہے کیا فطرت تعین تُو ہی کرتا ہے
مطابق اس کے اُس میں رنگِ فطرت تو ہی بھرتا ہے
ہوئے ہیں تیرے ہی احکام سے ارض و سما پیدا
جو ہوگا انفطار ان میں ترے ہی حکم سے ہوگا ۵ے
بجز تیرے کسی میں کچھ نہیں طاقت بنانے کی
کسی شے کو بنانے کی، بنانے اور مٹانے کی ۶ے
ترے ہر کام سے حسنِ کمال ایسے جھلکتا ہے
کہ جیسے دن میں سورج پوری قوت سے چمکتا ہے
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، تری قدرت
کسی تخلیق کی اُس کو عطا کر دیتی ہے طاقت

خیال اُس کو انوکھے سوجھتے ہیں فن کی راہوں میں
بڑا وہ معتبر بن جاتا ہے سب کی نگاہوں میں

وہ کرتا ہے ہر اک وہ کام جو دشوار ہوتا ہے
اگر درپیش مشکل ہو تو بیڑا پار ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۷۔ ملیک

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ملیک اک نام ہے تیرا، تُو مالک مُلک سارے کا
مَلِک تجھ جیسا کوئی اور ہرگز ہو نہیں سکتا

جسے تُو چاہتا ہے، مُلک اُس کو بخش دیتا ہے
تُو جب بھی چاہتا ہے مُلک اُس سے چھین لیتا ہے

ملیک ایسا ہے تو جس کے ہے قبضے میں ہر اک کی جان
عیاں اس بات سے ہے تیری قدرت اور تیری شان

مَلِک ایسا ہے تُو، گر تُو عطا نہ اذن فرمائے
تو پتا بھی شجر کی شاخ پر ہرگز نہ ہل پائے

یہ جرأت پورے عالم میں کوئی شے کر نہیں سکتی
کہ تیرا حکم نہ ہو اور وہ چھوڑے جگہ اپنی

تری ہی مِلک میں افلاک اور اجرام ہیں سارے
ترے ہی حکم کے تابع ہیں سورج، چاند اور تارے

حکومت میں تری خشکی، تری، ساری فضائیں ہیں
تِرے تیرے اشارے کی ہوائیں اور گھٹائیں ہیں

ملیک اُس ملک کا ہے تُو، نہیں جس سے کوئی باہر
تری شاہی میں ہر شے ہے، وہ چاہے خشک ہو یا تر

سبھی پر اختیارِ کُل تری ہی ذات کو حاصل
ترے اس اختیارِ کُل میں کوئی بھی نہیں شامل

کوئی بھی شے نہیں ایسی نظر میں جو نہ ہو تیری
تری ہی ذات ناظر ہے حقیقت میں ہر اک شے کی

ترا یہ نام جو پڑھتا ہے، اس کو پڑھنے والے کے
سنور جاتے ہیں بگڑے کام جلدی تیری رحمت سے

نکوکاری وہ کرتا ہے، بُرائی سے وہ بچتا ہے
سدا مامون رہتا ہے، لڑائی سے وہ بچتا ہے
مراتب اُس کو ملتے ہیں، ترقی خوب کرتا ہے
تری رحمت سے روز و شب وہ دامن اپنا بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۸۔ حفی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حفی ہے تُو، بڑی ہی مہربانی سب پہ کرتا ہے
عطا سے، مہربانی سے تُو جھولی سب کی بھرتا ہے

ترے لطف و کرم کا سلسلہ ہر وقت ہے جاری
ترے احسان سے مملو ازل سے دنیا ہے ساری

تُو ایسا مہرباں ہے، تجھ سے بڑھ کر مہرباں کوئی
نہ پہلے تھا، نہ ہو سکتا ہے مستقبل میں کوئی بھی

تُو ایسا ہے حفی جو پرسشِ احوال کرتا ہے
گزارش سن کے ہر اک کی کرم سے جھولی بھرتا ہے

تری ہی ذات نے علم و عمل سے پوری دنیا کا
احاطہ کر کے رکھا ہے، کرم ٹو ہی ہے فرماتا
ٹو ہی بندوں کو آمادہ کیا کرتا ہے نیکی پر
بُرائی سے جو تائب ہو، کھلے ہیں اُس پہ تیرے در
ترے بندے تری جود و سخا سے فیض پاتے ہیں
کرم سے تیرے جیتے ہیں، ترا ہی رزق کھاتے ہیں
تری سو رحمتیں ہیں، اک کو بانٹا ٹو نے لوگوں میں
کرے گا باقی بھی تقسیم محشر میں ٹو بندوں میں
تری رحمت خزانوں اور دفینوں سے فزوں تر ہے
ترے بندوں کو ہر دولت ترے باعث میسر ہے
کمالِ مہربانی اور نوازش ہے ترا شیوہ
حفی ہے ٹو، فزوں تر ہے، تری رحمت، کرم تیرا
ترے اس اسم سے کم لوگ ہی واقف ہیں دنیا میں
میسر ہے یہاں تیرا کرم اور ہوگا عقبٰی میں

جو لے یہ نام اُس کی پرسشِ احوال ہوتی ہے
تری رحمت سدا اُس کے شریکِ حال ہوتی ہے

محبت میں تری اُس کا گزرتا ہے ہر اک لمحہ
تری رحمت کا کرتا ہے جہاں میں روز و شب چرچا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۹۔ محیط

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

محیط اک نام ہے تیرا، احاطت میں تری ہر شے ہے
حفاظت تُو ہر اک شے کی بڑی خوبی سے کرتا ہے

ترے آگے یہ دنیا ایک قطرے سے بھی کم تر ہے
برابر ایک قطرے کے ترے آگے سمندر ہے

نہیں اک ذرہ بھی تیرے محیطِ علم سے باہر
نظر تیری ہے سب اعمال پر، اُن کے نتائج پر

تجھے معلوم ہے ہر اک کی کیفیت، غرض ساری
نہیں رہ سکتا کوئی بھید تیری ذات سے مخفی

تجھے حاصل ہے معلومات کی پوری فراوانی
یہاں ہے جو بھی شے، تیرے لیے ہے جانی پہچانی
تجھے ہے اقتدارِ کُل ہر اک مخلوق پر حاصل
تری شاہی میں ہر اک چیز کُلی طور پر شامل
تُو پیدائش کے ہر اک مرحلے، انجام سے واقف
تُو ہر شے کے حقیقی نام سے اور کام سے واقف
زماں کو اور مکاں کو ذات تیری نے بنایا ہے
سبھی اشجار کو دھرتی سے تُو نے ہی اُگایا ہے
تُو وہ کرتا ہے جو کوئی بھی ہرگز کر نہیں سکتا
حقیقت میں یہ دنیا ہے کرشمہ تیری قدرت کا
محیط اشیا پہ تیری ذات ہے، تیری ہی طاقت ہے
تری قدرت کے آگے سرنگوں ہر اک کی طاقت ہے
ترا یہ نام جو کثرت سے لیتا ہے، اُسے تیری
عنایت سے میسر آتی ہے ہر طور خوش حالی

سلیقہ کام کرنے کا عطا اُس کو تُو کرتا ہے
کسی سے وہ نہیں ڈرتا، فقط تجھ سے وہ ڈرتا ہے

اُسے عزت تُو دیتا ہے، وہ سرافراز ہوتا ہے
اُسے لگتا ہے جیسے یہ زمانہ اُس کا اپنا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۰۔ مستعان

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا ہے مستعان اک نام، کرتا ہے مدد تُو ہی
ضرورت ساری دنیا کی سدا کرتا ہے تُو پوری

کوئی بھی کام کرنے میں تری طاقت ہے بالاتر
تجھے ہی برتری حاصل ہے دنیا کی ہر اک شے پر

تُو ہی ہے مستعان ایسا جو ہر بگڑی بناتا ہے
مصائب ختم کرتا ہے، خوشی کا دور لاتا ہے

نوائب کو مٹا دینا، مرادیں سب کی بر لانا
ہمیشہ اپنے بندوں کو عطا انعام فرمانا

تری یہ شان ہے تُو درگزر کرتا ہی رہتا ہے
گنہگاروں کے دامن خیر سے بھرتا ہی رہتا ہے
ہو طالب استعانت کا صمیمِ قلب سے کوئی
عطا کرتا ہے تو بخشش ہر اک تقصیر پر اُس کی
حیات و موت، مال، اولاد، سب کچھ تُو ہی دیتا ہے
ترے دربار سے ہر شخص اپنا رزق لیتا ہے
تری گر استعانت نہ ہو حاصل تو کوئی بھی کام
کوئی بھی شخص خوبی سے نہیں دے سکتا سرانجام
عبادت، استعانت حق ترا ہے اپنے بندوں پر
کمی اس میں نہ ہو کوئی، ضروری ہے یہ لوگوں پر
کوئی گر استعانت تیری حاصل کرنا چاہے تو
ضروری ہے دُعا کے ساتھ تیرے در پہ حاضر ہو
تُو ہی ہے مستعان ایسا، ترا جو نام لیتا ہے
اُسے تُو اپنی رحمت سے کشائش خوب دیتا ہے

مدد لوگوں کی کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے

وہ خاکوں میں غریبوں کے خوشی کے رنگ بھرتا ہے

کرم سے اپنے تُو اُس کی مرادیں کرتا ہے پوری

وہ عزت کرتا ہے اور سب ہی عزت کرتے ہیں اُس کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۱۔ رفیع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
رفیع و اعلیٰ تیری ذات، رفعت میں تُو لاثانی
تُو سب سے برتر و بالا، تری ہر بات لافانی
تُو مالک ہے بلندی کا، بلندی دینے والا ہے
زمانے بھر کے لوگوں کو مراتب تُو ہی دیتا ہے
عطا کرتا ہے کچھ لوگوں کو رفعت تُو زمانے میں
تفاوت کام آتا ہے یہ دنیا کو چلانے میں
کوئی ہے پست تو کوئی تری دنیا میں بالا ہے
عجب رتبوں کے سانچوں میں ہر اک کو تُو نے ڈھالا ہے

تری ہی ذات کو حاصل ہے ہر عظمت، ہر اک رفعت
نہیں تجھ کو کسی بھی طور پستی سے کوئی نسبت
بجز تیرے ترقی کوئی ہرگز دے نہیں سکتا
تُو ہی ہے اپنے بندوں کو بزرگی بخشنے والا
جسے تُو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اُسے عزت
جسے تُو چاہتا ہے ملتی ہے اُس کو عجب ذلت
مقابل تیری رفعت کے کوئی بھی آ نہیں سکتا
تُو نہ چاہے تو عزت کوئی ہرگز پا نہیں سکتا
تری ذاتِ رفیع و رافع و بالا کو ہے زیبا
ہر اک عظمت، ہر اک رفعت، ہر اک رتبہ بڑائی کا
بلندی چاند تاروں کی تری عظمت کے آگے ہیچ
بلندی آسمانوں کی تری رفعت کے آگے ہیچ
اُسے ملتی ہے عزت نام یہ تیرا جو لیتا ہے
صلے میں مرتبہ اُس کو تُو کوئی بخش دیتا ہے

ترقی دین اور دنیا میں اُس کو خوب ملتی ہے
خوشی کی ہر کلی آنگن میں اُس کے روز کھلتی ہے

نجات اُس کو عطا کرتا ہے تُو ہلکے خیالوں سے
وہ روشن زندگی کرتا ہے نیکی کے اجالوں سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۲۔ کافی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو کافی ہے، رواں ہے زندگی تیری کفایت سے
مرادیں سب کی پوری ہوتی ہیں تیری عنایت سے

تُو کافی ہے، کمی کو کرتا ہے تیرا کرم پورا
کفایت نہ کرے تُو، کام کوئی ہو نہیں سکتا

امورِ خیر میں تیری کفایت کے سبب سے ہی
فروغِ خیر ہوتا ہے، شمع جلتی ہے نیکی کی

کفایت امن کی اور آشتی کی تُو ہی کرتا ہے
تُو کافی ہے، دلوں کو خیر کے جذبوں سے بھرتا ہے

کسی کو کامیابی کی نہیں ملتی کبھی منزل
کفایت جب تلک تیری اُسے ہو جائے نہ حاصل

ترے دربار سے ہر اک کو حاصل رزق ہوتا ہے
تُو ہی کافی ہے، تُو ہی سب کو روزی دینے والا ہے

سبھی اہلِ توکل یوں سمجھتے ہیں تجھے کافی
کہ ہوتے ہیں مسائل حل فقط تدبیر سے تیری

سمجھتے ہیں تجھے ایمان والے سب وکیل اپنا
تُو کافی ہے، تجھے ہی کہتے ہیں سارے کفیل اپنا

تُو ہی مکر وریا سے اہلِ ایماں کو بچاتا ہے
تُو ہی نیکی، بھلائی، خیر کا رستہ دکھاتا ہے

کسی کا تُو نہیں مقروض، سب مقروض ہیں تیرے
تُو کافی ہے، کفایت سے تری سب کام ہیں چلتے

نہیں محتاج ہوتا جو ترا یہ نام لیتا ہے
ضرورت سے فزوں تر تُو اُسے ہر چیز دیتا ہے

کفایت سے تری کرتا ہے خوبی سے ترقی وہ
تری خوش نودی کی خاطر مدد کرتا ہے سب کی وہ
عبادت میں تری بے حد خوشی محسوس کرتا ہے
مصائب میں بہر صورت کمی محسوس کرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۳۔ غالب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو غالب ہے، تُو ہر شے پر مکمل غلبہ رکھتا ہے
حقیقت یہ ہے دنیا میں ہر اک مغلوب تیرا ہے

وہی غالب ہے دنیا پر، ترا مغلوب جو ٹھہرا
بجز تیرے کسی کے سامنے وہ جھک نہیں سکتا

ترا غلبہ اُسے سچائی کے رہ پر چلاتا ہے
حقیقت میں اُسے اک بہتریں انساں بناتا ہے

بڑے ہی عجز سے جو تیرے آگے سر جھکاتا ہے
ہمیشہ معتبر دنیا میں تُو اُس کو بناتا ہے

تیرے غلبے کو جو پوری طرح تسلیم کرتا ہے
تُو دل میں اُس کے نورِ اپنی ولا کا خوب بھرتا ہے
امورِ زندگی میں ہے تسلسل تیرے غلبے سے
توازن ہے سدا سے چیزوں میں اس وصف سے تیرے
بھٹک سکتا نہیں کوئی کہ اُس پر تیرا غلبہ ہے
تُو ہر شے کو ہمیشہ ٹھیک رستے پر ہی رکھتا ہے
تری قدرت بجا رستے پہ سورج کو چلاتی ہے
ہواؤں کو بھی اُن کا راستہ وہ ہی دکھاتی ہے
اسی باعث ستارے، چاند، سب کچھ راستی پر ہے
اسی باعث تو قابو میں زمیں ہے اور سمندر ہے
تُو غالب ہے، ترے غلبے کی رحمت ہے عیاں سب پر
تری قدرت فزوں تر، ذات تیری مہرباں سب پر
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، تری قدرت
عطا مشکل پہ غلبہ پانے کی کردیتی ہے طاقت

کوئی دشمن اُسے مغلوب ہرگز کر نہیں سکتا

سہولت سے وہ اپنے دشمنوں پر پاتا ہے غلبہ

مدد کرتا ہے کمزوروں کی، اُن کا ساتھ دیتا ہے

کوئی درپیش ہو مشکل، مدد وہ تجھ سے لیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۴۔ منان

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے منان، ہر اک پر بہت احسان کرتا ہے
تُو دامن اپنے بندوں کے عطا سے خوب بھرتا ہے

ترے احسان کتنے ہیں، کوئی بھی گن نہیں سکتا
نہ ہو جس پر ترا احساں، کوئی اک بھی نہیں ایسا

ترا منّ و کرم، تو کرتا ہے اسلام کی تلقین
کسی پر جو کرے احساں، تُو اُس کی کرتا ہے تحسین

تری ہے منتِ فعلی سدا سے اپنے بندوں پر
کھلے رہتے ہیں تیرے جُود کے اُن پر ہمیشہ در

جو لیتا ہے ترا یہ نام کثرت سے اُسے تُو ہی
عطا کر دیتا ہے لوگوں پہ احساں کرنے کی خوبی
غریبی ختم کر کے اُس کو خوشحالی تُو دیتا ہے
غریبوں کی مدد میں وہ سخا سے کام لیتا ہے
بجز تیرے مدد لیتا نہیں ہے وہ کسی سے بھی
میسر اُس کو رہتا ہے کرم تیرا، عطا تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۵۔ جلیل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
جلیل ایسا ہے تُو اللہ، ترا ہمسر نہیں کوئی
بڑا ہے مرتبہ تیرا، بڑی ہے برتری تیری
بڑائی اک تری ہی ذات کو ہر اک پہ حاصل ہے
سبھی اوصاف میں اپنے تری ہی ذات کامل ہے
جلالت میں کمال اک ذات تیری ہی کو ہے زیبا
بزرگی میں کوئی تجھ سا جہاں میں ہو نہیں سکتا
جلیل ایسا ہے تُو، تجھ سا نہیں کوئی کرم والا
عطا میں اور دہش میں کوئی ہم پلہ نہیں تیرا

بڑے اعزاز دیتا ہے تُو ہی سب اہلِ ایماں کو
بڑھا کر مرتبہ، شوکت عطا کرتا ہے انساں کو

نکو کاروں کو تیری ذات ہی اکرام دیتی ہے
ہر اک نیکی کا اُن کو اجر اور انعام دیتی ہے

ترے در پر جو آتا ہے وہ عزت خوب پاتا ہے
ترا دشمن ہمیشہ زیر ہوتا، منہ کی کھاتا ہے

کوئی تجھ پر کسی صورت میں غالب آ نہیں سکتا
جلالت ، منزلت تیری کو کوئی پا نہیں سکتا

جلالت سے تری کارِ جہاں خوبی سے چلتا ہے
ترے باعث ہی دن ہوتا ہے اور سورج نکلتا ہے

بڑائی تیری ہر شے کو توازن بخشنے والی
تری ہی ذات برتر ہے، تری ہی ذات ہے عالی

ترا یہ نام کثرت سے جو پڑھتا ہے، تری رحمت
عطا کرتی ہے اُس کو شان و شوکت اور بڑی عزت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۶۔ محی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

محی اک نام ہے تیرا، تو سب کو پیدا کرتا ہے
ترا یہ نام اِحیا سے، تُو زندہ کرنے والا ہے

کیا پیوند تُو نے روح کو اجسام سے مولا
قوائے نامیہ کو بھی کیا ہے تُو نے ہی پیدا

نفوسِ ناطقہ کو زندگی تُو نے عطا کی ہے
حیاتِ علمی تُو نے ہی زمانے بھر کو بخشی ہے

اگاتا ہے تُو ہی سبزہ ہر اک جانب زمینوں پر
دکھاتا ہے تُو ہی تو آسمانوں پر حسیں منظر

کروڑوں قسم کے تو نے کیے ہیں جانور پیدا
کوئی ننھی سی شے بھی کوئی پیدا کر نہیں سکتا

تہہ ابرار اور ابحار چیزیں ہیں بہت ایسی
نہیں معلوم اُن کے ذیل میں کچھ بھی کسی کو بھی

سمندر میں کیے پیدا کروڑوں جانور تو نے
بجز تیرے بہت سے تو کسی نے بھی نہیں دیکھے

جسے کرتا ہے تُو پیدا، اُسے تُو رزق دیتا ہے
ہر اک چھوٹا بڑا تیرے ہی در سے رزق لیتا ہے

تو بارش بھیج کر مردہ زمیں کو زندہ کرتا ہے
پھر اُس کو سبزہ اور گل سے بڑی خوبی سے بھرتا ہے

عدم کو ذات تیری نے وجودِ خاص بخشا ہے
عطا تُو زندگی کرتا ہے، تُو ہی موت دیتا ہے

کوئی بیمار کثرت سے پڑھے یہ اسم تو اُس کی
ترے فضل و کرم سے ختم ہو جاتی ہے بیماری

کیا جائے کسی بیمار پر اس اسم کا گر دم
شفا تُو بخش دیتا ہے، نہیں رہتا اُسے یہ غم

کوئی بھی زیرِ بار اس اسم کا جب ورد کرتا ہے
تو بار اس پر نہیں رہتا، تُو ایسا رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۷۔ ممیت

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ممیت اک نام ہے تیرا کہ تُو ہے مارنے والا
تری قدرت میں سب کی موت، تُو ہر وصف میں یکتا
تُو مالک موت کا جو زندگی سے پہلے طاری تھی
تُو مالک زندگی کا جو عطا تُو نے ہے سب کو کی
وہ سب مردہ تھے، جن کو ذات تیری نے کیا زندہ
انھیں تُو مار کر اک بار پھر سے زندگی دے گا
ترا ہے شکر کہ تُو نے ہمیں پیدا ہے فرمایا
حقیقت میں تھے ہم مردہ کہ جب تُو نے کیا زندہ ۹ے

بہر صورت ہر اک کی زندگی ہے تیری قدرت میں
ممیت ایسا ہے تُو ، ہے موت شامل تیری خلقت میں
ترے احکام کی تعمیل عزرائیل کرتا ہے
ترے ہی حکم سے ہر کوئی جیتا اور مرتا ہے
ترا ہونا ممیت انساں کو سیدھا رہ دکھاتا ہے
بجز تیرے ہر اک کی بندگی سے یہ بچاتا ہے
بنا دیتی ہے دل کو ذات تیری مردہ غفلت سے
چھپا دیتی ہے نورِ عقل کو نفسانی ظلمت سے
جو زندہ قلب کو رکھے، مدد کرتا ہے تُو اُس کی
تُو مردہ کرتا ہے دل اُس کا جو کرتا ہے بے دینی
ترا یہ وصف دنیا میں جلا نیکی کو دیتا ہے
بھلائی کی طرف بندوں کو مائل کرنے والا ہے
کرے جو ورد اس کا، دشمن اُس سے مات کھاتا ہے
مقابل جب بھی آتا ہے، وہ ذلت ہی اٹھاتا ہے

جو کرتا ہے ترے اس نام کا سونے سے پہلے ورد
نہیں چکر لگاتا ہے کبھی شیطان اُس کے گرد

بہر صورت سدا قابو میں رہ جاتا ہے نفس اُس کا
اُسے رہتا نہیں ہرگز کسی نقصان کا خطرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۸۔ وارث

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ہے تیرا نام وارث، شان میں تو ارفع و یکتا
تُو سب کے بعد بھی موجود رہنے والا ہے مولا

ہے وارث ورث سے اور تُو ہر اک میراث کا وارث
بجز تیرے نہیں ہو سکتا کوئی دوسرا وارث

تری جو سلطنت ہے اُس کی وسعت حد سے باہر
تُو وارث ہے، حقیقت تیری قائم سب عوالم پر

نہیں جس شے کا وارث کوئی، اُس کا تُو ہی ہے وارث
جو پوشیدہ ہے ہر اک سے تو ہی اُس کا بھی ہے وارث

بنے پھرتے ہیں جتنے لوگ وارث، عارضی ہیں سب
فقط کچھ دن کو یہ چیزیں انھیں تجھ سے ملی ہیں سب

تو ہی دیتا ہے روحانی مناصب اپنے بندوں کو
وراثت یہ عطا ہوتی ہے کچھ مخصوص لوگوں کو

سبھی وارث ہیں فانی، ذات تیری صرف لافانی
وراثت سب کی جانی ہے، فقط تیری نہیں جانی

ہیں گزری کتنی قومیں کہ تکبر جن کا شیوہ تھا
زمانے کی ہر اک شے پر موثر اُن کا دعویٰ تھا

مگر اُن سب میں دنیا میں کوئی اک بھی نہیں باقی
مکمل سلطنت اُن کی وراثت میں تری آئی

حقیقت میں تو ہی وارث ہے، مالک ہے تو ہی سب کا
بجز تیرے کوئی دعویٰ یہ ہرگز کر نہیں سکتا

پڑھے سو بار جو یہ نام تیرا دن نکلنے پر
رہے گا رنج سے محفوظ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر

مرے گا خیر پہ وہ اور بڑی وہ عمر پائے گا

قدم اُس کا مصیبت میں نہ ہرگز ڈگمگائے گا

تُو اپنے نام لیوا کو دکھوں سے یوں بچاتا ہے

کہ وہ خود کو دکھوں کی دھوپ میں محفوظ پاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۹۔ باعث

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو باعث یعنی مُردوں کو تُو زندہ کرنے والا ہے
ترا انداز ہر اک سے ہے اعلیٰ اور بالا ہے

ہے نسبت بعث سے باعث کی، تُو سب کو اٹھاتا ہے
تُو ہی مخلوق کو آمادہ کرتا اور جگاتا ہے

عدم سے نفس کو تیری ہی قدرت نے اُٹھایا ہے
تری ہی ذات نے غفلت سے لوگوں کو جگایا ہے

تری ہی ذات انساں کو بھروسا بخشنے والی
تری ہی ذات ہمت، عزم اور ہے حوصلہ دیتی

تری ہی ذات نے دنیا میں سارے انبیا بھیجے
جنہوں نے امتوں کو آ کے سیدھے رستے دکھلائے

تُو باعث ہے، زمیں سے تُو جسد سارے اُٹھائے گا
انہیں انصاف کے دن سامنے اپنے بلائے گا

حیاتِ دائمی سب کو تری ہی ذات بخشے گی
ہر اک ہستی کیے پر اپنے تجھ سے اجر پائے گی

بڑی حکمت سے کارِ زندگی تو نے چلایا ہے
عطا ہے زندگی تیری، یہ ہر اک کو بتایا ہے

یہ طے ہے مار کر سب کو اُٹھائے گی تری ہی ذات
قیامت کیا ہے، ہر اک کو بتائے گی تری ہی ذات

ترا یہ وصف ہر اک کو وضاحت سے بتاتا ہے
بڑا ہے فائدہ اُس کو جو تائب ہو کے آتا ہے

حقیقت بعث کی ہے یہ، نئی اک زندگی ہوگی
فنا ہرگز نہ ہو گی جو، یہ بالکل دائمی ہوگی

کیا ہے جس کو پیدا تُو نے، وہ ہرگز نہیں مرتا
ہے مرنا نام جینے کے یہاں ترکِ تصرف کا

وہ بعد از مرگ زندہ جب کیا جائے گا دوبارہ
تو اُس کے بعد ہرگز موت پائے گا، نہ دیکھے گا

تُو باعث ہے، تُو راغب کرتا ہے سب اہلِ ہمت کو
کہ سمجھیں زندگی کو اور اُس کی ہر حقیقت کو

امورِ عالیہ کا اکتساب اُن کی رہے منزل
کریں چھٹکارا ہر صورت سبھی اوہام سے حاصل

بُرائی کو کسی صورت نہ آنے دیں وہ پاس اپنے
اٹھائیں فائدہ تیرے کرم سے، تیری رحمت سے

جو سوتے وقت روزانہ رکھے ہاتھ اپنے سینے پر
پڑھے اک سو اور اک بار اسم یہ، سو جائے یہ پڑھ کر

تُو اُس کے دل کو علم و فہم سے معمور کرتا ہے
کوئی بھی خوف اُس کے دل میں ہو تو دور کرتا ہے

فقط تیرا ہی خوف اُس کے ہمیشہ دل میں رہتا ہے
اثر انگیز ہوتی ہے وہ جو بھی بات کہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۰۔ باقی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا ہے نام باقی، تُو ہی باقی رہنے والا ہے
ہر اندازِ کرم تیرا انوکھا ہے، نرالا ہے

ترے اس نام کی نسبت بقا سے، ذات ہے تیری
ہمیشہ ہی سے باقی اور رہے گی یہ سدا باقی

دوام اک ذات کو تیری مکمل طور پر حاصل
تری ہی ذات ہے اپنے سبھی اوصاف میں کامل

کوئی مخلوق خالق پر کبھی غالب نہیں آتی
فنا کا تُو ہے خالق سو فنا تجھ پر نہ آئے گی

تری ہی ذات باقی ہے، تو ہی ہر شے کا مالک ہے
ہیں موجودات سب فانی، ہے جو بھی شے وہ ہالک ہے
بقا تُو ہی امورِ خیر کو ہے بخشنے والا
بجز تیرے کوئی یہ کام ہرگز کر نہیں سکتا
کئی اشیا کو تو رکھتا ہے کچھ عرصہ تلک باقی
تُو چاہے جب تلک اُن پر فنا ہرگز نہیں آتی
فنا کرنے، بقا دینے کی تُو ہی رکھتا ہے قدرت
کسی بھی اور میں ہرگز نہیں یہ امر، یہ طاقت
سوا تیرے فنا ہر شخص، ہر شے کا مقدر ہے
ترا غلبہ ہر اک شے پر ہے، حتیٰ کہ فنا پر ہے
زماں سے قبل تیری ذات قائم ہے، یہ باقی ہے
مکاں کے بعد بھی بے شک یہ باقی رہنے والی ہے
طلوعِ صبح سے پہلے پڑھے سو بار جو یہ نام
پریشانی ہو دور اُس کی، بنے ہر اُس کا بگڑا کام

رہے وہ امن سے، پائے سکوں وہ عمر بھر ایسے
مقدر ہوں سدا سے اُس کا دونوں یہ دول جیسے

ترا فضل و کرم اُس کو میسر خوب آتا ہے
وہ کرکے ورد باقی کا، غموں کو بھول جاتا ہے

حوالہ جاتِ بابِ اول

۱۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۱۷/الاسرائیل : ۱۱۰

کہہ دیجیے کہ اللہ کہو یا رحمٰن کہو، ان میں سے کچھ بھی کہہ لو۔ اللہ کے تو سب نام احسن و بہتر ہیں۔

۲۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (۱۷/بنی اسرائیل: ۲۴)

ہاں یہ رحمت ہی ہے جو اولاد کو والدین کے سامنے مؤدب فرمان پذیر بنا دیتی ہے۔

۳. وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (۲/البقرۃ:۱۰۵)

یہ رحمت ہی ہے کہ بعض بندوں کو بعض بندوں سے زیادہ مختص بنا دیتی ہے۔

۴. وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ(۴۳/الزخرف: ۳۲)

یہ رحمت ہی ہے جس کی قدر و قیمت دنیا کے جملہ ذخائر و دفائن سے بڑھ کر ہے۔

۵. وَاِنَّهٗ لَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (۲۷/النمل: ۷۷)

یہ رحمت ہی ہے جو مومنین کے لیے بشکلِ قرآنِ پاک ظہور میں آئی ہے۔

۶. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۲۱/ الانبیاء: ۱۰۷)

یہ رحمت ہی ہے کہ خواجۂ ہر دوسرا احمد مصطفیٰ ﷺ کے عنصرِ لطیف میں مدغم ہو کر عالم و عالمیان کے لیے جلوہ گر ہوئی ہے۔

۷. اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ (۱۹/مریم:۱۸)

رحمٰن وہ ہے جو ہر اک خائف و ترس ناک کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے

۸. اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی (۲۰/طٰہٰ: ۵)
یہ رحمٰن ہی ہے جسے عرشِ عظیم پر استوا حاصل ہے۔

۹. مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ (۶۷/الملک: ۳)
یہ رحمٰن ہی ہے جس کی پیدا کردہ مخلوق ہر اک نقصِ طاعن سے مبرا ہے۔

۱۰. وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ (۲۱/الانبیاء: ۱۱۲)
یہ رحمٰن ہی ہے جو بندوں کی استعانت فرماتا ہے۔

۱۱. اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۷/الاعراف: ۵۷)
"اللہ تمہارا رب ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا"۔

۱۲. وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ (۲۱/الانبیاء: ۳۳)
وہ جس نے رات کو بنایا۔

۱۳. اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ (۶۷/الملک: ۲)
وہ جس نے موت و حیات کو پیدا کیا۔

۱۴. خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا (۴۳/زخرف: ۱۲)
جس نے سب کو جوڑا جوڑا بنایا۔

۱۵. وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ (۳۶/یٰس: ۷۹)
وہ پیدائش کی ہر حالت کا جاننے والا ہے۔

۱۶. اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ (۳/آل عمران: ۴۹)
میں تمہارے لیے مٹی سے ایک پرندہ کی صورت سی بناتا ہوں۔

۱۷. فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ
جس نے پیدا کیا اُسی کی جانب رجوع بھی کرو۔

۱۸. اَلَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ
جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظواہر کو صورتِ حسنہ سے مزین فرمایا ہے، اسی طرح بواطن کو سیرتِ حسنہ سے زینت بخشی ہے۔

۱۹ . سبقت رحمتی غضبی

میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔

۲۰ . وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ (۶/الانعام: ۱۸)

وہ اپنے بندوں کے اوپر پورا غالب ہے۔

۲۱ . فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا (۲۶/الشعراء: ۱۱۸)

مجھ میں اور ان میں فیصلہ کر دے۔

۲۲ . إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۳/آل عمران: ۱۱۹)

اللہ سینے کی باتوں کو جانتا ہے۔

۲۳ . إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۶/النحل: ۲۸)

تم جو عمل کرتے ہو، اللہ اس کا علم رکھتا ہے۔

۲۴ . إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲/البقرۃ: ۱۱۵)

اللہ تو وسعت دینے والا، علم رکھنے والا ہے۔

۲۵ . اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ (۱۱/ھود: ۱۴)

اللہ نے قرآن کو اپنے علم سے اتارا ہے۔

۲۶ . قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ (۵۰/ق: ۴)

زمین مردہ اجسام میں جو کمی کرتی ہے، اللہ کے علم میں ہے۔

۲۷ . يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ (۱۳/الرعد: ۴۲)

ہر اک شخص کے اعمال کا علم رکھتا ہے۔

۲۸ . يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ (۴۰/المومن: ۱۹)

آنکھوں کی خیانت تک کا اُسے علم ہے۔

۲۹ . اَللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى (۱۳/الرعد: ۸)

اللہ کو علم ہے کہ ہر ایک مادہ کے شکم میں کیا ہے۔

۳۰. وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْماً (۶/انعام: ۸۰)

پروردگار ہر چیز کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے۔

۳۱. وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِیْنَ (۱۵/الحجر: ۲۴)

پہل کرنے والوں کو ہم جانتے ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں کو ہم جانتے ہیں۔

۳۲. وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ (۶۴/التغابن: ۱۷)

یعنی وہ طاعات قبول کرتا گناہوں پر بردباری فرماتا ہے۔

۳۳. وَجَآءَھُمْ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ (۴۴/الدخان: ۱۷)

اللہ تعالیٰ کریم ہے کیونکہ وہ رسول کریم بھیجنے والا ہے۔

۳۴. اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ (۵۶/الواقعہ: ۷۷)

اللہ تعالیٰ کریم ہے کیونکہ وہ قرآن کریم اتارنے والا ہے۔

۳۵. وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْباً (۳۳/الاحزاب: ۵۲)

اللہ پاک تو ہر چیز کا نگہبان ہے۔

۳۶. وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (۲/البقرۃ: ۱۸۶)

اے نبی ﷺ جب آپ ﷺ سے لوگ (میرے بندے) میری بابت سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہوں اور جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو اس کی پکار (دعا) کو قبول کرتا ہوں۔"

۳۷. اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (۲/البقرۃ: ۲۱۴)

سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

۳۸. اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ (۱۱/ھود: ۶۱)

میرا رب قریب ہے اور میری دعا سنتا ہے۔

۳۹. اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (۲۷/النمل: ۶۲)
آخر کون ہے جو مجبور و مضطر کی سن لیتا ہے جب بھی وہ اُس کو پکارے اور اُس سے بُرائی کو ہٹا دیتا ہے۔

۴۰. وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۲/البقرۃ ۲۵۵)
اس کا علم آسمانوں اور زمین سے فراخی میں بہت زیادہ ہے۔

۴۱. لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (۲/البقرۃ: ۲۸۶)
اللہ پاک کسی ایک مخلوق کو بھی اس کی طاقت اور برداشت سے بڑھ کر کسی حکم پر مجبور نہیں کرتا۔

۴۲. وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا (۶/انعام: ۸۱)
وہی ہے جس کا علم ہر شے پر حاوی ہے۔

۴۳. وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (۷/الاعراف: ۱۵۶)
وہی ہے جس کی رحمت ہر شے سے فراخ تر ہے۔

۴۴. یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ (۲/البقرۃ: ۲۶۹)
اللہ جسے چاہتا ہے، حکمت دیتا ہے۔

۴۵. وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا (۲/البقرۃ: ۲۶۹)
جس شخص کو حکمت دی گئی ہے، اُسے تو خیرِ کثیر دی گئی۔

۴۶. اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ
وہ تو بے حد بخشنے والا اور کمال محبت کرنے والا ہے۔

۴۷. اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۱۱/ھود: ۷۳)
بے شک وہ تو حمد والا، مجد والا ہے۔

۴۸. وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ (۳۴/سبا: ۴۷)
اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۴۹. وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ (۱۸/الکہف: ۲۹)
اپنے رب کی طرف سے حق کہو۔
۵۰. اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (۲/البقرۃ: ۲۵۷)
اللہ تو ایمان والوں سے محبت کرنے والا ہے۔
۵۱. وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ (۴۵/جاثیہ: ۱۹)
اللہ تقویٰ والوں کا ولی ہے۔
۵۲. اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (۱۲/یوسف: ۱۰۱)
اے رب دنیا میں بھی تو ہی میرا رب ہے اور آخرت میں بھی تو ہی میرا ولی ہے۔
۵۳. وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (۶۶/التحریم: ۲)
تمہارا مولیٰ تو اللہ ہے، جو علم والا، حکمت والا ہے۔
۵۴. وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (۳۰/الروم: ۱۸، ۱۹)
آسمانوں اور زمینوں میں عشاء کو اور ظہر کو حمد اسی کی ہوتی ہے۔ وہی ہے جو مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔ وہی ہے جو زمین مردہ کو زندگی بخشتا ہے۔
۵۵. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (۳/آل عمران: ۱۸)
اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہلِ علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
۵۶. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱۱۲/الاخلاص: ۱)
آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔
۵۷. اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (۵۴/القمر: ۴۹)
ہم نے ہر شے کو اندازہ کے مطابق پیدا کیا۔

۵۸. وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (۱۳/الرعد: ۱۱)
اور نہیں ہے تمہارے لیے سوائے اُس کے کوئی والی۔
۵۹. فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (۲۰/طٰہٰ: ۱۱۴)
اللہ جو سچا بادشاہ ہے، نہایت برتر ہے۔
۶۰. رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ (۳/آل عمران: ۹)
اے ہمارے رب، تو سب انسانوں کو اُس دن میں جمع کرنے والا ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں۔
۶۱. فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (۳/آل عمران: ۹۷)
اللہ تو جملہ عوالم سے مستغنی ہے۔
۶۲. هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا (۱۰/یونس: ۵)
اللہ وہ ہے جس نے سورج کو ضیاء اور قمر کو نور بخشا۔
۶۳. وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (۶/الانعام: ۱)
اللہ نے تاریکی اور روشنی کو بنایا۔
۶۴. يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۲۴/النور: ۳۵)
اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے۔
۶۵. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۲۴/النور: ۳۵)
اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔
۶۶. يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (۲۴/النور: ۳۵)
اللہ تعالیٰ نور ہے اور اسی کے نور سے ہدایت ملتی ہے۔
۶۷. فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (۲۰/طٰہٰ: ۱۱۴)
اللہ جو سچا بادشاہ ہے وہ نہایت بلند، نہایت اعلیٰ ہے۔

۶۸ . يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ (۳۹/الزمر: ۶)

تم کو تمہاری ماؤں کے شکموں میں بنایا ہے۔ ایک بناوٹ کے بعد دوسری اور تیسری۔ اس جگہ جہاں تین تین تاریکیاں (پیٹ، رحم اور شمیر کی) ہوتی ہیں۔

۶۹ . خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۶/الانعام: ۷۳)(۳۹/الزمر: ۵)

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ (۶۷/الملک: ۳)

آسمان اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی شے میں تم کوئی تفاوت نہیں پاؤ گے۔

۷۰ . هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (۱۸/الکہف: ۴۴)

سچی ولایت اسی کی اس روز ہوگی۔

۷۱ . اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (۴۷/محمد: ۷)

تم اللہ کی نصرت کرو گے تو اللہ تمہاری نصرت کرے گا۔

۷۲ . كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ (۶۱/الصف: ۱۴)

اے لوگو، اللہ کے انصار بن جاؤ۔

۷۳ . وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ (۴۳/الزخرف: ۸۴)

وہی ہے جو آسمان میں اِلٰہ ہے اور زمین میں اِلٰہ ہے۔

۷۴ . وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (۶/الانعام: ۱۸، ۶۱)

وہ اپنے سب بندوں پر غالب ہے۔

۷۵ . اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (۸۲/الانفطار: ۱)

جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔

۷۶. لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْاٰخِرَةِ (۲۸/القصص: ۷۰)
میرے مالک کا ہر ایک کام پہلا اور پچھلا، اُس کے کمال وجلال پر دال ہے۔

۷۷. تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (۳/آل عمران: ۲۶)
جسے چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے۔

۷۸. اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ (۴۱/فصلت: ۵۴)
اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت جمیع جہات سے کر رکھی ہے۔

۷۹. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا
اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو پیدا کیا بعد اس کے کہ ہم کو موت دی تھی۔

باب دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔ قابض

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو قابض یعنی ہر شے پر تُو قبضہ رکھنے والا ہے
تُو ہر شے کا ہے مالک، وصف یہ تجھ ہی کو زیبا ہے

کسی کو رزق میں تنگی تری جانب سے ملتی ہے
مقدر میں کسی نے اپنے تنگی دل کی پائی ہے

بظاہر کچھ عطا تیری سے بھی محروم رہتے ہیں
کئی خود کو سدا ارحام سے محروم کہتے ہیں

کہیں بادل تواتر سے گرجتے اور برستے ہیں
کئی خطے ہیں جو اک بوند پانی کو ترستے ہیں

سمجھتی ہے تری ہی مصلحت ہر بات کو بہتر

تری حکمت سدا رہتی ہے غالب سارے کاموں پر

جو لکھ کر نام یہ چالیس دن تک چار لقموں پر

یہ ٹکڑے روٹی کے کھا لیتا ہے اس اسم کو پڑھ کر

تو دنیا کے دکھوں سے اُس کو مل جاتا ہے چھٹکارا

تُو خود ہی اُس کے ہر اک درد کا کر دیتا ہے چارہ

عطا اُس کو سکونِ قلب اور سکھ چین ہوتا ہے

سکوں سے کاٹتا ہے دن وہ، سکھ کی نیند سوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۔ باسط

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو باسط ہے، یقیناً تُو ہی وسعت دینے والا ہے
عطا میں تُو ہی سب سے بڑھ کے ہے، ارفع ہے، بالا ہے
فراخی رزق میں بندوں کو تیری ذات دیتی ہے
فراخی حوصلے میں تیری خلقت تجھ سے لیتی ہے
تری رحمت کا، بخشائش کا وا رہتا ہے سب پہ در
رحیم ایسا ہے تُو کہ رحم کرتا ہے تُو ہر اک پر
تُو برساتا ہے بارش، پیاس دھرتی کی بجھاتا ہے
اُسی دھرتی سے غلہ خوب کثرت سے اگاتا ہے

کرم تیرے کی وسعت کا نہیں ہے کوئی اندازہ
کوئی ثانی ترا جود و سخا میں ہو نہیں سکتا

نماز فجر پڑھ کر اسم یہ دس بار جو پڑھ لے
اور اس کے بعد دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے

تو اُس کی ہر ضرورت کو یقیناً پورا کرتا ہے
ترا، تیرے کرم کا وہ ہمیشہ دم ہی بھرتا ہے

وہ اپنے ہاتھ پھیلا کر ترا جب نام لیتا ہے
کرم کی شکل میں اُس کو جواب اپنا تو دیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۔ خافض

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو خافض ہے، تُو پستی دینے والا ہے مرے مولا
تکبر کرنے والوں کو تُو ہی تو پست ہے کرتا

کوئی ظالم اگر ہے مقتدر، اُس کو تری ہی ذات
تنزل کے گڑھے میں ڈال کر دیتی ہے ذلت، مات

ہر اک جاہل کو پستی میں تری ہی ذات رکھتی ہے
انوکھی حکمتوں والی ہے جو بھی بات تیری ہے

بلند و بالا چیزوں کا حوادث کے ذریعے سے
مٹاتا ہے وجود اس دنیا کے تُو ہی تو نقشے سے

اسافل کے لیے پستی مقدر تُو بناتا ہے
نگاہوں سے زمانے کی انھیں تو ہی گراتا ہے

بُرائی کرنے والوں کے لیے تُو نے ہے لکھ ڈالی
جہنم کی ہر اک سختی، جہنم کی ہر اک پستی

رکھے سہ روز روزے کوئی، چوتھے روز ستر بار
پڑھے یہ اسم اک جا بیٹھ کر تو ہوگا بیڑہ پار

تُو اُس کے دشمنوں کو مات سے دوچار کرتا ہے
کشائش پیدا کر کے اُس کا دل خوشیوں سے بھرتا ہے

پڑھے جو پانچ سو بار اسم یہ، اُس کی سبھی حاجات
تُو پوری کر کے کر دیتا ہے بہتر اُس کے سب حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۔ رافع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو رافع ہے، بلندی، سرفرازی تُو ہی دیتا ہے
تُو عزت اُس کو دیتا ہے، ترا جو نام لیتا ہے
تُو ہر عادل کے سر پہ برتری کا تاج رکھتا ہے
تُو ہر سچے کا سچا بول بالا کرنے والا ہے
تُو اپنے خاص بندے کو عطائے علم و عرفاں سے
بڑا ہی مرتبہ دیتا ہے اپنی رحمتیں دے کے
مراتب کی بلندی اہلِ ایماں کو تُو دیتا ہے
اُسے ملتی ہے رفعت صبر سے جو کام لیتا ہے

بلندی مومنوں اور عالموں کو دینے والا تُو ا!
مراتب اُن کو لوگوں سے ہے بڑھ کر بخش دیتا ہے تُو

یہاں اور آخرت میں رفعتیں نیکی پہ پائیں گے
جو شیطاں سے کسی صورت یہاں دھوکہ نہ کھائیں گے

تُو اپنے مخلصوں کو دیتا ہے توفیق طاعت کی
انھیں دولت میسر کرتا ہے تُو اپنی رحمت کی

بچاتا ہے تو اپنے خاص بندوں کو جہالت سے
محبت بخش دیتا ہے علوم و دیں کی عظمت سے

کئی قوموں کو تُو دوچار کرتا ہے اہانت سے
تو رافع ہے، کئی کو کرتا ہے ارفع اعانت سے

فزوں کرتا ہے کچھ لوگوں کو تُو اپنی ریاضت میں
تُو کر دیتا ہے ارفع اپنی الفت اور عبادت میں

بچاتا ہے انھیں تُو جھوٹ کی ہر ایک ذلت سے
انھیں ارفع بنا دیتا ہے سچائی کی عظمت سے

ترا یہ نام جو دن رات میں سو بار پڑھتا ہے

تری رحمت کا دریا اُس کے حق میں خوب چڑھتا ہے

اُسے تُو مرتبہ، دولت، بلندی بخش دیتا ہے

اُسے علم و عمل میں سرفرازی بخش دیتا ہے

اُسے تُو کامراں کرتا ہے ہر اک کام میں اُس کے

کسی کے آگے وہ ہرگز نہیں جھکتا بجز تیرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۔ معز

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

معز اک نام ہے تیرا، تُو عزت دینے والا ہے
کرم میں اور بخشش میں تُو برتر ہے، تُو بالا ہے

تُو دامن اُس کا اپنے لطف سے، عزت سے بھرتا ہے
ترے ہر فیصلے پر جو مکمل صبر کرتا ہے

جسے چاہے تُو ادراکِ حقیقت بخش دیتا ہے
اُسے غلبۂ شہوت سے تُو نفرت بخش دیتا ہے

حضیضِ جہل سے تیرا کرم اُس کو بچاتا ہے
اُسے عرفان کی دولت کا مالک تُو بناتا ہے

عطا اپنی رضا کی کرتا ہے دولت تو بندوں کو

نسب، خوش قسمتی سے دیتا ہے عزت تُو لوگوں کو

مراتب بخش کر عزت تُو دنیا میں بڑھاتا ہے

بہر صورت تُو ہی شر اور ذلت سے بچاتا ہے

جسے چاہے اُسے تُو بے نیازی بخش دیتا ہے

عطائے عز میں لطف و کرم سے کام لیتا ہے

کوئی جمعہ کی یا دوشنبہ کی راتوں میں لے یہ نام

فقط چالیس بار، اُس کے بنیں گے سارے بگڑے کام

معزز وہ ترے فضل و کرم سے بنتا جائے گا

تُو لوگوں کی نظر میں محترم اُس کو بنائے گا

بجز تیرے کسی سے خوف وہ ہرگز نہ کھائے گا

ہر اک ڈر سے، بلا سے خود کو وہ محفوظ پائے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۔ مذل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مذل اک نام ہے تیرا، تُو ذلت دینے والا ہے
جو نافرماں ہو، تیرے در سے ذلت ہی اُٹھاتا ہے

یقیناً تُو بڑے ہی عدل اور انصاف والا ہے
تکبر کرنے والوں کا بُرا انجام کرتا ہے

جو تیرے فیصلوں کو دے نہیں سکتا اہمیت
مقدر میں تُو ایسے شخص کے لکھ دیتا ہے ذلت

شعور اُس میں نہیں رہتا ہے ادراکِ حقیقت کا
نشانہ بنتا ہے وہ ہر گھڑی ذلت، حقارت کا

کسی صورت خفیفِ جہل سے وہ بچ نہیں سکتا
نہیں ملتا ہے اُس کو دولتِ عرفان سے حصہ
رضا تیری اُسے حاصل کسی صورت نہیں ہوتی
شرف سے، ارجمندی سے اُسے نسبت نہیں ہوتی
مراتب چھین کر تُو اُس کی عزت کو گھٹاتا ہے
اُسے شر اور ذلت کے عجب منظر دکھاتا ہے
ترے لطف و کرم سے وہ سدا محروم رہتا ہے
وہ دنیاوی حوائج کا سدا محکوم رہتا ہے
پچھتر بار سجدے میں پڑھے یہ اسم جو تیرا
دعا جو بھی کرے تُو اُس کا ہر اک حرف ہے سنتا
عدو سے، ظالم و حاسد سے تُو اُس کو بچاتا ہے
سدا در سے ترے وہ تیرا فضلِ خاص پاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورواں کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

حکم ہے تو مرے مولا، بہت انصاف والا ہے
ترے انصاف کا انداز یکتا ہے، نرالا ہے

حقیقی حکم راں ہے تُو، ترا انداز یکتا ہے
ترا ہی حکم برتر ہے، ترا ہی حکم بالا ہے

ترا ہر فیصلہ قطعی ہر اک صورت میں ہوتا ہے
ترا ہی حکم چلتا ہے، ترے تابع یہ دنیا ہے

سبب کو اک نتیجے تک ترا ہے حکم پہنچاتا
ترا نہ حکم ہو، لمحہ بھی آگے چل نہیں پاتا

حکم ایسا ہے تُو جو نار کو گلزار کرتا ہے
کسی شے کی صفت کو سلب تُو ہی کرنے والا ہے

زمانے کا چلن، تاریخ کا مدوجزر، سب کچھ
ترے تابع ہے، چلتا ہے ترے ہی حکم پر سب کچھ

ترا ہر حکم غالب ہے، بڑی حکمت کا حامل ہے
ترے ہی حکم کو ہر اک پہ بالا دستی حاصل ہے

حکم ایسا ہے، موسم کو تُو ہی ترتیب دیتا ہے
مطابق اپنی حکمت کے تُو سب سے کام لیتا ہے

نہ ہو گر حکم تیرا، کام کوئی ہو نہیں سکتا
نہ کٹ سکتی ہے کھیتی، فصل کوئی بو نہیں سکتا

جو سو سے ایک کم بار اسم پڑھ لیتا ہے یہ تیرا
وضو کے ساتھ پچھلی رات کے اوقات میں، اُس کا

بنا دیتا ہے تُو دل نور کا، اسرار کا مسکن
نہیں رہتی اُسے درپیش دنیا میں کوئی اُلجھن

بہت سے راز ہو جاتے ہیں اُس پر آشکار ایسے
کسی پر منکشف اُس کے علاوہ جو نہیں ہوتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۔ عدل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے انصاف والا، عدل تیرا نام ہے مولا
مداوا دردِ غم کا کرنا تیرا کام ہے مولا

ہے جس کا جتنا حق اُس کو عطا کرتی ہے تیری ذات
مطابق عدل کے ہر کام ہے تیرا، تری ہر بات

مزاجوں کو تُو حسنِ عدل سے تخلیق کرتا ہے
تُو ہی حکمت سے اُن میں اعتدالی رنگ بھرتا ہے

ترے ہر حکم میں عدل و صداقت خوب ہوتی ہے
عیاں ہر حکم سے تیرے بھلائی ہی بھلائی ہے

مکمل عدل ہے تُو، عدل کی تلقین کرتا ہے
تری ذاتِ مبارک ظلم سے پاک و مبرا ہے
تُو تقویٰ کے قریں انصاف کرنے کو سمجھتا ہے
ترا ہر کام حسنِ عدل کا افضل نمونہ ہے
ہو کوئی نقص جو افراط یا تفریط سے پیدا
تری ہر طور سے ہے ذات ایسے نقص سے بالا
نظامِ کائنات اک عدل سے تیرے ہی چلتا ہے
ٹھکانے پر تری ہی ذات نے ہر شے کو رکھا ہے
کوئی جمعہ کو یا جمعہ کی شب اس نام کو لکھ کر
چبا لے بیس ٹکڑے روٹی کے لکھا تھا یہ جن پر
مسخر لوگوں کو اُس کے لیے مولا تُو کرتا ہے
تُو جھولی اُس کی عزت اور خوش بختی سے بھرتا ہے
سبھی خوش ہو کے اُس کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں
فقط اپنے نہیں، سب غیر بھی تعمیل کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۔ محصی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو محصی ہے، ہر اک شے کا مکمل علم رکھتا ہے
شمار اک ایک ذرے اور شے کا کرنے والا ہے

تجھے معلوم ہے کہ آسماں پر تارے ہیں کتنے
تُو یہ بھی جانتا ہے کتنے ہیں ابحار میں قطرے

زمیں پر کیا ہے اور زیرِ زمیں کیا کیا ہے پوشیدہ
کہاں آتش فشاں ہے اور لاوا کب یہ اگلے گا

شجر کتنے ہیں اور ہر اک شجر پر پتے ہیں کتنے
کھلیں گے پھول تو کیا رنگ اُن سب پھولوں کے ہوں گے

شمار اک ایک کونپل کا تُو اپنے پاس رکھتا ہے
غلط ہو ہی نہیں سکتا ترا اندازہ ایسا ہے

جہاں میں کتنے آئے لوگ، آنے والے ہیں کتنے
مرا کیسے کوئی، زندہ جو ہے جائے گا کس لمحے

سبھی لوگوں کا گِن رکھا ہے اک اک سانس تک تُو نے
یہاں تک ہے خبر تجھ کو کیا کیا کس نے کس لمحے

ترے اس نام کا جو ورد دس سو بار کرلے گا
تُو آساں روزِ آخر اُس کی ہر منزل کو کردے گا

کوئی اپنے گناہوں سے ہو خائف تو کرے یہ ورد
بشکلِ دائرہ بخشش تری رہتی ہے اُس کے گرد

ہر اک مشکل کو آساں صرف تیری ذات کرتی ہے
تری رحمت ہر اک رنج و الم کو مات کرتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۔ مبدا

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو مبدا ہے، ہر اک شے کا تو ہی آغاز کرتا ہے
نمونے کے بِنا ہر شے بنانا کام تیرا ہے
تری قدرت نے موجودات کو تخلیق فرمایا
سبھی کا تُو ہے مبدا اس عمل سے تُو نے بتلایا
ہر اک ممکن نمونہ ہے تری جدت طرازی کا
امورِ کل کو تیری ذات نے اِبداع فرمایا
فقط تیرے تصرف میں مراحل زندگی کے ہیں
تری ہی ذات نے چاروں مراحل یہ بنائے ہیں

یہ ہے ارواح کا عالم یا عالم ہے شہادت کا
یہ برزخ کا ہے عالم یا کہ ہے بعد از قیامت کا

ترے ہی اک اشارے سے سبھی تخلیق پائے ہیں
چلانے کو نظامِ زندگی تُو نے بنائے ہیں

ہر اک آغاز کی، انجام کی مالک ہے تیری ذات
زمیں تیری، فلک تیرا، تری تخلیق دن اور رات

تُو مبدا ہے، تُو پہلی بار پیدا کرنے والا ہے
کرم میں بے بدل ہے تُو، عنایت میں تُو یکتا ہے

کسی عورت کو اسقاطِ حمل کا گر ہو اندیشہ
کوئی ننانوے بار اسم پڑھ کر دم کرے اس کا

تری رحمت سے وہ محفوظ ہو جائے گی خطرے سے
نہیں نزدیک آئے گا کبھی یہ خطرہ پھر اُس کے

تُو ہی ہر اک مصیبت کو ہے مولا ٹالنے والا
خوشی کے سانچے میں ہر غم کو تُو ہے ڈھالنے والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۔ معید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

معید ایسا ہے تُو، دوبارہ پیدا کرنے والا ہے
امورِ کل پہ تُو قادر، ہر اک سے تُو ہی بالا ہے

قیامت میں تُو لوٹائے گا ہر شے کو فنا کر کے
کوئی اک کام بھی باہر نہیں ہے تیری قدرت سے

جہاں میں ابتدا خلقت کی جیسے تُو نے فرمائی
اُسے لوٹائے گی دوبارہ تیری ذات ویسے ہی ۳؎

تُو مالک زندگی کا ہے، تُو ہی مالک عدم کا ہے
تُو ہی آغاز کرتا ہے، تُو ہی انجام دیتا ہے

عیاں اس نام سے تیرا کمالِ علم ہوتا ہے
پتا چلتا ہے، تُو قدرت میں یکتا اور اعلیٰ ہے

کسی شے میں تغیر آتا ہے تیری ہی قدرت سے
موثر ابتدا اور انتہا ہے تیری طاقت سے

تری قدرت میں ہے مُردوں کو پھر سے زندہ کر دینا
فقط تیری ہے ذات ایسی جو اس قدرت میں ہے یکتا

کسی کا گم شدہ ہو فرد کوئی تو یہ تیرا نام
وہ ستر بار پڑھ لے اُس کا بن جائے گا بگڑا کام

پتا چل جائے گا اُس کا یا گھر وہ لوٹ آئے گا
ترا فضل و کرم اُس کو بھٹکنے سے بچائے گا

تحفظ تیری جانب سے اُسے ہوجائے گا حاصل
اُسے مل جائے گی ہر حال میں کھوئی ہوئی منزل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۔ واجد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ہے تیرا نام واجد، تُو ہر اک شے پانے والا ہے
تُو مالک ہے، تُو خالق ہے، ترا ہر وصف یکتا ہے
حقیقت میں وجود اک ذات تیری ہی کو ہے حاصل
ہے زیبا ہستیِ مطلق تجھے، تُو ہے فقط کامل
احاطت تجھ کو موجودات پر ہر طور حاصل ہے
کمالات اور مطلوباتِ ذاتی میں تُو کامل ہے
ارادہ تُو جو کرتا ہے، اُسے نافذ بھی کرتا ہے
فقط تُو قدرتِ کُلی کا مالک اور حوالہ ہے

کسی شے کی تجھے حاجت نہیں، ہر چیز تیری ہے

زمانے نے تری قدرت کی رنگ افشانی دیکھی ہے

بناتا ہے تُو ہی مغضوب فاسق اور کافر کو

تُو اپنے بس میں لاتا ہے ہر اک باطن کو، ظاہر کو

حقیقت میں تری ہی ذات ہے ہر طور سے واجد

تُو اپنی ہر صفت میں بے بدل، لاثانی اور واحد

ترے اس نام کا جو ورد کرلے، اُس کو ملتی ہے

بہت سی دل کی دولت اور سکونِ قلب کی ہر شے

جو کھانا کھانے کے دوران پڑھتا ہے ترا یہ نام

عطا قوت تُو کرتا ہے، بناتا ہے وہ بگڑے کام

ترے اس نام کی قوت سے ہوجاتا ہے دل اُس کا

قوی اتنا کہ اُس میں خوف کوئی بھی نہیں رہتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۱۔ ماجد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ماجد ہے، بزرگی اور بڑائی شان ہے تیری
کرم والا ہے تُو، ہر اک بھلائی شان ہے تیری

ترا ہے مجد سے یہ نام، عظمت تجھ کو ہی زیبا
بزرگی میں کمالِ تام حاصل تجھ کو ہے مولا

ترا ہے مرتبہ عالی، شرف، وسعت کا حامل ہے
ہر اک بالا صفت تجھ کو ہے زیبا، تجھ کو حاصل ہے

عطا میں سب سے آگے تُو، تری رحمت فزوں تر ہے
کرامت میں یقیناً ذات تیری سب سے بڑھ کر ہے

تُو ہی ہے مجد والا اور تُو ہی حمد والا ہے

تری ہی ذات ہر اک وصف میں برتر ہے، بالا ہے

ترا قرآن عالی مرتبت ہے، شان والا ہے

عیاں ہر حرف سے جس کے ہدایت کا اجالا ہے

کوئی ثانی نہیں تیرا بزرگی اور عزت میں

کوئی ہم سر نہیں تیرا کرم، رحمت، جزالت میں

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے تو تُو اُس کا

تجلی سے سدا معمور دل ہے خوب کر دیتا

کرے تنہائی میں جو ورد اتنا کہ وہ بے خود ہو

تُو اپنے نور سے ہر طور دل اُس کا ہے دیتا دھو

دل اُس کا اس طرح پُر نور کر دیتا ہے تُو مولا

کہ اُس کے لب پہ رہتا ہے ہمیشہ اسم یہ تیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۔ مقدم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مقدم ہے تُو آگے کو بڑھانے والا ہے مولا
تُو ہی محفوظ کرنے والا اور رکھوالا ہے سب کا

علل کو تُو ہی معلومات پر تقدیم دیتا ہے
مبادی اور مقدم کی تُو ہی تفہیم دیتا ہے

تُو ہی تو صدق والوں کو سدا آگے بڑھاتا ہے
انھیں شانِ صداقت اپنی رحمت سے دکھاتا ہے

ہر اک تقدیم کا تُو روزِ اول سے نگہباں ہے
کوئی بھی ہو عمل دنیا کا، تیرے زیرِ فرماں ہے

تُو ہی تقدیم ہر شے کی مقرر کرنے والا ہے
جہاں کو تُو نے ہی ترتیب کے سانچے میں ڈھالا ہے

مقرر تُو نے جو تقدیم یا تاخیر کر دی ہے
عمل اُس پر ہر اک شے پوری پابندی سے کرتی ہے

تقدم ہو زمانی یا مکانی، ذات تیری ہی
تعین اُس کا حکمت کے مطابق ہے سدا کرتی

تقدم بعض کو بعضوں پہ تیری ذات دیتی ہے
مگر حکمت سے ہی اس میں ہمیشہ کام لیتی ہے

ترے اس اسم کا جو جنگ میں کرتا ہے ورد آقا
یقیناً تُو اُسے دیتا ہے تحفہ آگے بڑھنے کا

کوئی تنہا مقامِ خوف پہ جب ورد یہ کر لے
ترے اس اسم کے باعث وہ بچ رہتا ہے نقصاں سے

ترا فضل و کرم اُس کا تحفظ ایسے کرتا ہے
وہ جز تیرے کسی سے خوف کھاتا ہے نہ ڈرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۔ موخر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
موخر نام تیرا یعنی پیچھے رکھنے والا تُو
ترے ہی نام کا چرچا ہے چاروں سمت، ہر اک سُو
موخر تُو ہر اک ممکن پہ نا ممکن کو کرتا ہے
ہٹانا باطلوں کو پیچھے مولا کام تیرا ہے
موخر کرتی ہے قدرت تری ہر شے کے عاقب کو
رہے ترتیب نہ باقی اگر تیری رضا نہ ہو
تُو ہی افعال سے اُن کے عواقب پیچھے رکھتا ہے
ہر اک شے میں تُو حکمت سے توازن رکھنے والا ہے

عِلل سے تُو ہی معلومات کو تاخیر دیتا ہے
تُو اپنی قدرتِ کامل سے ہر اک کام لیتا ہے
تری ہی ذات ہر تاخیر کو ترتیب دیتی ہے
نگہباں ہر عمل کی اک موخر ذات تیری ہے
تاخر ہو زمانی یا مکانی ذات تیری ہی
تعین اس کا حکمت کے مطابق ہے سدا کرتی
تاخر بعض کو بعضوں پہ تیری ذات دیتی ہے
مگر حکمت سے ہی اس میں ہمیشہ کام لیتی ہے
جو اک سو بار روزانہ ترا یہ نام پڑھتا ہے
تو اُس کے دل میں تیزی سے ترا ہی پیار بڑھتا ہے
کسی شے سے بجز تیرے محبت وہ نہیں کرتا
وہ روز و شب محبت سے تری دامن کو ہے بھرتا
تری رحمت کے باعث بھی تو یہ جب وہ کرتا ہے
تو تُو اپنے کرم سے اُس کی جھولی خوب بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶۔ منتقم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو بے شک منتقم ہے یعنی بدلہ لینے والا ہے
کرے جو ظلم، تُو ظالم سے بدلہ لے کے رہتا ہے
تعلق اس کا نخوت سے، تُو کہتا ہے بُرا اُس کو
مظالم ڈھاتا ہو جو یا بُرائی میں ملوث ہو
مظالم پر سزا دینے کی قوت تجھ کو حاصل ہے
کوئی تجھ سے نہیں بڑھ کر، تری قدرت ہی کامل ہے
کھلے لفظوں ہر اک کو نام تیرا یہ بتاتا ہے
کہ ہر ظالم ترے ہاتھوں سدا ذلت اُٹھاتا ہے

بڑے ہی رحم والا ہے کہ ایسا منتقم ہے تُو
سزا ہوتی ہے تیری ارتکاب جرم پر لاگو ہے

ترا یہ نام کمزوروں کو یہ باور کراتا ہے
قوی کے تُو مقابل ساتھ اُن کا دینے والا ہے

تسلی ہے ہر اک مظلوم کو کہ ذات تیری ہی
کرے گر ظلم اُس پر کوئی، بدلہ لازمی لے گی

کوئی مظلوم ظالم سے نہیں لے سکتا گر بدلہ
مسلسل تین جمعے نام تیرا جب یہ ہے پڑھتا

تُو خود مظلوم کا بدلہ بڑی خوبی سے لیتا ہے
سزا ظالم کو اُس کے ظلم پر پوری تُو دیتا ہے

تُو ہے انصاف والا، بے شبہ انصاف کرتا ہے
ہر اک مظلوم کو مولا سہارا صرف تیرا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۷۔ مقسط

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردِ ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا ہے نام مقسط تُو بڑے ہی عدل والا ہے
تُو منصف ہے، یقیناً سب سے تُو انصاف کرتا ہے

ترا انصاف ظالم کو جہنم میں لے جائے گا
تُو اہلِ صدق کو نارِ جہنم سے بچائے گا

تعلق قسط سے اس نام کا، تہذیب اعلیٰ کا
اشارہ ساتھ ہے انصاف کے اس نام میں ملتا

ترا یہ نام دنیا سے خرابی کو مٹاتا ہے
چلیں سب سیدھے رستے پر، ہر اک کو یہ بتاتا ہے

ہر اک ظالم کا، مشرک کا کرے گا فیصلہ جب تُو
تو اُن پہ عدل کے آئینے میں ہوگی سزا لاگو

ترے ہر کام میں اعلان ہے انصاف کا جاری
خلاف انصاف کے اک بات بھی تیری نہیں ملتی

تُو خود مقسط ہے، ہر مقسط سے کرتا ہے محبت تُو
عطا کرتا ہے ہر مقسط کو اپنا لطف و رحمت تُو

نفاذِ عدل کرنے کے لیے سب انبیا بھیجے
شریعت اور میزاں تُو نے ہی نازل ہیں فرمائے

ترے جیسا نہیں ہو سکتا کوئی مقسطِ کامل
جزا کی اور سزا کی ہے سبھی قدرت تجھے حاصل

ترے اس نام کا جو ورد کرلیتا ہے روزانہ
اُسے وسواسِ شیطانی سے پڑتا ہی نہیں پالا

کوئی گر سات سو بار اسم تیرا دل سے یہ پڑھ لے
تو حاصل خاص مقصد اُس کو ہوتا ہے شتابی سے

ترا لطف و کرم ہر وہم سے اُس کو بچاتا ہے
تُو اس کی کشتیِ اُمید ساحل سے لگاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۔ مغنی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو مغنی ہے، غنی انسان کو تُو ہی بناتا ہے
تُو شانِ بے نیازی اپنے بندوں دکھاتا ہے

عطا کرتا ہے تُو ہی اپنے بندوں کو غنا دل کی
بجز تیرے کہیں سے ایسی دولت مل نہیں سکتی

تُو ہی انعامِ دنیاوی سے مالا مال کرتا ہے
جسے تُو چاہتا ہے ہر طرح خوش حال کرتا ہے

جب اپنے خاص بندوں پر تُو لطفِ خاص کرتا ہے
تو تُو دامن فراخی سے ہمیشہ اُن کا بھرتا ہے

تُو وہ مغنی ہے، اپنا لطف تُو اُس دن بھی بخشے گا
کہ جس دن یار بھی نہ یار کے کچھ کام آئے گا ﴿

غنائے قلب تُو ہی بخشتا ہے خاص بندوں کو
غنی کرتی ہے تیری ذات ہی اپنے فقیروں کو

تُو مغنی ہے، سدا سے تیرے ہیں محتاج سارے لوگ
مرادیں تیرے در سے پاتے ہیں سب غم کے مارے لوگ

کوئی دس بار دن میں اسم یہ ہونٹوں پہ لاتا ہے
کفیل اُس کو تُو اپنے فضل سے مولا بناتا ہے

غنا اُس کو عطا فرماتا ہے تُو ورد کرنے پر
نہیں محتاج وہ رہتا کسی کا، ذکر یہ کرکر

غنا ہو ظاہری یا باطنی، دونوں وہ پاتا ہے
خسارے کے سبھی آثار اُس کے تُو مٹاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۹۔ مانع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو ہے مانع، بُرائی روک دینے میں ہے تُو یکتا
حمایت اپنے بندوں کی تُو کرنے والا ہے آقا
تُو مانع ہے، تُو اہلِ صدق کو شر سے بچاتا ہے
مقابل اُن کے تُو کفار کو نیچا دکھاتا ہے
صداقت کی عطا میں تیرا کوئی بھی نہیں ثانی
گرا ذلت میں وہ کہ جس نے تیری بات نہ مانی
تُو ممنوعات سے اہلِ اطاعت کو بچاتا ہے
کرم کرتا ہے تُو، نیکی کے رستے پر چلاتا ہے

بدن سے، دین سے نقصان کو تُو دور کرتا ہے
دلوں کو اپنے ایماں سے تُو ہی پُر نور کرتا ہے

ہلاکت کے سبھی اسباب کو تُو روکنے والا
حفاظت تُو بہم دنیا کی ہر شے کو ہے پہنچاتا

بچاتا ہے تُو اہلِ صدق کو دیں کے خسارے سے
تُو مانع ہے، بچاتا ہے تُو ہی ہر ایک گھاٹے سے

میاں بیوی میں جھگڑا یا کہ ناچاقی کوئی دیکھے
فقط وہ بیس بار اس اسم کو سوتے ہوئے پڑھ لے

ترا فضل و کرم اُس کو محبت سے نوازے گا
فضا وہ اپنے گھر میں اُنس والفت ہی کی پائے گا

پھر اس کے بعد گھر میں کوئی ناچاقی نہیں ہوگی
میاں بیوی کی الفت میں کمی کوئی نہیں ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰۔ ضار

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ضرر سے اسم ہے یہ، ہے ضرر پہنچانے والا تُو
ترے اس نام سے رہتا ہے خائف ہر بُرا، بدخو

عوامل اور سبھی اسباب پر قدرت تجھے حاصل
سبب نقصان کے اور فائدے کے اس میں ہیں شامل

ترے احکام کی تعمیل سے کتراتا ہے جو بھی
سزا ملتی ہے اُس کو تجھ سے ہر شے میں خسارے کی

مضر شے بھی کسی کو کوئی نقصاں دے نہیں سکتی
نہ ہو اُس شے میں شامل جب تلک تیری رضامندی

قلم حاکم کا لکھتا ہے عقوبت تُو اگر چاہے
اگر تُو یہ نہ چاہے تو قلم لکھ سکتا ہے کیسے

ترا یہ وصف کمزوروں کو سختی سے بچاتا ہے
ضرر کا ڈر گنہگاروں کو سیدھا رہ دکھاتا ہے

ضرر کفار پر عائد تُو ہی تو کرنے والا ہے
تُو ہی ابرار کا دامن کرم سے بھرنے والا ہے

پڑھے گا جمعہ کو سو بار تیرا اسم جو مولا
وہ خود کو آفتوں سے ہر طرح محفوظ پائے گا

ہو آفت ظاہری یا باطنی اُس سے بچے گا وہ
کوئی بھی امتحاں ہو، سرخرو اس میں رہے گا وہ

ترا فضل و کرم ہر اک مصیبت سے بچائے گا
تری رحمت کا سایہ ہر قدم وہ شخص پائے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۔ نافع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو نافع ہے، منافع اپنے بندوں کو تُو دیتا ہے
یقیناً نفع پاتا ہے جو تیرا نام لیتا ہے
ہمیشہ فائدہ دیتا ہے تُو اہلِ اطاعت کو
کرے جو صبر، وا کرتا ہے اُس پر بابِ رحمت کو
تُو اپنے دشمنوں کے واسطے ہے ضار اے مولا
تُو اپنے خاص بندوں کا ہے نافع، یار اے مولا
عوامل اور سبھی اسباب پر قدرت تجھے حاصل
سبب نقصان کے اور فائدے کے اس میں ہیں شامل

کوئی بھی شے کسی کو فائدہ ہرگز نہیں دیتی

نہ شامل اس میں جب تک ہو ترا اذن و رضامندی

ترے ہر فیصلے پر جو بھی اپنا سر جھکاتا ہے

ترے لطف و کرم سے فائدہ پورا اٹھاتا ہے

تُو نافع ہے، وفورِ نفع سے سرشار کرتا ہے

اُسے جو صدقِ دل سے تُجھ سے ہر دم پیار کرتا ہے

سوار ایسا جو تیرا نام یہ کثرت سے لیتا ہے

اُسے محفوظ ہونے کی تُو راحت بخش دیتا ہے

جو اکتالیس بار اس کو پڑھے ہر کام سے پہلے

نتیجہ حسبِ منشا اس کا ملتا ہے اُسے تجھ سے

کرم تیرا نگہباں بن کے اُس کے ساتھ رہتا ہے

کرم ہے شان تیری، تُو بڑی ہی شان والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲۔ رشید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

رشید اسمِ مبارک ہے ترا، تُو رہ دکھاتا ہے
ہر اک بھٹکے ہوئے کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے

رشید اسمِ مبارک رُشد سے ہے، سب کا تُو ہادی
ذریعے دینِ حق کے تُو نے سیدھی راہ دکھلا دی

ترے ہر حکم میں رشد و ہدایت کا خزانہ ہے
حقیقت ہے تری ہی ذات، باقی سب فسانہ ہے

ترے افعال باطل اور عبث کے دخل سے خالی
مبرا لغو و نسیاں سے ہدایت سر بسر تیری

بوقتِ شب جو سترہ بار لے یہ تیرا روشن نام
عمل کا، علم کا اُس کو عطا کرتا ہے تُو انعام

وہ جو بھی بات کرتا ہے، کوئی جھٹلا نہیں سکتا
دلیل اُس کی دلیلوں کے مقابل لا نہیں سکتا

جہاں جاتا ہے، عزت خوب کرتے ہیں سبھی اُس کی
اُسے دنیا کی کوئی بھی پریشانی نہیں رہتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹۔ شدید

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

شدید اک نام ہے تیرا، اٹل ہیں فیصلے تیرے
قوی ہے تُو، نہیں ہے بڑھ کے کوئی بھی قوی تجھ سے

عذاب اُن کے لیے تُو نے مقرر سخت فرمایا
جنھوں نے تیری یکتائی کو، عظمت کو ہے جھٹلایا

تری وحدت سے جو بھی اس جہاں میں ہوگا انکاری
شدید اُس کے لیے تُو نے سزا قائم ہے فرما دی

جو فرماتا ہے تُو اُس کو ہمیشہ کرتا ہے پورا
جو فرمایا ہے تُو نے، فرق اُس میں آ نہیں سکتا

سزا ہو یا جزا، اُن میں اٹل ہیں فیصلے تیرے
کوئی انکار کرسکتا نہیں انصاف سے تیرے

بہر صورت تُو ہر اک سے سدا انصاف کرتا ہے
قوی ہے ذات تیری، تُو بڑے ہی عدل والا ہے

تُو دے دیتا ہے قوت فیصلے کی ایسے بندے کو
خلوصِ دل سے لے یہ نام اک سو بار دن میں جو

عدو اُس شخص کے کوئی مقابل جب بھی آتا ہے
یہ طے ہے کہ عدو اُس سے ہمیشہ مات کھاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۰۔ قائم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو قائم ہے، تُو ہی ہر شے کو قائم رکھنے والا ہے
یہاں کی ساری چیزوں کی حفاظت تُو ہی کرتا ہے

تُو قائم ہے، بقائے دائمی تجھ کو ہی ہے حاصل
بجز تیرے، کوئی اس وصف میں ہرگز نہیں شامل

قیام اک اک کو حاصل ہے فقط تیری اجازت سے
یہاں ہے زندگی قائم ترے اذن و اعانت سے

کوئی شے رہ نہیں سکتی، حفاظت نہ کرے گر تُو
نظر رکھتا ہے موجودات کے ہر ایک پل پر تُو

نظامِ وقت دنیا میں ہے قائم تیری قدرت سے
کوئی بھی شے نہیں باہر، تری قوت سے، طاقت سے

نظامِ کائنات اک ذات تیری ہی چلاتی ہے
ترے ہی حکم پر چھپتا ہے سورج، رات آتی ہے

ٔتو قائم ہے، عدم سے تجھ کو کوئی بھی نہیں نسبت
بجز تیرے فنا ہے دنیا کی ہر چیز کی قسمت

ہمیشہ سے تُو قائم تھا، رہے گا تُو سدا قائم
جلاتا ہے ہر اک کو تُو، تُو ہی ہر اک کا ہے خاتم

مسلسل جو پڑھے یہ نام لمبی زندگی پائے
مصیبت اور آفت سے وہ ذرہ بھر نہ گھبرائے

عدو کا سامنا جرأت سے، ہمت سے وہ کرتا ہے
کسی سے وہ نہیں ڈرتا، فقط تجھ ہی سے ڈرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۱۔ دائم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو دائم ہے، عدم سے اور فنا سے تُو ہی بالا ہے
ہمیشہ سے رہا ہے تُو، ہمیشہ رہنے والا ہے

نظامِ زندگی تیرے سبب دنیا میں ہے جاری
تُو نہ چاہے تو ہو جائے ہر اک شے پر عدم طاری

تُو دائم ہے، رواں تُو نے کیا ہے وقت کا دھارا
رواں ہے آسماں پر قافلہ اجرام کا سارا

چلایا دائمی انداز میں تُو نے ہی دنیا کو
چلے نہ ایک پل بھی گر تری مرضی نہ شامل ہو

حفاظت گر کرے نہ تُو، رہے نہ کچھ یہاں باقی
گواہی دے رہی ہے زندگی تیری ہی قدرت کی

سمندر کی جلالت جو ازل سے ہے یہاں جاری
پہاڑوں کا دلوں پر دبدبہ رہتا ہے جو طاری

تری ہی ذات کے باعث یہ سب کچھ ہے یہاں قائم
تُو جب تک چاہے گا ایسے رہے گا قائم و دائم

ترے باعث یہ لگتا ہے، جہاں قائم ہے، دائم ہے
بجز تیرے حقیقت میں کوئی دائم نہ قائم ہے

ملا کر نام یہ تیرا کوئی قائم سے گر پڑھ لے
سدا سرشار رہتا ہے، تری رحمت کی دولت سے

کوئی سو بار دن میں نام دونوں گر یہ لیتا ہے
تُو اُس کو کامرانی اور لمبی عمر دیتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۲۔ واقی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو واقی ہے، ہر اک نقصان سے تُو ہی بچاتا ہے
بچاتا ہے عذاب و شر سے، سیدھا رہ دکھاتا ہے
ہر اک شے کا، ہر اک انسان کا تُو ہی ہے رکھوالا
تری حکمت فزوں تر، کام تیرے برتر و بالا
نظر رہتی ہے تیری سارے انسانوں کے کاموں پر
تُو رکھتا ہے سدا نظروں میں ہر اک خیر، ہر اک شر
تُو طاقت ور کے شر سے ناتواں کو یوں بچاتا ہے
کہ طاقت ور عجب انداز میں ذلت اٹھاتا ہے

گنہگاروں کو دیتی ہے معافی ذات تیری ہی
بچا لیتی ہے دوزخ کے عذابوں سے عطا تیری

معافی کا تُو اپنے بندے کو رستہ دکھاتا ہے
ندامت سے جھکا کے سر وہ تیرے در پہ آتا ہے
قبول اُس کی تُو توبہ کر کے، اُس پر رحم کرتا ہے
تُو اُس کا دامن و دل دولتِ رحمت سے بھرتا ہے

بُرائی سے تُو اس کو یوں کرم کر کے بچاتا ہے
خسارے سے بچا کر اُس کو سیدھے رہ پہ لاتا ہے
ترا یہ نام جو لیتا ہے، خوش حالی وہ پاتا ہے
ہمیشہ صدق کے رستے پہ تُو اُس کو چلاتا ہے

پریشانی تُو اُس کی زندگی سے ختم کرتا ہے
تُو اُس کے دل میں اپنے پیار کے انوار بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۳۔ منیر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

منیر اک نام ہے تیرا، سراسر نور تیری ذات
تُو خود ہے نور اور ہے نور تیرا ہر عمل ، ہر بات

اجالا دن کا تُو نے ہی عطا ہم سب کو فرمایا
تری ہی ذات نے ہے چاند کو راتوں کو چمکایا

بُرائی کے اندھیروں کو مٹاتی ہے تیری ہی ذات
ہر اک کو روشنی حق کی دکھاتی ہے تری ہی ذات

منیر ایسا ہے تو جو غم کی تاریکی مٹاتا ہے
خوشی کی روشنی اپنے غلاموں کو دکھاتا ہے

تُو نااُمید اپنے لطف سے ہونے نہیں دیتا
دیا اُمید کا روشن ہی رکھتا ہے کرم تیرا
مٹاتا ہے وفورِ رزق سے غربت کی تاریکی
دُعا کی روشنی سے تُو مٹا دیتا ہے بیماری
دلوں کو علم سے اور دین سے کرتا ہے روشن تُو
عطا کرتا ہے ذہن و دل کو تُو ہی صدق کی خوشبو
منیر ایسا ہے تُو کہ تُو نے قرآں ہم کو بخشا ہے
محمد ﷺ کو ہماری رہبری کرنے کو بھیجا ہے
ترا یہ نام سترہ بار جو روزانہ لیتا ہے
اُسے علم و عمل کی روشنی تُو بخش دیتا ہے
اُسے لاحق نہیں ہوتی کسی صورت پریشانی
نہیں آتا ہے اُس کو مسئلہ درپیش روحانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۴۔ قدیم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

قدیم ایک نام ہے تیرا، قدامت میں کوئی تجھ سے
ہے ناممکن کسی صورت کسی بھی طور ہو بڑھ کے

نہیں تھا کچھ بھی تو تھی ذات تیری ہی یہاں موجود
تُو ہی موجود تھا، باقی ہر اک شے تھی کہاں موجود؟

نہیں جب کچھ بچے گا تب بھی ہوگا صرف تُو موجود
زمیں پر، آسماں پر، ہر جگہ اور چار سُو موجود

تُو وہ اول ہے جس کی ابتدا ہرگز نہیں کوئی
تُو وہ آخر ہے جس کی انتہا ہرگز نہیں کوئی

قدیم ایسا ہے تُو کہ ہے تری ایجاد ہر اک شے
حدوث و موت سے بالا یہاں اک ذات تیری ہے

تری ذاتِ مبارک ہے زماں کی حد سے بالا
تری ذاتِ مبارک ہے مکاں کی حد سے بالا

قدیم ایسا ہے تُو، تاریخ سے بالا و برتر ہے
تری ذاتِ مبارک سارے اندازوں سے باہر ہے

علل، اسباب کی ترتیب جب ایجاد ہے تیری
تُو کتنا ہے قدیم، اس پر کرے پھر بات کیا کوئی

تیرا یہ نام جو لے وہ سکونِ قلب پاتا ہے
وہ ہر اپنے پرائے کے ہمیشہ کام آتا ہے

سبھی اپنے پرائے اُس کی عزت خوب کرتے ہیں
سبھی چھوٹے بڑے اُس سے محبت خوب کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۵۔ سامع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ترا اک نام سامع ہے، تُو ہر آواز سنتا ہے
سماعت کی تری قوت فزوں تر، سب سے بالا ہے

تہہِ ابحار ہلتا ہے کسی پتھر میں گر کیڑا
تُو اُس کے ہلنے کی آواز خوبی سے ہے سن لیتا

شجر کی شاخ سے پتا کسی بھی وقت گر ٹوٹے
تو وہ آواز بھی باہر نہیں تیری سماعت سے

تُو کیڑوں، چونٹیوں تک کی ہر اک آواز سنتا ہے
سماعت کا ترا انداز یکتا اور انوکھا ہے

مخل تیری سماعت میں کوئی شے بھی نہیں ہوتی
بڑی خوبی سے سنتا ہے تو معروضات ہر اک کی
سبھی اقوال ، مسموعات تیری ذات سنتی ہے
ہیں جتنی دنیا میں اصوات، تیری ذات سنتی ہے
صدا جو دل سے نکلے وہ بھی تیری ذات سنتی ہے
کلی، کلیوں سے کرتی ہے کوئی گر بات، سنتی ہے
ہلیں گر لب تو لب ہلنے کی تو آواز سنتا ہے
دعا ہر اک کی اے سامع، تُو ہی تو سننے والا ہے
پڑھے جو نام یہ تیرا، تُو سنتا ہے دعا اُس کی
میسر اُس کو آتی ہے تری رحمت، عطا تیری
پریشانی اُسے دنیا میں کوئی بھی نہیں رہتی
اُسے ملتی ہے عزت، کرتا ہے عزت وہ ہر اک کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۶۔ معطی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو معطی ہے، عطا میں تیرا کوئی بھی نہیں ثانی
کوئی ہم سر نہیں تیرا، ہر اک نے بات یہ مانی
عطا تیری ہمیشہ سے ہے مخلوقات پر جاری
ازل سے یہ ہے جاری اور کمی اس میں نہیں آئی
عطا تیری ہے ایسی، ختم جو ہرگز نہیں ہوتی ہے
کمی کرتا نہیں انعام میں جو، تُو ہے وہ معطی
عطا انعام تُو نے زندگی کا سب کو فرمایا
ہزاروں نعمتوں سے تُو نے دنیا کو ہے مہکایا

عطا انساں کو علم و عمل کی تُو نے دولت کی
مسائل سے نمٹنے کے لیے تُو نے ہی طاقت دی
شعور انساں کو اچھے بُرے کا تُو نے بخشا ہے
مراتب سے تری ہی ذات نے اُس کو نوازا ہے

کوئی اک دو نہیں، لاکھوں کروڑوں نعمتیں تیری
انوکھی اعطیہ کی شکل میں احساں ہیں تیرے ہی
تُو معطی ہے، ترے احساں چکائے جا نہیں سکتے
یہ اتنے ہیں کہ گِن کر بھی بتائے جا نہیں سکتے

ترا یہ نام جو لے تُو اُسے خوش حال کرتا ہے
تُو اپنی رحمتوں سے دامن اُس کا خوب بھرتا ہے
غریبوں کی مدد تیری عنایت سے وہ کرتا ہے
کسی سے وہ نہیں ڈرتا، فقط تجھ سے وہ ڈرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۷۔ تام

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو کُلی پاک ہر اک عیب سے، اکمل ہے، کامل ہے
کمال اک ذات کو تیری، صفت ہر اک میں حاصل ہے
صفت کوئی نہیں ایسی کمی جس میں ہو ذرہ بھر
ترے ہر وصف کی تشریح کو مطلوب ہیں دفتر
تُو ہر اک کام میں بے مثل ہے، یکتا ہے، اعلیٰ ہے
سبھی اوصاف میں برتر ہے سب سے اور بالا ہے
کسی صورت کوئی تجھ سا کبھی ہو ہی نہیں سکتا
تُو یکتا تھا، تُو یکتا ہے، رہے گا تُو سدا یکتا

ہر اک شے ہے یہاں فانی، فنا سے تُو ہے بالاتر

بجز تیرے نہیں کوئی نہ طاری موت ہو جس پر

کسی کا تُو نہیں محتاج، سب محتاج ہیں تیرے

کوئی اک بھی نہیں ایسا کہ نہ لے رزق جو تجھ سے

کسی شے کی تجھے حاجت ہے نہ ہی کچھ ضرورت ہے

کوئی بھی کام کرنے کی مکمل تجھ میں طاقت ہے

سلام و مالک و خالق ہے تُو، باطن ہے ظاہر ہے

تُو ہی قدوس ہے، رحمٰن ہے، اول ہے، آخر ہے

جو بعد از فجر اک سو بار پڑھتا ہے ترا یہ نام

ہمیشہ پورا ہو جاتا ہے کرتا ہے وہ جو بھی کام

کسی بھی کام میں اُس کو نہیں ہوتی ہے ناکامی

میسر اُس کو رہتی ہیں ہمیشہ رحمتیں تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۸۔ عالم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو عالم ہے، ہر اک شے کا مکمل علم رکھتا ہے
حقیقت میں تُو ہی ہے جو مکمل علم والا ہے

زمین و آسماں کا علم تیری ذات کو حاصل
ہر اک کا علم ناکافی، ترا ہی علم ہے کامل

زمیں کیا ہے، زمیں پر کیا ہے اور زیرِ زمیں کیا ہے
تُو ہی اس کا بہر صورت مکمل علم رکھتا ہے

خلا کیا، آسماں کیا ہے، ہے کیا کچھ آسمانوں پر
ہے ناممکن، ہو عالم ان کا تجھ سے کوئی بھی بڑھ کر

پرندے، جانور کتنے ہیں، تُو ہی جانتا ہے یہ
فقط تُو جانتا ہے اور زمانہ مانتا ہے یہ

ہوا کیا، ہو رہا ہے کیا اور اس کے بعد کیا ہوگا
بجز تیرے کوئی بھی بات یہ بتلا نہیں سکتا

یہ دنیا کب سے ہے اور یہ رہے گی کب تلک باقی
ترے ہی علم میں ہے ہر حقیقت ساری باتوں کی

شمار اک ایک لمحے، ذرے ذرے کا تُو رکھتا ہے
تو خالق اور مالک ہے، مکمل علم والا ہے

جو لے دس بار تیرا نام یہ، لطف و کرم تیرا
شعور اُس کو عطا کر دیتا ہے تفہیمِ قرآں کا

بڑھا دیتا ہے تو اُس کی حقیقی علم سے رغبت
طلب کرتا ہے وہ تجھ سے بہر حالت تری رحمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۹۔ ابد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

ہمیش اک لفظ ہے ایسا جو تیری ذات کو زیبا
تصرف میں ترے سب کچھ، ازل تیرا، ابد تیرا

تری اک ذات ہے ایسی، ہمیشہ سے جو قائم ہے
فنا سے بالاتر ہے ذات تیری، تُو ہی دائم ہے

فقط اک ذات تیری ہے، تسلسل ہے جسے حاصل
کوئی بھی ہو نہیں سکتا تسلسل میں ترے حائل

نہ تھا جب کچھ تو تیری ذات تھی موجود عالم میں
نہ ہوگا کوئی تو ہوگا تُو ہی موجود عالم میں

ثبات اک ذات کو تیری ہمیشہ ہی رہا حاصل
رہے گا یہ ثبات اک ذات تیری کو سدا حاصل
کوئی مخلوق خالق پر کبھی غالب نہیں آتی
فنا کا تُو ہے خالق سو فنا تجھ پر نہ آئے گی
فنا کرنے، بقا دینے کی تُو ہی رکھتا ہے قدرت
کسی بھی اور میں ہرگز نہیں یہ امر، یہ طاقت
ابد ہے تُو، تُو کامل ہے، زوال و ضعف سے برتر
مسلط موت کا سایہ بجز تیرے ہر اک شے پر
جو لے یہ نام کثرت سے، کبھی غافل نہیں رہتا
اُسے ملتی ہے عزت، پیار وہ پاتا ہے ہر اک کا
اضافہ ساکھ میں اُس کی بہت تیزی سے ہوتا ہے
تُو اُس کے دل سے ہر داغِ ندامت خود ہی دھوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۰۔ وتر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہی تو وتر ہے، تنہا ہے، واحد اور یکتا ہے
ہمیشہ سے یگانہ تُو، ہمیشہ سے اکیلا ہے

سراسر وتر تُو، شرکت سے بالکل دُور تیری ذات
یگانہ وصف میں اور منفرد ہر طور تیری بات

تری ہی ذات ایسی ہے جسے یہ نام زیبا ہے
تُو ہے بے مثل و بے ہمتا، تُو بے مانند و یکتا ہے

الوہیت تری ہے منفرد، شرکت سے بالاتر
ترے جیسا نہیں کوئی، نہیں تیرا کوئی ہم سر

تُو خالق ہے، ہر اک شے دنیا کی مخلوق میں شامل
کوئی خالق نہیں تیرا، فضیلت یہ تجھے حاصل

کوئی بیٹا نہیں تیرا، نہ تُو بیٹا کسی کا ہے
مثیل و مثل سے ہے پاک تُو، وتر و یگانہ ہے

تو ہر اول سے اول ہے، تو ہر آخر سے آخر ہے
تُو واحد ہے، ترے اوصاف سے یہ بات ظاہر ہے

حقیقی بادشہ ہے تُو، تُو ہی ہے حمد کے لائق
سراسر وتر تُو، برتر ہے تُو اور تُو ہی ہے فائق

تری صنعت گری دنیا میں ہے توحید کی مظہر
جسے دیکھے سے ہوتی ہے تری یکتائی روشن تر

ترا یہ نام دل سے شرک کے داغوں کو دھوتا ہے
خلوص و صدق کا جذبہ اجاگر اس سے ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۱۔ بار

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
ترا یہ نام برّ و باری ہے، عظمت میں تُو یکتا
ہر اک خوبی کا تُو مالک، بزرگی کا تُو سرچشمہ
تری ہی ذات محنت کا ثمر ہر اک کو دیتی ہے
نظر تیری عنایت پر اسی باعث سبھی کی ہے
امورِ خیر میں انسان کی ہر اک ضرورت کا
تقاضا ذات تیری ہی سدا سے کرتی ہے پورا
تُو ہی ہے جو کہ بندوں پر سدا احسان کرتا ہے
سبھی آلائے دنیا سے تُو دامن اُن کا بھرتا ہے

تری ہی ذات اُن پر آخرت میں رحم کرتی ہے
مناعم کی عطا میں سب کو مولا آس تیری ہے
عطا نیکی کی تُو توفیق انسانوں کو کرتا ہے
صلہ نیکی کا نیکوں کو تُو ہی تو دینے والا ہے
تُو اپنے عاجزوں کو تختِ رفعت پر بٹھاتا ہے
تُو اپنی معرفت کی راہ پر اُن کو چلاتا ہے
شعور انسان کو تُو نعمتوں کا بخش دیتا ہے
سخاوت کا سلیقہ تُو ہی سب کو دینے والا ہے
سلوکِ خوب کی ماں باپ سے تلقین تُو نے کی
یقیناً بار ہے تُو، رحمتیں بے پایاں ہیں تیری
ترے احسان کی وسعت کا اندازہ ہے ناممکن
ترا احسان جاری ہے وہ چاہے رات ہو یا دن
تُو ہم پر ظاہری اور باطنی احسان کرتا ہے
تُو محسن ہے، کرم سے جھولیاں ہر اک کی بھرتا ہے
ترے اس نام کا جو ورد کرکے اپنے بچے پر
کرے دم تو نہیں نزدیک آتا اُس کے کوئی شر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۲۔ناظر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو حاضر ہے، تُو ناظر ہے، ترے نظارے میں ہر شے
حقیقت میں ہر اک شے کی تری ہی ذات خالق ہے

نظر میں تیری ہر شے ہے، نظر میں تیری سب افعال
نظر میں تیری سب الوان، اجسام اور سب اشکال

تُو ناظر ہے، تجھے ابصار کا ادراک ہے حاصل
کوئی اک شے بھی تیری دید کے رہ میں نہیں حائل

ہر اک شے منکشف ہے تجھ پہ، تیری ایسی قدرت ہے
بصارت اصل میں تیری عطا، تیری عنایت ہے

زمیں کے ذرے ذرے پر نظر تیری ہے ہر لمحہ
عمل تیرے نظارے سے کوئی بھی چھپ نہیں سکتا

تُو وہ ناظر ہے جو احوال دل کا دیکھ لیتا ہے
توجہ تُو ہر اک کے ہر عمل پر پوری دیتا ہے

زمیں پر ہو کوئی شے یا کہ ہو وہ آسمانوں پر
نظر رہتی ہے تیری اُس کے پل پل، سارے لمحوں پر

نہ تجھ کو نیند آتی ہے، نہ تجھ کو اونگھ آتی ہے
تری قدرت تجھے ہر شے ہر اک لمحے دکھاتی ہے

تو اشیا کے حقائق کا مکمل علم رکھتا ہے
بواطن کے سبھی اسرار پر تیرا ہی قبضہ ہے

حوادث کے ہر اک پہلو پہ رہتی ہے نظر تیری
کوئی بھی شے نظر سے تیری رہ سکتی نہیں مخفی

تیرا یہ وصف لوگوں کو گناہوں سے بچاتا ہے
گناہوں سے بچا کر سیدھا رہ اُن کو دکھاتا ہے

نماز جمعہ میں فرضوں سے پہلے اسم یہ تیرا
پڑھے سو بار جو، عزت اُسے تُو خوب ہے دیتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۳۔ حنان

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وروان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو ہے حنان، تیری ذات ہے رحمت کا سرچشمہ
حقیقت میں تُو ہی ہے راحت و رافت کا سرچشمہ

عطا میں اور عنایت میں تری ہے ذات لاثانی
ترے باعث میسر ہے مناعم کی فراوانی

گنہگاروں کو تُو ہی بخش دیتا ہے، تُو ہے حنان
تری ہی ذات کے ہر شخص پر ہیں ان گنت احسان

تُو ہے حنان، دیتا ہے تُو ہر اک شخص کو روزی
ازل سے تیری بخشائش، عطا ہے روز و شب جاری

تو ہے عظمت میں یکتا، تُو بڑی ہی شان والا ہے
فزوں تر جاہ وحشمت میں، کرم میں بھی تُو یکتا ہے
ترے لطف وکرم سے چل رہا ہے زندگی کا کام
تری ہی ذات دیتی ہے ہر اک کو راحت و آرام
بہم تُو خیر و رحمت کرکے شر کو رد کرتا ہے
تری رحمت کا دنیا میں ہر اک سو خوب چرچا ہے
تُو ہے حنّان، رحمت تیری وافر ہے، فزوں تر ہے
معیت مومنوں کو تیری رحمت کی میسر ہے
صفت ایسی ہے یہ جس سے اشارہ سب کو ملتا ہے
کہ تو سب پر ہمیشہ رحم و احساں کرنے والا ہے
منائم تُو عطا مخلوق کو کرتا ہی رہتا ہے
ترا احسان کرنا تیری رحمت کا تقاضا ہے
ترا یہ نام جو لے تیری رحمت اُس کو ملتی ہے
سکونِ قلب اور راحت کی دولت اُس کو ملتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴۔ فاتح

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو فاتح ہے، ترے زیرِ نگیں مخلوق ہے ساری
مقام اک بھی نہیں ایسا جہاں تیری نہیں شاہی
نہیں ہے سرحدوں کی کوئی بھی وقعت ترے آگے
شہنشہ جتنے ہیں سارے کے سارے ہیں گدا تیرے
جسے تُو چاہتا ہے سرنگوں لمحوں میں کرتا ہے
تُو قادر ہے، تُو ذلت اور عزت دینے والا ہے
زمین و آسماں پر ہے تری کُلی عمل داری
سدا سے تھی یہ جاری اور رہے گی یہ سدا جاری

ترا دشمن مقابل تیرے آ کے ٹک نہیں سکتا
تُو وہ فاتح ہے، دینے میں شکستِ فاش جو یکتا

جسے تُو چاہتا ہے دیتا ہے فتحِ مبیں اُس کو ہے
جسے تُو چاہتا ہے دیتا ہے علم و یقیں اُس کو

تُو ہی پیچیدہ باتوں کو ہے بہتر کھولنے والا
تُو فاتح ہے، تری ہی ذات ہے نصرت کی بخشندہ

تری ہی ذات ہر اک فیصلہ کرنے پہ قادر ہے
کسی بھی مسئلے کا، ہے وہ باطن یا کہ ظاہر ہے

ہر اک شے کو تُو اپنے حکم کے تابع ہی رکھتا ہے
تُو جو کہتا ہے، اُس کو کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے

زباں پر جو بھی رکھتا ہے ہمیشہ نام یہ تیرا
بجز تیرے کسی کے سامنے ہرگز نہیں جھکتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۵۔ مثیب

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مثیب اک نام ہے تیرا، ترا ہر وصف اعلیٰ ہے
تُو ہی اعمالِ حسنہ کا ثواب و اجر دیتا ہے

سبھی اعمال ہر اک کے، نظر میں تیری ہیں پر دم
مکمل اجر دیتا ہے، نہیں کرتا ذرا بھی کم

مزارع کرتا ہے محنت، زمیں میں فصل بوتا ہے
صلہ ملتا ہے اُس کو حق اُس کا جتنا ہوتا ہے

بہر صورت تُو ہر اک سے سدا انصاف کرتا ہے
عمل کی رو سے دیتا ہے صلہ، انصاف کرتا ہے

گنہگاروں کو دیتا ہے سزا اُن کے گناہوں کی
بجز تیرے کبھی یہ کام کرسکتا نہیں کوئی
کوئی نیکی کرے تو تُو جزائے خیر دیتا ہے
کرے گر ظلم کوئی تو خبر تُو خوب لیتا ہے
عطا تیری ہے اہلِ خیر کو سب سے بڑی دولت
میسر اُن کو رہتی ہے تری بخشش، تری رحمت
مطابق شر کے اہلِ شر کا تُو انجام کرتا ہے
غلط کوشش ہر اک اُن کی تُو ہی ناکام کرتا ہے
بڑی خوبی سے تُو ہی کارِ دنیا کو چلاتا ہے
بھلائی کا تُو انسانوں کو سیدھا رہ دکھاتا ہے
ترا یہ نام نیکی کے شجر پر پھول لاتا ہے
بُرائی کے بُرے انجام سے سب کو ڈراتا ہے
ترا یہ نام جو کثرت سے لے، تیری عنایت کا
سدا محسوس سر پر کرتا ہے تا عمر وہ سایہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۶۔ مدبر

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

مدبر ہے تُو، ہر تدبیر تیری بہتریں مولا
تدبر میں کوئی تجھ سا کبھی ہو ہی نہیں سکتا

تری تدبیر کے باعث رواں ہے زندگی ساری
ازل سے اب تلک خوبی سے ہے یہ سلسلہ جاری

تری تدبیر کے باعث ہوئی تخلیق عالم کی
ہیں موجودات سرگرمِ عمل تدبیر سے تیری

ستارے، چاند، سورج، سب تری تدبیر کا مظہر
تری تدبیر کا مظہر فلک ہے اور بحروبر

سمندر میں الگ تُو نے جہاں آباد فرمایا
زمیں پر تُو نے اک تدبیر سے کیا کیا ہے پھیلایا

پرندے، جانور، انساں، تری تدبیر کا پرتو
شجر، میداں، کوہستاں تری تدبیر کا پرتو

بڑی تدبیر سے تُو نے کیا تخلیق فطرت کو
کیا کردار کو تخلیق تُو نے اور عادت کو

سفر میں ساری موجودات ہیں جادۂ فطرت پر
مدبر ہے تُو، ہر شے ہے تری تدبیر کا مظہر

بوقتِ ظہر جو یہ نام اک سو بار پڑھتا ہے
ترا دریائے رحمت اُس کے حق میں خوب چڑھتا ہے

جو منصوبہ بناتا ہے وہ، پورا اُس کا ہوتا ہے
سکوں سے دن گزرتا، چین کی وہ نیند سوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۴۔ فرد

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد اِن کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تجھے اہلِ صفا واحد، احد اور فرد کہتے ہیں
بڑے ہی منفرد سب نام اور اوصاف تیرے ہیں

یقیناً فرد ہے تُو کہ زمانے میں کوئی تجھ سا
کسی صورت، کسی بھی طور ہرگز ہو نہیں سکتا

تُو ہے بے مثل، بے ہمتا، تُو بے مانند و یکتا ہے
تُو ہی ہے منفرد، تُو ہی ہمیشہ سے اکیلا ہے

الوہیت تری ہے منفرد، شرکت سے بالاتر
ترے جیسا نہیں کوئی، نہیں کوئی ترا ہم سر

ترا یہ نام شرکِ ظاہری کو ختم کرتا ہے
دلوں سے وہم، شرکِ باطنی کو ختم کرتا ہے

کوئی بھی کام ہو تنہا تُو سرانجام دیتا ہے
تُو اپنی منفرد طاقت سے پورا کام لیتا ہے

تُو ناممکن کو پل بھر میں بنانے والا ہے ممکن
تُو پیدا دن سے شب کرتا ہے اور پھر شب سے پیدا دن

کبھی کوئی نہ کر پائے جو تُو اک پل میں کرتا ہے
تُو ایسا فرد ہے جو ان گنت اوصاف والا ہے

تری صنعت گری عالم میں ہے توحید کا مظہر
جسے دیکھیں تو یکتائی تری ہوتی ہے روشن تر

تُو ایسا فرد ہے، تجھ سا کوئی بھی ہو نہیں سکتا
تُو کامل ہے، تُو اکمل ہے، تُو واحد ہے، تُو ہے یکتا

ترا یہ نام جو لے وہ انوکھے کام کرتا ہے
تُو ایجادات کی قوت سے دامن اُس کا بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۸۔ عادل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو عادل ہے، ہر اک سے تُو ہمیشہ عدل کرتا ہے
سدا انصاف سے سائل کے دامن کو تُو بھرتا ہے

شہنشہ اور گدا دونوں ترے نزدیک ہم سر ہیں
عدالت میں تری دونوں بہرصورت برابر ہیں

گدا گر متقی ہے تو ترے نزدیک اُس کی ذات
پسندیدہ ہے اور ہے معتبر جو بھی کرے وہ بات

شہنشہ گر ہے ظالم تو سزا تجھ سے وہ پائے گا
ترے دربار میں روزِ جزا ذلت اٹھائے گا

ہر اک تخلیق سے تیری توازن ہی جھلکتا ہے

تُو عادل ہے، جہاں میں عدل قائم تُو نے رکھا ہے

زمین و آسماں پر کوئی اک شے بھی نہیں ایسی

گواہی جو نہ دے تیری عنایت، عدل واحساں کی

تُو مخلوقات پر احسان فرماتا ہے ہر لمحے

ہے ذرہ ذرہ مملو عدل اور احسان سے تیرے

ترے ہی عدل پر قائم نظامِ زندگی سارا

رواں ہے تیرے احساں سے بقا اور ہست کا دھارا

بوقتِ شب ترا یہ نام پڑھتا ہے جو ستر بار

تُو کر دیتا ہے مشکل میں ہمیشہ اُس کا بیڑہ پار

توازن اُس کے ہر اک کام میں پیدا تو کرتا ہے

وہ فتح و کامرانی سے ہمیشہ جھولی بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۹۔ قابل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو قابل ہے، قبول اُس شخص کی توبہ تُو کرتا ہے
جو دل سے توبہ کرتا ہے، جو تجھ سے خوب ڈرتا ہے

ترا یہ نام ہر اک شخص پر واضح یہ کرتا ہے
کہ تُو معطی معافی کا، بڑا ہی رحم والا ہے

گنہگاروں کو تیرے ہی کرم کا حوصلہ مولا
بجز تیرے معافی اُن کو کوئی دے نہیں سکتا

خلوصِ دل سے جب کوئی دُعا مانگے، تُو سنتا ہے
ترے باغِ عطا سے وہ کرم کے پھول چُنتا ہے

تری ہی ذات اُس کی ہر ضرورت کرتی ہے پوری
کمی پھر زندگی میں اُس کو کوئی بھی نہیں رہتی

قبول انسان کی تُو ہی عبادت کرنے والا ہے
کمی گر ہو عبادت میں، معافی تُو ہی دیتا ہے

ترے آگے خلوص و صدق سے سجدہ جو کرتا ہے
قبولیت کی دولت سے تُو دامن اُس کا بھرتا ہے

تُو قابل ہے، قبولِ عجز میں تُو سب سے آگے ہے
تُو یکتا ہے سخا میں اور عطا میں سب سے بڑھ کے ہے

گیارہ بار لے یہ نام جو، تیری عطا کے در
بہت ہی مختصر عرصے میں ہو جاتے ہیں وا اُس پر

جو لے یہ نام روزانہ اُسے جود و سخا تیری
میسر خوب آتی ہے، اُسے ملتی ہے خوش حالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۰۔ سریع

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

سریع و مستعد ہے ذات تیری، اپنے سارے کام
بڑی سرعت سے بالکل ٹھیک دیتا ہے تُو سرانجام

مدد کے واسطے تیزی سے تیری ذات آتی ہے
مظالم سے قوی کے ناتوانوں کو بچاتی ہے

تُو مخلوقات کا روزی رساں ہے، رزق دیتا ہے
تری ہی ذات سے ہر اک ازل سے رزق لیتا ہے

کسی بھی کام میں تاخیر تُو ہرگز نہیں کرتا
مکمل علم رکھتا ہے تو ہر اک کی ضرورت کا

زمانے کی ہر اک شے پر تری ہی ذات کا قبضہ
نہ ہو گر حکم تیرا، ایک پتا بھی نہیں ہلتا

ضرورت کے مطابق فصل، تُو ہی تو اُگاتا ہے
ہوائیں روکتا ہے تُو، ہوائیں تُو چلاتا ہے

ضرورت ہو جہاں پانی کی بادل بھیج دیتا ہے
تُو حکمت سے بہر صورت ہمیشہ کام لیتا ہے

حساب اک ایک کا سرعت سے سرانجام دیتا ہے
کوئی بھی کام ہو تُو عدل ہی سے کام لیتا ہے

نہیں کرتا ہے اک لمحہ بھی تُو تاخیر کاموں میں
تری ہوتی ہے شامل حکمت و تدبیر کاموں میں

کرم تیرے کے باعث چل رہے ہیں زندگی کے کام
مکمل کر رہا ہے وقت پر تُو ہی سبھی کے کام

بڑی سرعت سے اُس کے کام ہوں جو لے ترا یہ نام
تُو اُس کو بخش دیتا ہے کئی اقسام کے انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۱۔ متفضل

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِرد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

خداوندا! یقیناً تُو بڑے ہی فضل والا ہے
تُو سب اوصاف میں اپنے فزوں تر اور بالا ہے

ترے فضل و کرم سے زندگی خوشیوں سے مالا مال
ترے فضل و کرم سے معتدل ہیں دنیا کے احوال

ترے فضل و کرم سے خوشیاں ملتی، درد ٹلتے ہیں
ترے فضل و کرم سے راتیں جاتی، دن نکلتے ہیں

میسر فضل ہے تیرا ہر اک کو رزق کی صورت
عطائے رزق میں جاری و ساری ہے تری رحمت

ترا ہی فضل ناامید کی امید بنتا ہے
ترے ہی فضل نے دکھ کو ہمیشہ سکھ میں ڈھالا ہے

علوم و خلق بھی ہیں فضل تیرے کی حسیں شکلیں
عطا گر نہ کرے تُو یہ، میسر کس طرح آئیں

زمیں کی پیاس کو تُو فضل سے اپنے بجھاتا ہے
زمیں کی کوکھ سے تُو ان گنت فصلیں اُگاتا ہے

ترا ہی فضل راہِ حق پہ انساں کو چلاتا ہے
ترا ہی فضل دنیا سے بُرائی کو مٹاتا ہے

منافع سب ترے ہی فضل سے حاصل ہیں انساں کو
خسارے میں ہے وہ جس کو نہ تیرا فضل حاصل ہو

خداوندا! یقیناً تُو بڑے ہی فضل والا ہے
سبھی اوصاف میں اپنے فزوں تر ہے، تُو بالا ہے

ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے اُسے تیری
عنایت کے سبب حاصل سدا رہتی ہے خوش حالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۲۔ معین

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وِردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

معین اک نام ہے تیرا جسے ہے عون سے نسبت
یقیناً مہرباں ہے ذات تیری، سربسر رحمت

مصائب میں گھرے انساں کی کر کے استعانت تُو
حقیقت میں دکھاتا ہے اُسے راہِ صداقت تُو

مدد کر کے تُو واضح کرتا ہے انسان پر یہ بات
نہیں جس کا کوئی وارث، ہے وارث اُس کی تیری ذات

حصولِ رزق میں تیری مدد ہر اک کو ہے حاصل
مہیا رزق کرنے میں تیری ہی ذات ہے کامل

کوئی مومن ترے دشمن سے جب بھی جنگ کرتا ہے
عطائے استعانت سے تُو اُس کی جھولی بھرتا ہے

چلے نیکی کے رستے پر اگر کوئی، مدد تیری
میسر اُس کو رہتی ہے، بھٹکنے ہی نہیں دیتی

تری گر استعانت نہ ہو حاصل تو کوئی بھی کام
کوئی بھی شخص خوبی سے نہیں دے سکتا سرانجام

معین ایسا ہے تُو، تیرا کوئی جب نام لیتا ہے
اُسے تُو اپنی رحمت اور محبت بخش دیتا ہے

مدد اُس کی تُو کرکے اُس کی ہر بگڑی بناتا ہے
بُرائی سے بچا کر سیدھے رستے پر چلاتا ہے

تری رحمت سے لوگوں کی مدد وہ خوب کرتا ہے
تری رحمت سے روز و شب وہ دامن اپنا بھرتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۳۔ منعم

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو ورد ان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے

تُو منعم ہے، عطا کرتا ہے تُو ہی ہم کو ہر نعمت
میسر آتی ہے جس کے سبب سے راحت و فرحت

تری ہیں نعمتیں اتنی، کوئی بھی گن نہیں سکتا ۹
نہیں دے سکتے ہم تیرے کسی احسان کا بدلہ

عطا جو دینِ حق فرمایا ہے، یہ بھی ہے اک نعمت ۱۰
یہ وہ نعمت ہے جس کے سامنے ہے ہیچ ہر راحت

تُو اپنے خاص بندوں کو سدا انعام دیتا ہے
سدا انعام کے لائق ہی اُن سے کام لیتا ہے

عطا اسلام فرمایا یہ سب سے ہے بڑی نعمت
ہے نعمت زندگی، اُس سے بڑا انعام ہے صحت
عطا اولاد جس کو نیک تیری ذات کرتی ہے
حقیقت میں زمانے کی ہر اک نعمت اُسی کی ہے
تُو منعم ہے، عطا ہر اک کو تُو ہی رزق کرتا ہے
عطا سے اپنی روزانہ تُو جھولی سب کی بھرتا ہے
عطا کرتا ہے تُو کچھ کو یہاں کی ظاہری نعمت
عطا کرتا ہے تُو کچھ کو بہت سی باطنی نعمت
حقیقت میں تو ہی منعم ہے، سب تیرے سوالی ہیں
گدا تیرے ہیں سارے، وہ ہیں کہتر یا کہ عالی ہیں
جو لے یہ نام تیرا تُو اُسے خوش حال کرتا ہے
تُو اپنی نعمتوں سے اُس کو مالا مال کرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۴۔ شافی

مرے اللہ! ترے اسما بڑے ہی رحمتوں والے
کرے جو وردان کا، اُس کے ہر اک غم کو تو ٹالے
تُو شافی ہے، شفا ہے کام تیرا ہی عطا کرنا
ہے بندے کے لیے لازم ترے آگے دُعا کرنا
ترا قرآں شفا ہے اور اس میں تیری رحمت ہے ۱۱
برائے دردِ دل پوشیدہ اس میں خوب صحت ہے
شفا ہے اور ہدایت اہلِ ایماں کے لیے قرآں ۱۲
تری ہی ذات شافی ہے، بجا ہے تیرا یہ فرماں
تُو وہ شافی ہے، بیماری کو جو رہنے نہیں دیتا
شفا بخشے اگر تُو تو نہیں رہتا کوئی خطرہ

بنائیں ادویہ تاکہ شفا پائیں ترے بندے
طریقے بھی بجھائے تُو نے بیماری سے بچنے کے
کسی کو گھیر لیتی ہے اگر روحانی بیماری
تو اُس کے واسطے مخصوص ہیں آیات قرآں کی
عوارض سے بچانے کا ذریعہ ذات تیری ہے
تری ہی ذات شافی ہے، تری ہی ذات کافی ہے
عوارض روحی ہوں در پیش یا امراضِ جسمانی
تُو شافی ہے، شفا دینے میں تُو بے مثل، لاثانی
بجز تیرے شفا کوئی کسی کو دے نہیں سکتا
شفا دینے میں اے مولا، تری ہی ذات ہے یکتا
ترے اس نام کا جو ورد کرتا ہے، شفا تیری
بچاتی ہے اُسے امراض سے، تُو ہے بڑا شافی

حوالہ جات باب دوم

۱۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
دَرَجٰتٍ (۵۸/المجادلۃ: ۱۱)

یعنی اللہ تعالیٰ مومنین اور علماء کے درجے بلند کرتا ہے۔

۲۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ (۶/الانعام: ۸۹)

بے شک مالک وہی ہے جو سب پر حکمران ہے۔ وہی مالک ہے جس کا حکم سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔

۳۔ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ (۱۰/یونس: ۳۴)

کہہ دے کہ اللہ ہی ہے جس سے خلقت کا آغاز ہوا۔ وہی ان کو دوبارہ لوٹائے گا۔

۴۔ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا (۳۰/الروم: ۴۷)

اللہ تعالیٰ کا انتقام جرم کے بعد مجرم پر ہوتا ہے۔

۵۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا (۴۴/الدخان/ ۴۱)

اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی۔

۶۔ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ (۱۱/ھود: ۱۰۸)

اللہ کی عطا لامحدود ہے۔

۷۔ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا (۴۸/الفتح: ۱)

ہم نے تجھ کو فتحِ مبین عطا کی۔

۸۔ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ (۷/الاعراف: ۸۹)

تو تمام پیچیدگیوں کو بہتر کھولنے والا ہے۔

۹۔ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا (۱۶/النحل: ۱۸)

اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو گے تو سب کا شمار نہیں کر سکو گے۔

۱۰ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

(۵/المائدہ: ۳)

میں نے تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور میں خوش ہوں کہ اسلام تمہارا دین ہے۔

۱۱۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ (۱۷/بنی

اسرائیل: ۸۲)

قرآن کا ہر حصہ اہلِ ایمان کے لیے شفا و رحمت ہے۔

۱۲۔ قُلۡ هُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًی وَّشِفَآءٌ (۴۱حم سجدة /۴۴)

کہہ دے کہ یہ قرآن اہلِ ایمان کے لیے ہدایت و شفاء ہے۔

تاثرات

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد ڈین فیکلٹی آف آرٹس، صدر شعبۂ اردو، ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ دی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

علائقِ دنیوی سے پرہیز و بے تعلقی، اکلِ حلال، صدقِ مقال، پنج وقتہ نماز کی پابندی، تہجد کے علاوہ بلا ناغہ سو نوافل، عمرہ و حج کی سعادتیں، رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف، خواجہ فریدؒ کے علاوہ دیگر صوفیہ سے عقیدت کا تعلق اور اُن پر لکھنا، سفرنامۂ حج کی تسوید، منظوم سیرت پاک ﷺ کی تخلیق پس منظر میں ہو تو خورشید ناظر جیسا عظیم فن کار ہی اللہ کے ایک سو چون اسماءِ ربانی کے معانی و مطالب کی اشعار کی صورت میں تنظیم کا حوصلہ کر سکتا ہے، وہ بھی اس طرح کہ ایک اسمِ گرامی کے لیے کم از کم نو شعر نظم کیے جائیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں ایسے بڑے فن کار کا چھوٹا بھائی ہوں۔

پروفیسر محمد لطیف سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز اور پرنسپل۔ شاعر۔ ناقد

خورشید ناظر کچھ عرصے سے جھولیاں بھر بھر کے ثوابِ دارین کما رہے ہیں۔ پہلے ایک جامع منظوم سیرت النبی ﷺ لکھی اور اب اسماءِ حسنیٰ کی

تشریح و تحسین پر مشتمل ایک کتاب لائے ہیں۔ دونوں کتابیں لاجواب ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکیزہ و محمود شاعری اب خورشید ناظر کی پہچان بن گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ شاعری انہیں دنیائے ادب و شعر میں دوام بخشنے کا ذریعہ بنے گی۔

پروفیسر ڈاکٹر انور صابر سابق وائس پرنسپل و صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ ایس ای کالج، بہاول پور مصنف: پاکستان میں اردو غزل کا ارتقاء۔ مرتب و مؤلف و دیگر کتب و مجلہ جات

سچے اور کھرے شعر کا نزول و گوہرِ تخلیق، ہر کسی کا نصیب کہاں، پھر اس میں حمد و ثنائے قدوسی اور حسنِ عقیدت کا جوہرِ لطیف، اللہ اللہ

دامنِ دل کشا، دامنِ دل کشا　　　سرِ حرفِ دُعا، اسمِ ربِّ عُلا

اور خورشید ناظر کے لیے مقامِ شکر ہے۔ "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ"

پہلے سیرتِ طیبہ کی صورت منظوم نذرانۂ عقیدت بحضورِ سرورِ کائنات ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اب اسمائے حسنہ کے حوالے سے حمد و ثنائے خالقِ دوسرا کا شرفِ عظیم بھی اسی شب زندہ دار مردِ خلیق کا امتیاز و افتخار ٹھہرا۔ میری دُعا ہے کہ ربِّ کریم و رحیم میرے دوست کو

خیرِ کثیر کا یہ سلسلہ جاری رکھنے کے لیے صحت وتنومندی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

مجیب الرحمٰن خاں۔ نام ور نعت گو شاعر، معتمدِ عمومی بزمِ نور بہاول پور

سفر نامۂ حج "ہر قدم روشنی" منظوم سیرت نبوی ﷺ "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" اور "منظوم شرح اسماء الحسنیٰ کے خالق خورشید ناظر شاعر، محقق، ناقد اور مصنف منفرد طرزِ تحریر کے مالک ہیں۔ جس جگہ کے حالات و واقعات تحریر کرتے ہیں، اپنے قاری کو وہاں کے ماحول میں پہنچا دیتے ہیں۔ منظوم شرح اسماء الحسنیٰ میں اللہ پاک کے ایک سو چون (۱۵۴) اسماءِ گرامی کی صفات و برکات بڑی تفصیل سے شعر کے قالب میں ڈھالی گئی ہیں۔ صرف چند محامد ایسی ہیں جو نو اشعار ورنہ اکثر پندرہ سے پچاس اشعار سے زیادہ پر مشتمل ہیں۔ کلام میں ربط اور بے ساختگی ہے۔ دُعا ہے کہ خورشید ناظر کی تازہ کوشش رب العزت کے دربار میں شرفِ قبولیت پائے۔ آمین

منظوم شرح اسماء الحسنیٰ اپنی طرز کی منفرد کتاب ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم اور فضل خورشید ناظر کے شاملِ حال رہا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

پروفیسر ڈاکٹر زوار حسین شاہ۔ شعبہ اردو گورنمنٹ ایس۔ای کالج، بہاول پور

آپ شاعر، ادیب، ادبی ناقد، صحافی، سماجی رہنما اور اعلیٰ پائے کے مصنف ہیں مگر اُن کا یہ تعارف ادھورا رہے گا جب تک یہ نہ بتا دیا جائے کہ ایک زمانہ ہوا، اُنہوں نے اپنی دُنیا کو دین کے سانچے میں ڈھال لیا ہے۔ آپ کی تمام ادبی اور علمی حیثیتیں مسلم مگر جب سے بیت اللہ کا طواف کر کے آئے ہیں اور ہر قدم روشنی (سفر نامہء حج) کی تخلیق سے سرفراز ہوئے ہیں، اُن کی طبیعت میں سوز و گداز کا رنگ گہرا ہو گیا ہے۔ اسی سوز دروں کا ثمر منظوم سیرتِ رسول ﷺ کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔ اب خورشید صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ایک سو چون (۱۵۴) ناموں کی منظوم شرح کے ذریعے اُردو زبان و ادب کی تاریخ میں شاید اپنی نوعیت کا منفرد اور لازوال کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اُن کے مذکورہ تخلیقی کارنامے فنی ریاضت کے ساتھ ساتھ اُن کی عقیدت کے مظہر ہیں۔

حکیم سید میر ظفر زیدی۔ شاعر، محقق، مورخ، مصنف

خورشید ناظر صاحب بنیادی طور پر ناقد، نغز گو شاعر اور ماہرِ عروض ہیں لیکن ان تمام حیثیتوں سے بڑھ کر پابندِ صوم و صلاۃ اور دلِ دردمند رکھنے

والے ایسے مسلمان ہیں جو کسی بھی دکھی کا دکھ بانٹنے میں لمحہ بھر تاخیر نہیں کرتے۔ موصوف کی یہی عاداتِ حسنہ رب العزت کو پسند آئیں اور انہیں حج وعمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس پر مستزاد سفرنامۂ حج ایسا لکھا جو اپنی مثال آپ ہے۔ یہ انکشافات ومشاہدات کے ساتھ ساتھ تاریخی حوالہ جات سے مزین ہے۔ ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل آنحضورﷺ کی منظوم سیرتِ پاک میرے خیال میں اردو زبان میں اُن کی انتہائی کامیاب کوشش ہے جو اُن کی نجات کے لیے کافی ہے۔ ان کارناموں کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنٰی کی منظوم شرح انہوں نے اس انداز میں کی ہے کہ ہر نام کی تشریح نوے باون اشعار پر مشتمل ہے۔ رب العزت سے دست بدعا ہوں کہ خورشید ناظر صاحب کی اس نئی کاوش کو رنگِ قبولیت بخشے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر، گورنمنٹ ایس۔ای کالج، بہاول پور

میں خورشید ناظر صاحب کی محبتوں کا اسیر رہا ہوں مگر جب سے میں اُن کے قریب ہوا ہوں مجھے یقین ہو چلا ہے کہ خورشید صاحب پر میرے مولا کا خاص کرم ہے، اُن پر میرے حبیبﷺ کی خاص عنایت ہے، تبھی تو انہوں نے منظوم سیرت رسول ﷺ کے ذریعے خود کو بحیثیت عاشقِ رسولﷺ متعارف کرایا اور اب عاشقِ باللہ کے روپ

میں یوں نظر آئے ہیں کہ اسمائے حسنہ کی منظوم شرح کا کارنامہ سرانجام دیا۔ میں تو صرف اتنا کہوں گا کہ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ اللہ تعالیٰ خورشید صاحب کی اس علمی و ادبی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد گیلانی، دی اسلامیہ یونیورسٹی۔ بہاول پور

جناب خورشید ناظر نابغۂ روزگار ہستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالمانہ بصیرت اور عاشقانہ خود سپردگی عطا فرمائی ہے۔ آپ عزم و یقیں کی دولت سے پر مایہ اور عملِ صالح کی قوت سے ہر خواب کو حقیقت کا روپ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج) اور منظوم سیرت رسول ﷺ کے بعد اسمائے الٰہی کی منظوم شرح، جو کم و بیش دو ہزار ایک سو اشعار پر مشتمل ہے، خورشید ناظر کی صالح فعالیت کی دلیل ہے۔ آپ کا یہ کارنامہ انہیں زندہ جاوید اور اُردو شعر و ادب کو نئی جہت عطا کرے گا۔

پروفیسر محمد عابد۔ گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور

خورشید ناظر صاحب کی طبیعت میں حد سے بڑھی ہوئی انکساری

اور عاجزی دیکھ کر میں اکثر سوچتا ہوں کہ اُن کے پاس کیا نہیں ہے؟ قدرت کا دیا سب کچھ ہے، عزت ہے، شہرت ہے، مالی استحکام ہے، علم ہے، دیانت داری ہے، رواداری ہے، سچی دوستی اور کرم گستری کی عادت ہے۔ ہر ملنے والے سے یوں ملتے ہیں کہ سراپا تواضع نظر آتے ہیں۔ کوئی عمر میں ان سے بڑا ہو یا چھوٹا، سماجی مرتبہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، اپنی خوش خلقی میں کمی نہیں آنے دیتے۔ انکساری کا راز تب کھلا جب اُن کا سفرنامۂ حج (ہر قدم روشنی) اور منظوم سیرتِ رسول ﷺ جیسی کتابیں پڑھنے کو ملیں اور اب اسمائے الٰہی کی منظوم شرح کی نوید نے فکر کے ہر عقدے کو کھول دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی پر عطا کرتا ہے تو وہ منکسر المزاج ہو جاتا ہے۔

پروفیسر عصمت اللہ شاہ (مصنف و مرتب) گورنمنٹ ایس ای کالج، بہاول پور

خورشید ناظر صاحب نے آج تک جو بھی لکھا، ہمیشہ دل سے لکھا۔ اسی لیے ان کی ہر تحریر دل میں اُتر جاتی ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی سچی محبت سے شرابور خورشید ناظر ہم جیسے مُردہ دلوں کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے ہیں۔ ''کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی رویے'' سے شروع ہونے والا سفر ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' کے مقام تک پہنچ کر فنافی الرسول کے

منصب پر فائز ہوا اور اب اسماء الحسنیٰ کی منظوم توضیح فنافی اللہ کی حدوں کو چھو رہی ہے۔ یہی فکری اور روحانی ارتقا اعلیٰ فن کی معراج ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی۔ شعبہ اردو

خورشید ناظر کی اب تک جو کتابیں اور دیگر تخلیقاتِ نظم و نثر میرے مطالعہ میں آئی ہیں، اُن کے موضوعات اچھوتے اور منفرد ہوتے ہیں۔ میری اس رائے سے ناقدینِ ادب یقیناً اتفاق کریں گے کہ خورشید ناظر صاحب کے قلم سے نکلا ہوا ہر لفظ اپنے قاری کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اسے صرف خورشید ناظر صاحب کا قلم ہی منظرِ عام پر لا سکتا تھا۔ اُن کی زیرِ نظر کتاب بھی میری رائے کی تصدیق کر رہی ہے۔ میں نہایت اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ اُن کی اب تک شائع ہونے والی کتب، کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی رویے، سفرنامہ حج، ہر قدم روشنی، فرید کی کافیوں میں قوانی کا فنی جائزہ اور منظوم سیرت پاک ﷺ "بلغ العلیٰ بکمالہٖ" کی طرح یہ کتاب یعنی "منظوم شرح اسماء الحسنیٰ" بھی ہر لحاظ سے منفرد اور بے مثال ہے جو اپنے خالق کے احترام میں بے حد اضافے کا باعث بنے گی۔

سید محمد نسیم جعفری

ممتاز ماہرِ تعلیم، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز الپائنا ایجوکیشن سسٹم، لائف ممبر ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ کونسل فار ایشیا اینڈ مڈل ایسٹ۔

سرائیکی کے سب سے بڑے شاعر حضرت خواجہ غلام فرید پر دو تنقیدی کتب، ہر قدم روشنی کے نام سے منفرد سفرنامۂ حج، ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل بلغ العلیٰ بکمالہٖ کے عنوان سے شائع ہونے والی آپ ﷺ کی بے مثال سیرت پاک اور اب منظوم شرح اسماء الحسنیٰ ایسے کام ہیں جنہیں تاریخِ شعروادب میں انتہائی معتبر مقام دیا جائے گا۔ مجھے خوشی ہے کہ ایسے عظیم ادبی کارنامے انجام دینے والے خورشید ناظر صاحب سے میرا اُس وقت سے عزت اور محبت کا تعلق ہے جب وہ پرائیویٹ سکولز ایڈمنسٹریٹرز ایسوسی ایشن کے صدر اور میں سرپرست تھا۔ اُن کے ان ادبی کارناموں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور دل سے دُعا نکلتی ہے کہ اللہ اور رسول پاک ﷺ سے محبت کا جو سفر انہوں نے شروع کر رکھا ہے، وہ ہمیشہ اسے اسی تسلسل اور توانائی کے ساتھ جاری رکھیں۔ آمین

خورشید ناظر کی دیگر کتب

کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے (تنقید)
(صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)

ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج)

خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)

بلغ العلٰے بکمالہ
(ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم)

زیر ترتیب۔ دو شعری مجموعے